ہفت روزہ

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :- نصیر احمد قمر

جلد 13 | جمعۃ المبارک 09/جون 2006ء | شمارہ 23
12/جمادی الاول 1427ہجری قمری ❁ 09/احسان 1385 ہجری شمسی

ستّر دفعہ سے زیادہ استغفار

حضرت ابو ہریرہ بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے آنحضرت ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

مَیں روزانہ اللہ کے حضور ستر سے زیادہ مرتبہ (یعنی کثرت کے ساتھ) استغفار اور توبہ کرتا ہوں۔

(صحیح بخاری کتاب الدعوات باب استغفار النبی ﷺ)

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مشرق بعید کے ممالک کے دورہ کی مختصر جھلکیاں

میرے سفروں کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ امن و محبت کا پیغام دوسروں تک پہنچاؤں اور اسلام کی حسین تعلیم پیش کروں۔ (ٹی وی انٹرویو)

فجی میں ورود مسعود، والہانہ استقبال، ناندی، لٹوکا اور صووا میں احباب جماعت سے ملاقاتیں۔ استقبالیہ تقریب، قائمقام صدر فجی آئی لینڈز سے ملاقات۔

معائنہ انتظامات جلسہ سالانہ۔ صووا میں تقریب عشائیہ میں نائب صدر مملکت فجی و دیگر مندوبین کی شرکت۔ حضور انور کا خطاب۔

اسلام اپنی خوبصورت تعلیم پھیلانے کے لئے کسی طاقت کے استعمال کی اجازت نہیں دیتا۔

(صووا میں قرآن کریم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کے حوالہ سے اسلام کی پرامن تعلیم کا تذکرہ)

زمین کے کنارہ سے خطبہ جمعہ کی تمام دنیا میں براہ راست نشریات۔ فجی کے نیشنل ٹی وی نے بھی مکمل خطبہ براہ راست نشر کیا۔

Narere کے احمدیہ پرائمری سکول اور کالج کا وزٹ۔ ذہین طلباء کے لئے سکالرشپ کا اعلان۔

جلسہ سالانہ کے اختتامی اجلاس میں تعلیمی میدان میں نمایاں پوزیشنز حاصل کرنے والے طلباء و طالبات میں تعلیمی سرٹیفکیٹس اور گولڈ میڈلز کی تقسیم اور اختتامی خطاب۔

آنحضرت ﷺ کے اسوہ حسنہ کے حوالہ سے احباب جماعت کو اہم نصائح۔ چلڈرن کلاس کا انعقاد، ٹی وی اور اخبارات میں دورہ کی کوریج۔

(جزائر فجی میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی مصروفیات کی مختصر رپورٹ)

(رپورٹ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر)

25/اپریل 2006ء بروز منگل:

جزائر فجی میں ورود مسعود

فجین ایئرلائن Air Pacific کی پرواز FJ910 سڈنی کے انٹرنیشنل ائرپورٹ سے ایک بجکر بیس منٹ پر جزائر فجی کے انٹرنیشنل ایئرپورٹ Nandi (ناندی) کے لئے روانہ ہوئی۔ چار گھنٹے کے سفر کے بعد جہاز فجی کے مقامی ٹائم کے مطابق شام سات بجکر بیس منٹ پر فجی کے انٹرنیشنل ایئرپورٹ ناندی (Nandi) پر اترا اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مبارک قدم فجی کی سرزمین پر پڑے جو دنیا کا کنارہ کہلاتا ہے اور یہی وہ ملک ہے جہاں سے ڈیٹ لائن گزرتی ہے اور ایک دن کا اختتام اور اگلے دن کا آغاز ہوتا ہے۔

جہاز کے دروازہ پر امیر و مربی انچارج فجی نعیم احمد محمود صاحب نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا استقبال کیا جبکہ صدر لجنہ اماء اللہ فجی مسز Biribo صاحبہ نے حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کو خوش آمدید کہا۔ VIP پروٹوکول انچارج آفیسر مسز گل خان نے جہاز کے دروازہ پر حضور انور اور حضرت بیگم صاحبہ کو خوش آمدید کہا اور یہاں سے حضور انور VIP لاؤنج میں تشریف لے آئے۔ جہاں "Mr. Ratu Sakiwsa Matuku"High Chief of Nadroga نے حضور انور کو فجی آنے پر خوش آمدید کہا۔ Nandi ٹاؤن کے میئر Mr. Saleh Mudzair نے بھی لاؤنج میں حضور انور کا استقبال کیا۔

VIP لاؤنج کے دروازہ پر چیف کے ساتھ آئے ہوئے اس کے قبیلہ کے دونو جوان روایتی قبائلی لباس میں ملبوس اور ہتھیار زیب تن کئے ہوئے حضور انور کے استقبال کے لئے کھڑے تھے۔

ٹیلی ویژن انٹرویو

لاؤنج میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے High Chief اور میئر سے مختلف امور پر گفتگو فرمائی۔ فجی کے نیشنل TV کے نمائندہ بھی حضور انور کی آمد کی Coverage کے لئے لاؤنج میں موجود تھے۔ اس نمائندہ نے حضور انور سے انٹرویو لیا۔ ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا۔ یہ میرا فجی کا پہلا سفر ہے۔ یہاں ہماری کمیونٹی ہے۔ میں ان سے ملنے آیا ہوں۔ وہ مجھ سے مل کر خوش ہوں گے۔ میں ان سے مل کر خوش ہوں گا۔

ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ میرا سفر اچھا گزرا ہے۔ فلائیٹ کی لینڈنگ بہت Smooth تھی۔ یہ ایک اچھا آغاز ہے۔ امید ہے انشاء اللہ یہاں ہمارا Stay بہت اچھا اور خوشگوار ہوگا۔

ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا میرے دورے کا، یہاں آنے کا بڑا مقصد جماعت کے احباب سے ملنا ہے اور جماعتی حالات کا جائزہ لینا ہے۔ جلسہ سالانہ بھی ہو رہا ہے۔ اس میں شمولیت ہے اور احباب سے انفرادی ملاقاتیں ہیں۔ میرے سفروں کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ امن و محبت کا پیغام دوسروں تک پہنچاؤں اور اسلام کی حسین تعلیم پیش کروں۔

ایک سوال کے جواب میں کہ مختلف مذاہب کے ماننے والوں کو کیا پیغام دیتے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ تمام مذاہب اپنے لیڈر کو، اپنی تعلیم کو Follow کریں۔ ہر مذہب کے بانی نے توحید کی تعلیم دی ہے۔ امن و سلامتی اور رواداری کی تعلیم دی ہے۔ اگر ہر کوئی اپنے مذہب کی اتباع کرے گا تو دنیا میں امن قائم ہوگا۔ کیونکہ ہر مذہب کا پیغام امن کا پیغام ہے۔ بھائی چارہ کا پیغام ہے۔

ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ جماعت احمدیہ ساری دنیا میں اسلام کے امن و آشتی کے پیغام کو پھیلانے کے لئے کوشاں ہے۔ ہر احمدی جانتا ہے کہ اس نے ہر ایک سے محبت کرنی ہے اور خیر خواہی کرنی ہے۔ کسی سے نفرت نہیں کرنی۔

ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ کسی کی طرف سے ظلم اور تکلیف پہنچنے پر ہم کسی ردعمل کا اظہار نہیں کرتے۔ جماعت احمدیہ قانون کی پابندی کرنے والی جماعت ہے۔ ہم کسی ملک میں بھی قانون کو ہاتھ میں نہیں لیتے۔

VIP لاؤنج میں قیام کے دوران امیگریشن کی کارروائی مکمل ہوئی۔ سوا آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جب ایئرپورٹ سے باہر تشریف لائے تو VIP لاؤنج سے ایئرپورٹ سے باہر آنے تک ہیڈ چیف کے قبیلہ کے دونو جوانوں

نے اپنے روایتی طریق سے حضور انور ایدہ اللہ کے آگے چلتے ہوئے مارچ پاسٹ کیا۔

حضور انور ایدہ اللہ کا استقبال

ایئرپورٹ سے باہر اپنے پیارے آقا کے استقبال کے لئے جزائر فجی کی جماعتوں ناندی، صووا، مارو، لٹوکا اور لمباسہ سے احباب جماعت مرد وخواتین اور بچے بچیاں سینکڑوں کی تعداد میں پہنچے تھے۔ بعض لوگ بڑے لمبے سفر طے کر کے آئے تھے۔ ان استقبال کرنے والوں میں ہمسایہ ممالک Kiribati، Tuvalu، Tonga اور Vanvatu سے آنے والے نمائندگان بھی شامل تھے۔

جونہی حضور انور ایئرپورٹ سے باہر تشریف لائے احباب جماعت نے پُرجوش اور والہانہ نعروں سے اپنے پیارے آقا کا استقبال کیا۔ احباب اپنے ہاتھ ہلاتے ہوئے حضور انور کو خوش آمدید کہہ رہے تھے۔ فجیئن بچے اور بچیاں اپنے ہاتھوں میں پرچم لئے ہوئے استقبالیہ خیرمقدمی نظمیں پڑھ رہی تھیں۔ اَھْلاً وَّ سَھْلاً وَّ مَرْحَبًا کی آوازیں ہر طرف گونج رہی تھیں۔

اس استقبالیہ پروگرام کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ ایئرپورٹ سے اپنی رہائش گاہ کے لئے روانہ ہوئے۔ ناندی میں حضور انور کا قیام مکرم اقبال خان صاحب نیشنل جنرل سیکرٹری جماعت فجی کے مکان پر تھا۔ انہوں نے اپنا نیا گھر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے قیام کے لئے پیش کیا تھا۔

پونے نو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنی رہائش گاہ سے مسجد اقصیٰ ناندی میں تشریف لا کر مغرب و عشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

مسجد اقصیٰ ناندی

ناندی ٹاؤن میں واقع مسجد اقصیٰ کی خوبصورت عمارت دو منزلہ ہے۔ اوپر کی منزل پر مسجد ہے اور نچلی منزل پر دفاتر، مشن ہاؤس، گیسٹ ہاؤس اور لائبریری وغیرہ ہے۔

یہ مسجد 1972ء میں تعمیر ہوئی۔ اس مسجد کی تعمیر کا خرچ ایک مخلص احمدی دوست مکرم حاجی محمد رمضان صاحب نے ادا کیا۔ یہ مسجد ایک اونچی جگہ پر واقع ہے اور دور سے نظر آتی ہے۔ اس مسجد اور اس کے احاطہ کو رنگ برنگی جھنڈیوں اور روشنیوں سے سجایا گیا تھا جس سے اس کی خوبصورتی دوبالا ہو گئی تھی۔

ناندی (Nandi) ایک قصبہ ہے لیکن ملک فجی کا انٹرنیشنل ایئرپورٹ ہونے کی وجہ سے مشہور جگہ ہے۔ اس ٹاؤن کی آبادی 17 ہزار ہے۔ ناندی سے ملک کا دارالحکومت صووا (Suva) 180 کلومیٹر دور ہے۔

فجی کا تعارف

ملک فجی 332 جزیروں پر مشتمل ملک ہے جو بحرالکاہل میں واقع ہے۔ ان میں سے 106 جزیرے آباد ہیں۔ ان جزائر کا مجموعی رقبہ 18333 مربع کلومیٹر ہے۔ سب سے بڑا جزیرہ Viti Levo ہے جس میں ملک کا دارالحکومت صووا (Suva) اور انٹرنیشنل ایئرپورٹ ناندی (Nandi) واقع ہیں اور ملک کی ستر فیصد آبادی اسی جزیرہ میں آباد ہے۔ دوسرا بڑا جزیرہ Vanua Levu ہے جس کا رقبہ 5535 مربع کلومیٹر ہے۔ جبکہ تیسرا بڑا جزیرہ تاویونی (Taveuni) ہے جس کا رقبہ 470 مربع کلومیٹر ہے۔ یہی وہ جزیرہ ہے جس میں سے انٹرنیشنل ڈیٹ لائن گزرتی ہے۔

ملک فجی کو بحرالکاہل کے جنوب مغربی جزائر میں مرکزی حیثیت حاصل ہے اور یہ ان کے لئے Gateway کا کام دیتا ہے۔ فجی اس بین الاقوامی فضائی اور آبی گزرگاہ پر واقع ہے جو آسٹریلیا، نیوزی لینڈ، امریکہ اور کینیڈا کو آپس میں ملاتی ہے۔

فجی میں احمدیت کا نفوذ

ملک فجی (Fiji) میں احمدیت کا تعارف چوہدری عبدالحکیم صاحب کے ذریعہ ہوا۔ آپ 1925ء میں جنرل مرچنٹ کے کاروبار کے سلسلہ میں فجی پہنچے۔ فجی کے سب سے پہلے احمدی ایک معروف تاجر محمد رمضان خان صاحب تھے۔ آپ 1959ء میں حج کے فریضہ کی ادائیگی کے لئے مکہ مکرمہ روانہ ہوئے۔ حج بیت اللہ کے بعد تحقیق کی غرض سے قادیان اور پھر ربوہ گئے اور صداقت ظاہر ہونے پر حضرت مصلح موعود ؓ کے دست مبارک پر بیعت کی سعادت حاصل کی اور فجی کے پہلے احمدی ہونے کا اعزاز پایا۔ واپس آکر آپ نے تبلیغ شروع کی اور جون 1960ء تک آپ کی کوشش کے نتیجہ میں اللہ کے فضل سے 30 احمدیوں پر مشتمل جماعت قائم ہوگئی۔

مرکز سے مکرم شیخ عبدالواحد صاحب 11؍اکتوبر 1960ء کو پہلے مبلغ کی حیثیت سے فجی پہنچے۔ جماعت احمدیہ کا پہلا مرکز دسمبر 1961ء میں ملک کے دارالحکومت صووا (Suva) کے معروف علاقے ساما بولا (Samabula) میں لنگز روڈ پر ایک عمارت کرایہ پر حاصل کر کے قائم کیا گیا۔

آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے فجی کے مختلف مقامات پر گیارہ مضبوط اور مستحکم جماعتیں قائم ہیں اور نو مقامات پر مساجد تعمیر ہو چکی ہیں اور مراکز کا قیام عمل میں آچکا ہے۔ اس کے علاوہ فجی میں جماعت کے دو پرائمری سکول، ایک سیکنڈری سکول اور ایک کالج کام کر رہے ہیں اور حکومت جماعت کو قدر کی نگاہ سے دیکھتی ہے اور جماعت کا نیک تعارف اعلیٰ سطح پر ہر جگہ ہے۔

26؍اپریل 2006ء بروز بدھ:

صبح ساڑھے پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد اقصیٰ ناندی تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔ صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ڈاک ملاحظہ فرمائی۔

انفرادی و فیملی ملاقاتیں

دس بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیت اقصیٰ ناندی تشریف لے گئے۔ جہاں پروگرام کے مطابق ناندی (Nandi) جماعت کی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

ناندی جماعت کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ ملک فجی میں احمدیت کا آغاز ناندی سے ہوا اور جزائر فجی میں سب سے پہلی جماعت 1960ء میں ناندی میں قائم ہوئی۔ آج مجموعی طور پر اس جماعت کی 34 فیملیز کے 118 افراد نے ملاقات کی سعادت حاصل کی اور تصاویر بنوانے کا شرف پایا۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام گیارہ بجکر پچاس منٹ تک جاری رہا۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز از راہ شفقت بیت سے ملحقہ مکرم فضل اللہ طارق صاحب مربی سلسلہ ناندی کے گھر کچھ دیر کے لئے تشریف لے گئے۔

لٹوکا (Lautoka) کے لئے روانگی

گیارہ بجکر پچپن منٹ پر یہاں سے پروگرام کے مطابق Lautoka جماعت کے لئے روانگی ہوئی۔ ناندی سے لٹوکا کا فاصلہ 35 کلومیٹر ہے۔ مسجد سے روانہ ہونے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کچھ دیر کے لئے مکرمہ منصورہ صاحبہ وڈاکٹر سجاد احمد خان صاحب کے گھر تشریف لے گئے۔ پھر یہاں سے آگے Lautoka کے لئے روانگی ہوئی۔ بارہ بجکر پچپن منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز احمدیہ پرائمری سکول لٹوکا پہنچے جہاں سکول کے ہیڈ ماسٹر اور سٹاف نے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور سکول کے تمام بچوں اور بچیوں نے یک زبان ہو کر درج ذیل خیر مقدمی الفاظ کے ساتھ نہایت ہی عمدہ طور پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کو خوش آمدید کہا۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ، اَھْلاً وَّ سَھْلاً وَّ مَرْحَبًا، اَھْلاً وَّ سَھْلاً وَّ مَرْحَبًا یَا خَلِیْفَۃُ الْمَسِیْحِ، اِنِّیْ مَعَکَ یَا مَسْرُوْرُ۔

لٹوکا میں استقبالیہ تقریب

سکول میں استقبالیہ تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو یہاں کے معلم جمال الدین صاحب نے کی۔ بعد میں اس کا انگریزی اور فجیئن زبان میں ترجمہ پیش کیا گیا۔

اس کے بعد سکول کے ایک سینئر طالبعلم نے حضور انور کو ہار پہنایا۔ بعد ازاں لٹوکا جماعت کے صدر مکرم علیم صاحب نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں استقبالیہ ایڈریس پیش کیا۔ جس میں انہوں نے سکول کے طلباء، اساتذہ اور جماعت احمدیہ لٹوکا کی طرف سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کو جزائر فجی اور لٹوکا آمد پر دل کی گہرائیوں سے خوش آمدید کہا اور اس موقع پر آنے والے مہمانوں کے لئے حضور انور کا تعارف بھی کروایا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطاب

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے طلباء سے خطاب فرمایا۔ تشہد وتعوذ کے بعد حضور انور نے فرمایا کہ یہاں چھوٹی عمر کے بچوں کے علاوہ 12،10 سال کی عمر کے بچے بھی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا آپ طلباء ملک کے مستقبل کی جنریشن ہیں جو ملک کی لیڈر شپ اور دیگر ذمہ داریاں سنبھالیں گے۔ آپ سب کو بہت محنت کرنی چاہئے۔ خدا تعالیٰ نے آپ کو موقع دیا ہے کہ اس عمر میں تعلیم حاصل کریں جبکہ ماضی میں آپ کے والدین کو یہ سہولت حاصل نہیں تھی۔ پس آپ ان مواقع سے فائدہ اٹھائیں اور جہاں تک زیادہ سے زیادہ تعلیم حاصل کر سکتے ہیں کریں۔ ہائر ایجوکیشن حاصل کریں، یہ طلباء کو میری نصیحت ہے۔

حضور انور نے اساتذہ کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ اساتذہ کو پتہ ہونا چاہئے کہ ملک کی آئندہ نسل ان کے ہاتھ میں ہے۔ اس لئے وہ سب خود بھی بہت محنت کریں اور ان کو پڑھائیں۔ اخلاقی لحاظ سے بھی ان کا معیار بلند کریں۔

حضور انور نے فرمایا اگر اساتذہ اپنی ڈیوٹی ادا نہیں کریں گے تو پوچھے جائیں گے۔ جس لیڈر اور نگران کے سپرد کوئی ذمہ داری کی جائے تو وہ اس ذمہ داری کے بارہ میں پوچھا جاتا ہے۔ پس اپنی اگلی نسل کو تعلیم دیں۔ ان کو ٹرینڈ کریں۔ اللہ آپ کے ساتھ ہو اور آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے اس مختصر خطاب کے بعد دعا کروائی اور سکول کی عمارت کا وزٹ فرمایا۔

احمدیہ سکول لٹوکا

سکول کی عمارت دو منزلہ ہے اور کئی بلاکس پر مشتمل ہے۔ سکول کے قطعہ زمین کا رقبہ 10 ایکڑ ہے۔ یہ سکول لٹوکا شہر کے علاقہ Drasa Vitgo میں ایک بلند جگہ پر واقع ہے۔ جزائر فجی میں جماعت احمدیہ کا یہ پہلا پرائمری سکول ہے جس کا قیام 1969ء میں ہوا تھا اور ماسٹر محمد حسین صاحب اس سکول کے پہلے ہیڈ ٹیچر تھے۔ اس سکول کا آغاز 47 طلباء اور دو اساتذہ کے ساتھ ہوا تھا۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سکول میں 400 سے زائد طلباء اور 18 اساتذہ ہیں۔ اس سکول کی تعمیر سے قبل یہاں 1965ء میں ایک کمرہ بنا کر تعلیم الاسلام کنڈرگارٹن (Kindergarten) سکول شروع کیا گیا تھا جو بعد میں اس پرائمری سکول میں مدغم کر دیا گیا۔

سکول کے معائنہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہیڈ ٹیچر کے آفس میں تشریف لے گئے اور وزیٹر بک پر تحریر فرمایا جس کا ترجمہ یہ ہے۔

"اللہ تعالیٰ احمدیہ پرائمری سکول کے طلباء اور اساتذہ کو اپنی اپنی ذمہ داریاں سمجھنے کی توفیق دے اور ملک کے تمام سکولوں میں اپنے سکول کا نام سربلند رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔"

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سکول کے احاطہ میں ایک پودا لگایا۔ بعد ازاں حضور انور احمدیہ مشن ہاؤس تشریف لائے جو اسی دس ایکڑ زمین کے ایک حصہ میں واقع ہے۔ مشن ہاؤس کے ساتھ ہی مسجد رضوان ہے جہاں حضور انور ایدہ اللہ نے ڈیڑھ بجے تشریف لا کر ظہر وعصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور مکرم غالب شاہ صاحب کے گھر تشریف لے گئے جہاں دوپہر کے کھانے کا انتظام کیا گیا تھا۔

مسجد رضوان

مسجد رضوان کی تعمیر ستمبر 1983ء میں شروع ہوئی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے ستمبر 1983ء میں اپنے دورہ فجی کے دوران اس مسجد کا سنگ بنیاد رکھا تھا۔ اس کی تعمیر 1989ء میں مکمل ہوئی۔ اس کی تعمیر کا سارا خرچ دو بھائیوں حاجی محمد حنیف صاحب مرحوم اور حاجی شاہ محمد صاحب اور ان کی فیملیز نے برداشت کیا۔ یہ مسجد کافی اونچی جگہ پر واقع ہے اور یہاں سے سارے Lautoka شہر کا نظارہ کیا جا سکتا ہے۔

انفرادی و اجتماعی ملاقاتیں

اڑھائی بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دوبارہ مشن ہاؤس تشریف لائے جہاں احباب جماعت لٹوکا سے فیملیز وانفرادی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ ملاقاتوں کا یہ پروگرام ساڑھے تین بجے تک جاری رہا۔ جس میں 21 فیملیز کے 60 افراد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے شرف ملاقات حاصل کیا اور تصاویر بھی بنوائیں۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مشن ہاؤس کے احاطہ میں ایک پودا لگایا اور دعا کروائی۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کچھ دیر کے لئے غالب شاہ صاحب کے مکان پر تشریف لے گئے۔

Lautoka، صووا کے بعد فجی کا دوسرا بڑا شہر ہے۔ لٹوکا میں شوگر مل بھی ہے۔ اس لئے اس شہر کو Sugar City بھی کہا جاتا ہے۔ اس شہر میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کا قیام 1961ء میں ہوا۔ جزائر فجی میں قائم ہونے والی یہ تیسری جماعت تھی۔ اس شہر کی آبادی 70 ہزار نفوس پر مشتمل ہے۔

صووا کے لئے روانگی

پروگرام کے مطابق چار بجکر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز لٹوکا سے صووا (Suva) کے لئے روانہ ہوئے۔ لٹوکا سے صووا کا فاصلہ 220 کلومیٹر ہے۔ یہ سارا راستہ ہی بڑا خوبصورت ہے۔ ہر طرف ہریالی ہی ہریالی ہے۔ سرسبز وشاداب پہاڑوں اور پھر سمندر کے

باقی صفحہ نمبر 8 پر ملاحظہ فرمائیں

عاشقانِ مسیح موعود علیہ السلام

(سہیل احمد ثاقب بسرا۔ ربوہ)

خدا تعالیٰ کی یہ ہمیشہ سے سنّت چلی آئی ہے کہ جب وہ انبیاء کو مبعوث کرتا ہے تو کچھ سعید روحیں ایسی پیدا ہوتی ہیں جو انبیاء کے لئے انصار الی اللہ ہوتی ہیں اور یہ سعید روحیں پھر انبیاء کی خاطر ہر قربانی کیلئے تیار رہتی ہیں۔ ان کا وجود ہر طرح کے خوف و خطر سے بالا ہوتا ہے۔

اسلام کے دور اول میں ہمارے پیارے رسول محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے وجود عطا کیے گئے جو آپ کی خاطر سفّاکوں کے ہاتھوں چیرے گئے، مدینہ کی گلیوں میں گھسیٹے گئے، عرب کے تپتے صحرا میں ننگے جسم لٹائے گئے اور سینہ پر بھاری پتھر رکھے گئے مگر یہ سب ظلم و ستم ان عاشقان محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم سے سوائے اَحَدْ اَحَدْ کے اور کچھ بھی نہ اگلوا سکا۔

انہیں کی طرح ﴿وَّاٰخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِهِمْ﴾ کے مصداق مسیح محمدی کے جانثار صحابہ نے بھی وہ قربانیاں پیش کیں کہ ان کو بھی "رضی اللہ عنہ و رضوا عنہ" کے خطاب کا مستحق قرار دیا گیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے ان مقدس وجودوں کی خبر ان الفاظ میں دی تھی یَنْصُرُكَ رِجَالٌ نُّوْحِیْٓ اِلَیْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ کہ تیری مدد وہ لوگ کریں گے کہ جن کے دلوں میں ہم اپنی طرف سے الہام کریں گے۔

گویا کہ یہ وہ ہستیاں تھیں کہ جنہیں براہِ راست خدا تعالیٰ نے اپنے الہام کے ذریعہ سے اس مامور من اللہ کی تائید کیلئے بھیجا تھا اور انہوں نے اس فریضہ کی انجام دہی کے لئے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔ ان وجودوں نے ہمیشہ اپنے محبوب نبی کی ہر آواز پر لبیک کہا اور اس کی خاطر ہر طرح کی قربانی کے لئے تیار رہے، چاہے وہ قربانی جانی ہو یا مالی۔ یہی وہ پاک وجود ہیں جنہوں نے اپنے اعمال اور اقوال سے ثابت کر دیا کہ وہ آنحضرت ﷺ کے صحابہ کے رنگ میں رنگین ہیں اور اپنے محبوب نبی کے قدموں میں اسی طرح بچھے ہوئے ہیں جس طرح اوّلین کی جماعت تھی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو آخرین میں ایک ایسی جماعت سے نوازا گیا جو پہلوں کی جماعت یعنی صحابۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے مشابہت رکھتی تھی اور بوجہ روحانی تربیت کے مکارمِ اخلاق کی بلندیوں کو چھونے والی تھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس آخرین کی جماعت کی بابت اپنی تصنیف تحفۂ گولڑویہ میں تحریر فرماتے ہیں:

"ابرار اخیار کے بڑے گروہ جن کے ساتھ بد مذاہب کی آمیزش نہیں دو ہی ہیں۔ ایک پہلوں کی جماعت یعنی صحابہؓ کی جماعت جو زیر تربیت آنحضرت ﷺ ہے۔ دوسری پچھلوں کی جماعت جو بوجہ تربیت روحانی آنحضرت ﷺ کے جیسا کہ آیت ﴿وَّاٰخَرِیْنَ مِنْهُمْ﴾ سے سمجھا جاتا ہے صحابہؓ کے رنگ میں ہیں۔ یہی دو جماعتیں اسلام میں حقیقی طور پر مُنْعَمٌ عَلَیْهِمْ ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کا انعام ان پر یہ ہے کہ ان کو انواع و اقسام کی غلطیوں اور بدعات سے نجات دی ہے اور ہر قسم کے شرک سے ان کو پاک کیا ہے اور خالص اور روشن توحید ان کو عطا فرمائی ہے۔"

(تحفہ گولڑویہ۔ روحانی خزائن جلد نمبر 17 صفحہ 228)

حضرت مسیح موعودؑ کے صحابہؓ میں جہاں اور بہت سی دوسری خوبیاں تھیں وہاں ایک خوبی، جس کا براہ راست حضور کی ذاتِ اقدس سے تعلق تھا وہ صحابہؓ کا جذبۂ فدائیت تھا۔ ایسے ہی جذبہ عشق سے سرشار صحابہؓ کا ذکر حضرت اقدس مسیح موعودؑ یوں فرماتے ہیں:۔

"ہزار ہا انسان خدا نے ایسے پیدا کئے کہ جن کے دلوں میں اس نے میری محبت بھر دی۔ بعض نے میرے لئے جان دے دی۔ اور بعض نے اپنی مالی تباہی میرے لئے منظور کی۔ اور بعض میرے لئے اپنے وطنوں سے نکالے گئے اور دکھ دیئے گئے اور ستائے گئے۔ اور ہزار ہا ایسے ہیں کہ وہ اپنے نفس کی حاجات پر مجھے مقدم رکھ کر اپنے عزیز مال میرے آگے رکھتے ہیں۔ اور میں دیکھتا ہوں کہ ان کے دل محبت سے پُر ہیں۔ اور بہتیرے ایسے ہیں کہ اگر میں کہوں کہ وہ اپنے مالوں سے بکلی دستبردار ہو جائیں یا اپنی جانوں کو میرے لئے فدا کریں تو وہ طیار ہیں۔"

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 240)

حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ حضرت مولانا نورالدین صاحب بھیروی اپنے تبحر علمی، تصوف اور طبی کمالات کی وجہ سے ہندوستان بھر میں شہرت رکھتے تھے۔ زمانہ کی خرابی اور مخالفین کے اسلام پر اعتراضات کی وجہ سے آپ اکثر خدا تعالیٰ کے حضور دعا کیا کرتے تھے کہ یا الٰہی کوئی ایسا مرد کامل پیدا کر جو مخالفین اسلام کا منہ بند کرے۔

حضرت مسیح موعودؑ کی تصنیف لطیف 'کرامات الصادقین' کے آخر پر حضرت مولانا نورالدین صاحب کا ایک مضمون ہے جس میں آپ لکھتے ہیں:

"مجھے ایسا کامل مرد کے دیکھنے کا انتہائی شوق تھا جو یگانہ روز اور میدان میں تائید دین اور مخالفین کا منہ بند کرنے کے لئے سینہ سپر ہو کر کھڑا ہونے والا ہو۔ پس جب میں اپنے وطن کی طرف لوٹا تو میں نہایت پریشان اور حیران تھا۔ دن کے اوقات سفر میں بسر کرتا اور مجھے نہایت طلب اور جستجو تھی اور میں صادقوں کی ندا کا منتظر تھا۔ اسی اثناء میں مجھے حضرت السید الاجل اور بہت ہی بڑے علامہ اس صدی کے مجدد، مہدی الزمان، مہدی دوراں اور مؤلف 'براہین احمدیہ' کی طرف سے خوشخبری ملی۔ میں ان کے پاس پہنچا تا حقیقتِ حال کا مشاہدہ کروں۔ میں نے فوراً بھانپ لیا کہ یہی موعود حکم و عدل ہے۔ اور یہی ہے جسے اللہ تعالیٰ نے تجدید دین کے لئے مقرر فرمایا ہے۔ میں نے فوراً اللہ تعالیٰ کے حضور لبیک کہا اور اس عظیم الشان احسان پر اس کا شکر ادا کرتے ہوئے سجدہ میں گر گیا۔ اے ارحم الراحمین خدا تیری حمد، تیرا شکر اور تیرا احسان ہے۔ پھر میں نے مہدی الزمان کی محبت کو اختیار کر لیا اور آپ کی بیعت صدق دل سے کی۔ یہاں تک کہ مجھے آپ کے لطف و کرم نے ڈھانپ لیا اور میں دل کی گہرائیوں سے محبت کرنے لگا۔ میں نے انہیں اپنے سارے اموال اور اپنی ساری جائیداد پر ترجیح دی۔ بلکہ اپنی جان اپنے اہل و عیال اور والدین اور اپنے سب عزیز و اقارب پر انہیں مقدم جانا۔ ان کے علم و عرفان نے میرے دل کو شیدا بنا لیا۔ اس خدا کا شکر ہے کہ جس نے میرے لئے ان کی ملاقات مقرر فرمائی اور یہ میری خوش بختی ہے کہ میں نے انہیں باقی سب لوگوں پر ترجیح دی اور میں ان کی خدمت کے لئے اس نوجوانوں کی طرح کمر بستہ ہو گیا جو کسی میدان میں کوتاہی نہیں کرتا۔ پس اللہ تعالیٰ کا شکر ہے جس نے مجھ پر احسان فرمایا اور وہ بہت احسان کرنے والا ہے۔"

(کرامات الصادقین۔ روحانی خزائن جلد 7 صفحہ 151۔ عربی سے ترجمہ)

حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ حضرت مسیح موعودؑ کے فدائی اور عاشق صادق تھے۔ آپ بھیرہ سے مسیح پاک کی زیارت کو آئے تو ہمیشہ کیلئے اس کے ہو کر رہ گئے اور پھر اصلی وطن کی یاد ہی نہ آئی۔

حضرت مسیح موعودؑ آپ کی اسی صفت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"وہ میری محبت میں قسم قسم کی ملامتیں اور بدزبانیاں اور وطن مالوف اور دوستوں سے مفارقت اختیار کرتا ہے اور میرا کلام سننے کے لئے اس پر وطن کی جدائی آسان ہے۔ اور میرے مقام کی محبت کے لئے اپنے اصلی وطن کی یاد بھلا دیتا ہے۔ اور ہر ایک امر میں میری اس طرح پیروی کرتا ہے جس طرح نبض کی حرکت تنفس کی حرکت کی پیروی کرتی ہے۔"

(آئینہ کمالات اسلام ترجمہ از عربی عبارت مندرجہ روحانی خزائن جلد 5، صفحہ 586)

حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے نام ایک مخلص اور صادق (حضرت سید ناصر شاہ صاحبؓ۔ بارہ مولا، کشمیر) کا خط آیا جس میں اس نے آپ سے محبت کا اظہار کیا۔ اس خط کے متن کا ایک حصہ پیش ہے:

"..........حضور عالی! اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ خاکسار کو اس قدر محبت ذات والا صفات کی ہے کہ میرا تمام مال و جان آپ پر قربان ہے اور میں ہزار جان سے آپ پر قربان ہوں میرے بھائی اور والدین آپ پر نثار ہوں۔ خدا میرا خاتمہ آپ کی محبت اور اطاعت میں کرے۔ آمین۔"

('حقیقۃ الوحی'، روحانی خزائن جلد نمبر 22 حاشیہ صفحہ 240)

یہ وہ پاک ہستیاں تھیں جو آج ہم میں نہیں ہیں مگر ان کے نمونے ہمارے پاس ہیں، جن پر عمل کر کے ہم بھی ان کے رنگ میں رنگین ہو سکتے ہیں۔

ذیل میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حضرت اقدس مسیح موعودؑ سے صحابہ کرام کے کچھ اور جذبہ عشق و فدائیت کے چند نمونے پیش ہیں۔

اخلاص کا شاندار نمونہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے 22 اگست 1941ء کو اپنے خطبہ جمعہ میں بعض عاشقانِ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا ذکر خیر کیا۔ چنانچہ آپ حضرت منشی اروڑے خان صاحبؓ کی محبت کا احوال یوں بیان کرتے ہیں:۔

"مجھے وہ نظارہ نہیں بھولتا اور نہیں بھول سکتا کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات پر ابھی چند ماہ ہی گزرے تھے کہ ایک دن باہر سے کسی نے آواز دے کر بلوایا اور خادمہ یا کسی بچے نے بتایا کہ دروازے پر ایک آدمی کھڑا ہے اور وہ آپ کو بلا رہا ہے۔ میں باہر نکلا تو منشی اروڑے خان صاحب مرحوم کھڑے تھے۔ وہ بڑے تپاک سے آگے بڑھے، مجھ سے مصافحہ کیا اور اس کے بعد اپنی جیب میں ہاتھ ڈالا۔ جہاں تک مجھے یاد ہے انہوں نے اپنی جیب سے دو یا تین پونڈ نکالے اور مجھے کہا کہ اماں جان کو دے دیں۔ اور یہ کہتے ہی ان پر ایسی رقت طاری ہوئی کہ وہ چیخیں مار کر رونے لگ گئے اور ان کے رونے کی حالت اس قسم کی تھی کہ یوں معلوم ہوتا تھا کہ جیسے بکرے کو ذبح کیا جا رہا ہے۔ میں کچھ حیران سا رہ گیا کہ یہ کیوں رو رہے ہیں۔ مگر میں خاموش کھڑا رہا اور انتظار کرتا رہا کہ وہ خاموش ہوں تو ان سے رونے کی وجہ دریافت کروں۔ اس طرح وہ کئی منٹ تک روتے رہے۔

منشی اروڑے خان صاحب نے بہت ہی معمولی ملازمت سے ترقی کی تھی۔ پہلے کچہری میں وہ چپڑاسی کا کام کرتے تھے۔ پھر اہلمد کا عہدہ آپ کو مل گیا۔ اس کے بعد نقشہ نویس ہو گئے۔ پھر ترقی کی تو سرشتہ دار ہو گئے۔ اس کے بعد ترقی پا کر نائب تحصیلدار ہو گئے۔ اور پھر تحصیلدار بن کر ریٹائر ہوئے۔ ابتدا میں ان کی تنخواہ دس پندرہ روپے سے زیادہ نہیں ہوتی تھی۔ جب ان کو ذرا صبر آیا تو میں نے ان سے پوچھا کہ آپ روئے کیوں ہیں۔ وہ کہنے لگے میں غریب آدمی تھا مگر جب بھی مجھے چھٹی ملتی میں قادیان آنے کے لئے چل پڑتا تھا۔ سفر کا بہت سا حصہ میں پیدل ہی طے کرتا تھا تا کہ سلسلہ کی خدمت کے لئے کچھ پیسے بچ جائیں مگر پھر بھی روپیہ ڈیڑھ روپیہ خرچ ہو جاتا۔ یہاں آ کر جب میں امراء کو دیکھتا کہ وہ سلسلہ کی خدمت کے لئے بڑا روپیہ خرچ کر رہے ہیں تو میرے دل میں خیال آتا کہ کاش میرے پاس بھی روپیہ ہو اور میں حضرت مسیح موعودؑ کی خدمت میں بجائے چاندی کا تحفہ لانے کے سونے کا تحفہ پیش کروں۔ آخر جب میری تنخواہ کچھ زیادہ ہو گئی (اس وقت ان کی تنخواہ شاید بیس پچیس روپیہ تک پہنچ چکی تھی) اور میں نے ہر مہینے کچھ رقم جمع کرنا شروع کر دی اور میں نے اپنے دل میں نیت کی کہ جب یہ رقم اس مقدار تک پہنچ جائے گی جو میں چاہتا ہوں تو میں اسے پونڈوں کی صورت میں تبدیل کر کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں پیش کروں گا۔

پھر کہنے لگے جب میرے پاس ایک پونڈ کے برابر رقم جمع ہو گئی تو وہ رقم دے کر میں نے ایک پونڈ لے لیا۔ پھر دوسرے پونڈ کے لئے رقم جمع کرنی شروع کر دی اور جب کچھ عرصہ کے بعد اس کے لئے رقم جمع ہو گئی تو دوسرا پونڈ لے لیا۔ اسی طرح میں آہستہ آہستہ کچھ رقم جمع کر کے انہیں پونڈوں کی صورت میں تبدیل کرتا رہا اور میرا منشاء یہ تھا کہ میں یہ پونڈ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں بطور تحفہ پیش کروں گا مگر جب میرے دل کی آرزو پوری ہو گئی اور پونڈ میرے پاس جمع ہو گئے۔

یہاں تک وہ پہنچے تھے کہ پھر ان پر رقت طاری ہو گئی اور وہ رونے لگ گئے۔ آخر روتے روتے انہوں نے اس فقرہ کو اس طرح پورا کیا کہ جب پونڈ میرے پاس جمع ہو گئے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات ہو گئی۔

یہ اخلاص کا کیسا شاندار نمونہ ہے کہ ایک شخص چندے بھی دیتا ہے۔ قربانیاں بھی کرتا ہے۔ مہینہ میں ایک دفعہ نہیں، دو دفعہ نہیں بلکہ تین دفعہ جمعہ پڑھنے کے لئے قادیان پہنچ جاتا ہے۔ سلسلہ کے اخبار اور کتابیں بھی خریدتا ہے۔ ایک معمولی سی تنخواہ ہوتے ہوئے جبکہ آج اس تنخواہ سے بہت زیادہ تنخواہیں ہیں وصول کرنے والے اس قربانی کا دسواں بلکہ بیسواں حصہ بھی قربانی نہیں کرتے۔ اُس کے دل میں خیال آتا ہے کہ امیر لوگ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں سونا پیش کرتے ہیں تو میں ان سے پیچھے کیوں رہوں۔ چنانچہ وہ ایک نہایت ہی قلیل تنخواہ میں سے ماہوار کچھ رقم جمع کرتا اور ایک عرصہ دراز تک جمع کرتا رہتا ہے۔ نہ معلوم اس دوران میں اس نے اپنے گھر میں کیا کیا تنگیاں برداشت کی

ہوں گی۔کیا کیا تکلیفیں تھیں جو اس نے خوشی سے جھیلیں ہوں گی محض اس لئے کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں اشرفیاں پیش کر سکے۔مگر جب اس کی خواہش کے پورا ہونے کا وقت آتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی حکمت اُس کو اس رنگ میں خوشی حاصل کرنے سے محروم کر دیتی ہے جس رنگ میں وہ اُسے دیکھنا چاہتا ہے“۔ (خطبہ جمعہ فرمودہ 22اگست 1941ء مطبوعہ الفضل 28اگست 1941ء)

ابھی ٹھہر جاؤ

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

”میاں عبداللہ صاحب سنوریؓ بھی اپنے اندر ایسا ہی عشق رکھتے تھے۔ایک دفعہ وہ قادیان میں آئے۔اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ملے۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام ان سے کوئی کام لے رہے تھے۔اس لئے جب میاں عبداللہ صاحب سنوری کی چھٹی ختم ہوگئی اور انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے جانے کے لئے اجازت طلب کی تو حضور نے فرمایا ابھی ٹھہر جاؤ۔چنانچہ انہوں نے مزید رخصت کے لئے درخواست بھجوادی۔مگر محکمہ کی طرف سے جواب آیا کہ اور چھٹی نہیں مل سکتی۔انہوں نے اس امر کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ذکر کیا تو آپ نے پھر فرمایا کہ ابھی ٹھہرو۔چنانچہ انہوں نے لکھ دیا کہ مَیں ابھی نہیں آسکتا۔اس پر محکمہ والوں نے انہیں ڈسمس کر دیا۔چار یا چھ مہینے جتنا عرصہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے انہیں رہنے کے لئے کہا تھا وہ یہاں ٹھہرے رہے۔پھر جب واپس گئے تو محکمہ نے یہ سوال اٹھادیا کہ جس افسر نے انہیں ڈسمس کیا ہے اس افسر کا یہ حق ہی نہیں تھا کہ وہ انہیں ڈسمس کرتا۔چنانچہ وہ پھر اپنی جگہ پر بحال کئے گئے اور پچھلے مہینوں کی جو وہ قادیان میں گزار گئے تھے تنخواہ بھی مل گئی“۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 22اگست 1941ء)

محبوب کی یاد میں چند منٹ

حضرت شیخ محمد احمد مظہر صاحبؓ، حضرت میر محمد اسحاق صاحبؓ کی بابت بیان فرماتے ہیں کہ ایک بار حضرت میر صاحب کو ایک مقدمہ کے سلسلہ میں عدالت آنا پڑتا۔چنانچہ جب آپ عدالت کے کمرے میں داخل ہوتے تو تین چار منٹ تک ملزمان کے کٹہرے میں اکیلے اور غمزدہ سے ہو کر کھڑے رہتے۔شیخ صاحب لکھتے ہیں کہ میں نے کئی بار آپ کو ایسا کرتے دیکھا مگر میری سمجھ میں یہ بات نہ آئی کہ میر صاحب ایسا کیوں کرتے ہیں؟ آخر میں نے ایک دن میر صاحب سے اس کا سبب پوچھا۔حضرت میر صاحب چشم پُرآب ہوگئے۔فرمانے لگے کہ آتمارام مجسٹریٹ نے حضرت مسیحِ موعود علیہ السلام کو عدالت میں کھڑا رہنے پر مجبور کیا تھا۔اس لئے جب کبھی مجھے عدالت میں جانے کا اتفاق ہوتا ہے تو حضرت مسیحِ موعود علیہ السلام کی یاد میں چند منٹ مَیں بھی اسی طرح کھڑا رہتا ہوں“۔

(الفرقان ستمبر ، اکتوبر 1961ء صفحہ53)

اوبرھانا! ایہہ نعمتاں کتھّوں

حضرت مسیحِ موعود علیہ السلام ایک بار سیالکوٹ سے تشریف لے جانے لگے اور حضرت مولوی برھان الدین صاحب جہلمیؓ آپ کو الوداع کہنے کے لئے آئے۔ جب حضرت صاحب چلے گئے تو بعد میں بعض شریروں نے حضرت مولوی صاحب کی بےعزتی کی حتیٰ کے منہ میں گوبر ٹھونس دیا۔اس پر مولوی صاحب پر وجد کی کیفیت طاری ہوگئی اور مخالفین کو کوسنے کی بجائے آپ نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا اور فرمایا: ’او برھانا ایہہ نعمتاں کتھّوں“ یعنی اے برھان الدین یہ نعمتیں روز روز اور ہر شخص کو کہاں نصیب ہوتی ہیں۔یہ کیسا عشق کا بلند مقام ہے کہ معشوق کی خاطر گوبر تک کی پرواہ نہ کی۔

(ماہنامہ انصار اللہ فروری 1974ء صفحہ36)

پیلی کے گھر نارائن

جب حضرت مسیحِ موعود علیہ السلام مولوی کرم دین کے مقدمہ کے سلسلہ میں جہلم آئے تو آپ نے حضرت مولوی برھان الدین صاحب جہلمیؓ کے ہاں قیام فرمایا۔چنانچہ بیان کیا جاتا ہے کہ حضرت مولوی صاحب کی خوشی کا اس دن کوئی ٹھکانہ نہ تھا۔آپ اس دن ضعیف العمری کے باوجود کمر کے ساتھ چادر باندھے حضرت صاحب کی گاڑی کے آگے آگے یہ کہتے جاتے تھے کہ ”پیلی کے گھر نارائن آیا ہے“۔یعنی چیونٹی کے گھر بروزِ خدا آیا ہے۔(تاریخِ احمدیت ، جلد سوم ص275)

بیمار کی پکار

حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹیؓ کے عشق کا یہ حال تھا کہ بیماری کی عین شدت اور درد واضطراب میں حضرت اقدس کی یاد میں ماہیٔ بےآب کی طرح تڑپتے تھے۔ ان کی اہلیہ صاحبہ کا بیان ہے:۔

جب مولوی عبدالکریم صاحب بیمار ہوئے اور ان کی تکلیف بڑھ گئی تو بعض اوقات شدتِ تکلیف کے وقت نیم غشی کی سی حالت میں وہ کہا کرتے تھے کہ سواری کا انتظام کرو، مَیں حضرت صاحب سے ملنے کے لئے جاؤں گا۔گویا وہ سمجھتے تھے کہ مَیں کہیں باہر ہوں اور حضرت صاحب قادیان میں ہیں۔اور بعض اوقات کہتے تھے اور زاروقطار رو پڑتے تھے کہ دیکھو میں نے اتنے عرصہ سے حضرت کا چہرہ نہیں دیکھا تم مجھے حضرت صاحب کے پاس کیوں نہیں لے جاتے، ابھی سواری منگواؤ اور لے چلو۔

ایک دن جب ہوش تھی کہنے لگے جاؤ حضرت صاحب سے کہو کہ مَیں مر چلا ہوں مجھے صرف دُور سے کھڑے ہو کر زیارت کرا جائیں اور بڑے روئے اور اصرار کے ساتھ کہا کہ ابھی جاؤ۔مَیں نیچے حضرت صاحب کے پاس آئی کہ مولوی صاحب اس طرح کہتے ہیں۔حضرت صاحب فرمانے لگے کہ آپ سمجھ سکتے ہیں کہ کیا میرا دل مولوی صاحب کو ملنے کو نہیں چاہتا؟ مگر بات یہ ہے کہ مَیں ان کی تکلیف کو دیکھنے کی طاقت نہیں رکھتا۔حضرت اُمّ المومنین نے کہا کہ جب وہ اتنی خواہش رکھتے ہیں تو آپ کھڑے کھڑے ہو آئیں۔حضرت صاحب نے فرمایا کہ اچھا مَیں جاتا ہوں مگر تم دیکھ لینا کہ ان کی تکلیف کو دیکھ کر مجھے دورہ ہو جائے گا۔ خیر حضرت صاحب نے پگڑی منگا کر سر پر رکھی اور اُدھر جانے لگے۔مَیں جلدی سے سیڑھیاں چڑھ کر آگے چلی گئی تا کہ مولوی صاحب کو اطلاع دوں کہ حضرت صاحب تشریف لاتے ہیں۔جب مَیں نے مولوی صاحب کو جا کر اطلاع دی تو انہوں نے الٹا مجھے ملامت کی کہ تم نے حضرت صاحب کو کیوں تکلیف دی؟ کیا مَیں نہیں جانتا کہ وہ کیوں تشریف نہیں لاتے؟ مَیں نے کہا کہ آپ نے خود تو کہا تھا۔انہوں نے کہا کہ وہ تو مَیں نے دل کا دُکھڑا رویا تھا۔تم فوراً جاؤ اور حضرت صاحب سے عرض کرو کہ تکلیف نہ فرمائیں۔مَیں بھاگی گئی تو حضرت صاحب سیڑھیوں کے نیچے کھڑے اوپر آنے کی تیاری کر رہے تھے۔مَیں نے عرض کر دیا کہ حضور آپ تکلیف نہ فرمائیں“۔

(تاریخِ احمدیت جلد سوم صفحہ422-423)

جذبہ عشق

صالح کراماتی اور عاشقِ صادق بزرگ حضرت مولانا غلام رسول راجیکیؓ کے جذبہ عشق کا حال ان کی زبانی سنئے۔ آپ فرماتے ہیں:

”1904ء میں جبکہ سیدنا حضرت مسیحِ موعود علیہ السلام سیالکوٹ تشریف لائے تو ہم ضلع گجرات کے کچھ دوست بھی حضورِ اقدس کی زیارت کے لئے سیالکوٹ پہنچے۔دوسرے دن حضورِ اقدس کے متعلق ہمیں معلوم ہوا کہ حضور میر حسام الدین صاحب کی مسجد کے ملحقہ مکان میں قیام فرما ہیں اور بعض زائرین کی خاطر حضور مسجد کے برآمدہ کی چھت پر تشریف لائیں گے۔چنانچہ حضور کے آنے سے پیشتر ہی باہر کے علاقوں کے زائرین مسجد میں پہنچ گئے اور ہم بھی کبوترانوالی مسجد سے وہاں پہنچے۔مگر اس وقت منتظمین نے لوگوں کے زیادہ اژدحام کی وجہ سے مسجد کا دروازہ اندر سے بند کر لیا تھا۔ہم نے جس وقت دروازہ کو اندر سے بند پایا تو بہت پریشان ہوئے۔ اور برآمدہ کی پچھلی دیوار جو کوچہ میں جنوب کی طرف تھی وہاں چلے گئے۔مگر اس طرف سے دیوار بہت اونچی تھی۔میرے ساتھ اس وقت چوہدری عبداللہ خان صاحب بہلولپوری بھی تھے۔ہم نے سوچا کہ اب کیا کیا جائے۔چوہدری صاحب نے کہا اس طرف سے چڑھنا تو سیڑھی کے بغیر مشکل ہے۔ مَیں نے کہا ہم مسافروں کے پاس سیڑھی کہاں اب تو جذبۂ عشق کی پرواز ہی کام دے سکتی ہے۔چنانچہ مَیں نے اپنی لوئی چوہدری عبداللہ خان صاحب کو پکڑائی اور خود چند قدم پیچھے ہٹ کر زور سے اس دیوار پر جست کی تو میرا ہاتھ اس کی منڈیر پر جا پہنچا اور مَیں اوپر چڑھ گیا۔چوہدری صاحب نے جب یہ دیکھا تو کہنے لگے آپ نے تو جذبۂ عشق سے کام لے لیا ہے۔ مگر مَیں کیا کروں۔مَیں نے کہا اب مَیں آپ کی طرف کپڑا لٹکاتا ہوں آپ اس کا سرا پکڑ لیں مَیں آپ کو اوپر کھینچوں گا۔ چنانچہ اس کے بعد میں نے انہیں بھی اوپر کھینچ لیا اور ہم دونوں اوپر آ گئے۔میں نے اندر جاتے ہی جہاں حضورِ اقدس نے کھڑے ہو کر تقریر فرمائی تھی وہاں اپنی لوئی بچھادی تا کہ وہ جگہ بھی نرم ہو جائے اور میری لوئی بھی حضور کے پائے مبارک کے طفیل متبرک ہو جائے۔اس کے بعد حضور تشریف لائے اور میری لوئی پر کھڑے ہو کر حضور نے تقریر فرمائی۔الحمدللہ علیٰ ذالک“۔ (حیاتِ قدسی حصہ دوم صفحہ47-48)

جوشِ تعمیل

حضرت حافظ معین الدین صاحبؓ، حضرت مسیحِ موعود علیہ السلام کے فدائی صحابہ میں سے تھے۔آپ حضرت مسیحِ موعودؑ کی ہر آواز پر لبیک کہتے۔حضرت یعقوب علی عرفانی صاحبؓ، حافظ صاحب کی اس خوبی کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

”متواتر فاقہ کشیوں کی وجہ سے ان کو دائمی قبض کی ایک شکایت پیدا ہوگئی تھی اور حضرت مسیحِ موعودؑ حافظ صاحب کو دودھ کے لئے کچھ نقد دیا کرتے تھے۔حافظ صاحب نے مجھ سے اس کا ذکر کیا کہ حضرت صاحب کو میرا بہت خیال رہتا ہے اور یہ واقعہ بتایا کہ جب مَیں نے قبض کی بےحد شکایت کی اور آپ نے دودھ تجویز فرمایا تو خود ہی کہا کہ حافظ صاحب ایک سیر دودھ روزانہ پیا کریں۔حافظ صاحب کہتے ہیں مَیں نے عرض کیا کہ بہت اچھا۔مگر مَیں سوچتا ہوں کہ اس حکم کی تعمیل کس طرح کروں کہ حضرت صاحب نے خود ہی فرمایا کہ حافظ صاحب پیسے مجھ سے لے لیا کریں۔اور کچھ نقد بھی دے دیا اور ہمیشہ مجھ کو دیتے رہے۔چنانچہ حافظ صاحب جب تک قادیان رہے اس کا برابر التزام کرتے رہے اور خدا تعالیٰ سامان کر دیتا تھا۔یہ دودھ صرف اس لئے پیتے تھے کہ حضرت صاحب نے حکم دیا تھا ہر روز ایک سیر پیا کرو۔انہوں نے بارہا کہا کہ حضرت صاحب حکم نہ دیتے تو نہ پیتا۔حضرت صاحب سے جو کچھ سنتے تھے اس پر عمل کرنے کا جوش ان میں بہت پایا جاتا تھا“۔ (اصحاب احمد جلد نمبر 13صفحہ293)

(باقی آئندہ شمارہ میں)

قدسیہ انور صاحبہ (مرحومہ) کی یاد میں

(سعید احمد انور ۔ بریڈفورڈ)

میری اہلیہ قدسیہ انور 2/مئی 2006ء بروز منگل دوپہر دو بجے کے قریب اچانک دل پر شدید حملہ ہونے سے وفات پاگئیں۔ اِنّا لِلّٰہِ وَاِنّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

قدسیہ مرحومہ 19/اگست 1938ء کو قادیان میں پیدا ہوئیں۔آپ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ایک صحابی حضرت شیخ احمد رضی اللہ عنہ کی نواسی تھیں۔ابتدائی تعلیم قادیان میں حاصل کی اور پھر تقسیم ہند کے بعد اپنے والدین کے ساتھ سیالکوٹ (پاکستان) آگئیں اور میٹرک تک تعلیم احمدیہ سکول سیالکوٹ میں حاصل کی۔چھوٹی عمر میں ہی والد صاحب کا سایہ سر سے اٹھ گیا تو پاکستان آرمی کی نرسنگ سروس میں بھرتی ہوگئیں۔خدا نے محنت کا جذبہ عطا فرمایا تھا اور ذہانت بھی خوب عطا کی تھی۔آرمی سروس میں جلد جلد ترقی کرتی گئیں۔ساتھ ساتھ مختلف کورسز بھی کرتی رہیں اور 1968ء میں جب خاکسار سے شادی کے بعد ملازمت سے ریٹائر ہوئیں تو اس وقت میجر کے عہدہ پر فائز تھیں۔1970 میں انگلستان چلی آئیں۔آپ اپنے حسن اخلاق کی بدولت احمدی اور غیر از جماعت عورتوں میں بہت ہردلعزیز تھیں۔تہجد گزار، دعا گو قرآن کریم کی تلاوت اور اس کے معانی اور تفسیر جاننے میں بہت دلچسپی رکھتی تھیں۔نیز کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور سلسلہ احمدیہ کی دیگر کتب کے مطالعہ کی بھی شوقین تھیں۔نظام جماعت کی اطاعت اپنا اولین فرض سمجھتی تھیں اور خلافت سے محبت ان کے ایمان کا حصہ تھا۔ چندہ جات کی باشرح ادائیگی کی پابند تھیں اور خلیفۂ وقت کی تحریکات پر ہمیشہ لبیک کہتی تھیں۔اسی طرح اپنے بچوں کی تربیت کا بھی خاص خیال رکھتیں اور انہیں نمازوں میں باقاعدگی، قرآن کریم کی تلاوت اور چندہ جات کی ادائیگی کی ہمیشہ تلقین کرتی رہتی تھیں۔

قدسیہ مرحومہ چھ سال تک لجنہ اماءاللہ بریڈفورڈ کی صدر کی حیثیت سے خدمت دین کی توفیق پائی۔اس کے علاوہ لجنہ اماءاللہ بریڈفورڈ کی نائب صدر اور سیکرٹری تعلیم بھی رہیں اور اپنی ذمہ داریوں کو خدا کی دی ہوئی توفیق کے مطابق خوب محنت سے نبھایا۔محلے کی عورتوں سے حسن اخلاق سے پیش آتیں اور جب بھی موقع ملتا انہیں احمدیت کے بارہ میں بتاتی رہتیں۔

ستمبر 2004ء میں عمرہ کرنے کی سعادت پائی۔اللہ تعالیٰ نے قدسیہ مرحومہ کو محض اپنے فضل سے اس قدر ہمت عطا کی کہ میری جسمانی کمزوری کے باوجود مجھے وہیل چیئر پر خانہ کعبہ کا طواف کروایا۔میری بیماری کے دوران اور اس کے علاوہ بھی میری بہت خدمت کی۔جس کی اللہ تعالیٰ انہیں بہت جزائے خیر عطا فرمائے آمین۔مرحومہ نے اپنے پیچھے تین بیٹے اور ایک بیٹی یادگار چھوڑی ہے۔ قارئین سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرماتے ہوئے جنت الفردوس میں اپنے قرب میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ہم سب کو نیکی اور تقویٰ کی راہوں پر چلائے اور ہم سب کا خود حامی وناصر ہو۔

خطبہ جمعہ

اس سفر میں بھی ہمیشہ کی طرح ہر قدم پر اللہ تعالیٰ نے اپنی تائیدات کے نظارے دکھائے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کئے گئے وعدے پورے ہوتے نظر آئے۔

ہر ملک میں جماعت کے تربیتی امور کے علاوہ اہم شخصیات تک مؤثر رنگ میں اسلام کا پُرامن پیغام پہنچانے کے مواقع عطا ہوئے۔

آج اگر دلائل اور براہین سے کسی بھی دوسرے مذہب پر اسلام کی فوقیت ثابت کرنی ہے تو وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق کی پیروی میں ہی ہوسکتی ہے جس نے جرأت کے ساتھ اسلام کی خوبیوں کو دنیا کے سامنے پیش کیا۔

سنگاپور، آسٹریلیا، فجی، نیوزی لینڈ اور جاپان کے نہایت کامیاب و بابرکت دورہ سے واپسی پر مسجد بیت الفتوح میں خطبہ جمعہ میں ان ممالک اور دیگر ہمسایہ ممالک سے آنے والے احمدیوں کے اخلاص اور وفا اور خلافت سے وابستگی کا ایمان افروز تذکرہ

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز-فرمودہ مورخہ 19/مئی 2006ء (19/ہجرت 1385 ہجری شمسی) بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن۔ برطانیہ

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

آج مَیں اپنے سابقہ طریق کے مطابق جو میں رکھتا رہا ہوں، سفر کے مختصر حالات بیان کروں گا۔ یہ دَورہ جیسا کہ آپ نے ایم ٹی اے کے ذریعہ سے دیکھا سنگاپور، آسٹریلیا، جاپان اور پیسیفک کے بعض جزائر پر مشتمل تھا جن میں فجی اور نیوزی لینڈ وغیرہ تھے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سفر میں بھی ہمیشہ کی طرح اللہ تعالیٰ نے ہر قدم پر اپنی تائیدات کے نظارے دکھائے اور ہر قدم پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اللہ تعالیٰ کے وعدے پورے ہوتے ہمیں نظر آئے۔

ہمارے سفر کی پہلی منزل سنگاپور تھی۔ یہاں چھوٹی سی جماعت ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اخلاص رکھنے والی جماعت ہے۔ یہاں کیونکہ بعض ایسی پابندیاں ہیں جن کی وجہ سے باہر سے کسی جانے والے کے لئے حکومتی اداروں سے تقریر وغیرہ کرنے کی اجازت لئے بغیر کوئی پبلک گیدرنگ (Public Gathering) میں تقریر نہیں ہوسکتی اس لئے وہاں جلسہ تو نہیں ہوا لیکن جو چند دن ہم وہاں ٹھہرے اس میں جلسے کا ہی سماں تھا۔ یہ ایک چھوٹا سا جزیرہ ہے، شہر بھی ہے ملک بھی ہے، ملائشیا کے ساتھ لگتا ہے۔ سمندر سے ایک کلومیٹر کا فاصلہ ہے اس پر ملائشیا سے جوڑنے کے لئے پل بنا ہوا ہے۔ اس لئے ملائشیا سے بھی کافی لوگ وہاں آ گئے تھے اور ملائشیا میں بھی کیونکہ جماعت پر پابندی ہے وہاں جایا تو نہیں جا سکتا تھا لیکن آنے والوں کے چہروں سے جو حسرت تھی کہ آپ ہمارے ملک میں حالات کی وجہ سے نہیں آ سکتے وہ ایک جذباتی کیفیت پیدا کر دیتی تھی۔

بہرحال پہلے مَیں سنگاپور کے بارے میں مختصر بتا دوں۔ جیسا کہ مَیں نے کہا کہ سنگاپور کی جماعت ایک چھوٹی سی جماعت ہے۔ چند ایک پاکستانی گھروں کے علاوہ تمام مقامی احمدی ہیں اور جس طرح سے انہوں نے اپنے کام کو سنبھالا ہوا ہے ان کے جماعت اور خلافت سے اخلاص و وفا کا جو تعلق ظاہر ہوتا ہے وہ ہر ایک کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کی دلیل نظر آتا ہے۔ وہاں اس ملک میں انہوں نے ایک خوبصورت چھوٹی سی مسجد بنائی ہوئی ہے، چھوٹی تو نہیں خیر، ہمارے اس لحاظ (مسجد بیت الفتوح) سے چھوٹی ہے لیکن کافی بڑی مسجد ہے، دو منزلہ ہے اس میں دفاتر بھی ہیں، لائبریری وغیرہ بھی ہے۔ جب حضرت خلیفة المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ وہاں گئے تھے تو آپ نے اس کا افتتاح فرمایا تھا۔ اب وہاں اسی پلاٹ میں جگہ تھی جہاں مَیں مشن ہاؤس کا سنگ بنیاد رکھ کے آیا ہوں۔ ملائشیا کا تو میں نے ذکر کیا ہے کہ بعض پابندیاں ہیں اور مخالفت ہے جس کی وجہ سے وہاں کی خاصی تعداد ملاقات کے لئے سنگاپور آ گئی تھی، ان کی عاملہ بھی آ گئی تھی، ان سے بھی میٹنگ وغیرہ ہوتی رہی۔ انڈونیشیا میں بھی آجکل جو حالات ہیں جیسا کہ آپ سب کو علم ہے کہ جماعت کی مخالفت زوروں پر ہے اور فی الوقت وہاں جانا بھی مشکل ہے۔ وہاں سے بھی کافی تعداد میں انڈونیشین احمدی آئے ہوئے تھے اور اس بات پر ان کی بھی جذباتی کیفیت ہو جاتی تھی کہ آپ فی الحال وہاں دورہ نہیں کر سکتے۔ انڈونیشین طبعاً جذباتی بھی ہیں لیکن اخلاص و وفا میں بہت بڑھے ہوئے بھی ہیں۔ جب مَیں نے خطبے میں ان کے موجودہ حالات کا ذکر کیا اور صبر کی تلقین کی تو بلا استثناء ہر ایک جوان، بوڑھا، مرد، عورت سخت جذباتی ہو گئے تھے، اس کا نظارہ آپ نے شاید ایم ٹی اے پر کچھ حد تک دیکھا ہوگا، ایم ٹی اے کا کیمرہ پوری طرح ہر چیز کی تصویر نہیں لے سکتا۔ مَیں عموماً اپنے جذبات پر کنٹرول رکھتا ہوں لیکن میرے سامنے جو لوگ بیٹھے ہوئے تھے ان کی حالت دیکھ کر بڑی مشکل سے اپنے پر قابو پا رہا تھا۔ یہ نظارے ہمیں آج صرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیاری جماعت میں نظر آتے ہیں جو دینی تعلق اور اخوت کی وجہ سے ایک دوسرے سے اس حد تک منسلک ہیں کہ جذبات پر قابو پانا مشکل ہو جاتا ہے۔ یہ سب آج مسیح محمدی کی قوت قدسی کا اثر ہے جو اس نے اپنے آقا و مطاع حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے پائی ہے کہ ہر ملک میں مختلف قومیتوں اور قبیلوں سے تعلق رکھنے والے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے بعد خلافت سے سچی وفا کا تعلق رکھنے والے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: ''سوچ کر دیکھو کہ تیرہ سو برس میں ایسا زمانہ منہاج نبوت کا اور کس نے پایا؟ اس زمانہ میں جس میں ہماری جماعت پیدا کی گئی ہے کئی وجوہ سے اس جماعت کو صحابہ رضی اللہ عنہم سے مشابہت ہے۔ وہ معجزات اور نشانوں کو دیکھتے ہیں جیسا کہ صحابہؓ نے دیکھا۔ وہ خدا تعالیٰ کے نشانوں اور تازہ بتازہ تائیدات سے نور اور یقین پاتے ہیں جیسا کہ صحابہؓ نے پایا۔ وہ خدا کی راہ میں لوگوں کے ٹھٹھے اور ہنسی اور لعن طعن اور طرح طرح کی دلآزاری اور قطع رحم وغیرہ کا صدمہ اٹھا رہے ہیں جیسا کہ صحابہؓ نے اٹھایا۔ وہ خدا کے کھلے کھلے نشانوں اور آسمانی مددوں اور حکمت کی تعلیم سے پاک

زندگی حاصل کرتے جاتے ہیں جیسا کہ صحابہؓ نے حاصل کی۔ بہتیرے اُن میں سے ایسے ہیں کہ نمازوں میں روتے اور سجدہ گاہوں کو آنسوؤں سے تر کرتے ہیں جیسا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم روتے تھے۔ بہتیرے اُن میں سے ایسے ہیں جن کو سچی خوابیں آتی ہیں اور الہام الٰہی سے مشرف ہوتے ہیں جیسا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم ہوتے تھے۔ بہتیرے ان میں ایسے ہیں کہ اپنے محنت سے کمائے ہوئے مالوں کو محض خدا تعالیٰ کی مرضات کے لئے ہمارے سلسلہ میں خرچ کرتے ہیں جیسا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم خرچ کرتے تھے۔ ان میں ایسے لوگ کئی پاؤ گے کہ جو موت کو یاد رکھتے ہیں اور دلوں کے نرم اور سچی تقویٰ پر قدم مار رہے ہیں جیسا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کی سیرت تھی۔ وہ خدا کا گروہ ہے جن کو خدا آپ سنبھال رہا ہے اور دن بدن ان کے دلوں کو پاک کر رہا ہے۔ اور ان کے سینوں کو ایمانی حکمتوں سے بھر رہا ہے اور آسمانی نشانوں سے ان کو اپنی طرف کھینچ رہا ہے، جیسا کہ صحابہؓ کو کھینچتا تھا۔ غرض اس جماعت میں وہ ساری علامتیں پائی جاتی ہیں جو ﴿اٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ﴾ کے لفظ سے مفہوم ہو رہی ہیں اور ضرور تھا کہ خدا تعالیٰ کا فرمودہ ایک دن پورا ہوتا''۔

(ایام الصلح۔ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 306-307)

پس یہ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیان فرمایا یہ ہمیں آج دنیائے احمدیت کی ہر قوم میں نظر آتا ہے۔ مَیں انڈونیشینز کا ذکر کر رہا تھا، جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ان کے سینوں کو اللہ تعالیٰ ایمانی حکمتوں سے بھر رہا ہے اور ہر جگہ یہی نظارے دیکھنے میں آئے۔ مَیں سنگاپور کے خطبے کا ذکر کر رہا تھا، اس خطبے کے بعد یہ لوگ آپس میں ایک دوسرے کے گلے لگ کر روتے تھے اور اس بات پر قائم تھے کہ اللہ تعالیٰ ان کی حالت بدلے گا اور وہ مزید تائیدات کے نظارے دیکھیں گے، انشاء اللہ۔

سنگاپور میں ملائیشیا اور انڈونیشیا کے علاوہ، جن کی بڑی تعداد وہاں آئی ہوئی تھی، بعض دوسرے ملکوں کے بھی چند لوگ آئے تھے۔ فلپائن، کمبوڈیا، پاپوانیوگنی، تھائی لینڈ۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے سب اخلاص و وفا کے نمونے دکھانے والے تھے۔ بعض چند سال پہلے کے احمدی تھے، مرد بھی اور خواتین بھی لیکن خلافت سے تعلق اور وفا کے جو اظہار تھے وہ دیکھ کر حیرت ہوتی تھی۔ وہاں آنے کے لئے ان کو کافی خرچ کرنا پڑا، کافی دور کے بھی علاقے ہیں۔ کرایہ خرچ کر کے آئے تھے۔ ٹکٹ کافی مہنگا ہے۔ ان کو دیکھ کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ان الفاظ کی سچائی ثابت ہوتی ہے کہ وہ خدا کا گروہ ہیں جن کو خدا آپ سنبھال رہا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ ہی ہے جس نے ان دور دراز کے ملکوں کے لوگوں میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے جو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق ہیں ایسا تعلق پیدا کر دیا ہے کہ دیکھ کر حیرت ہوتی ہے۔

بہرحال جیسا کہ مَیں نے کہا گو کہ سنگاپور میں جلسہ نہیں ہوا ان ملکوں کے آنے والوں سے ملاقاتیں اور جماعت کی ترقی کے لئے آئندہ پروگرام بنانے اور ان کے جائزے لینے کے لئے جو میٹنگز ہوئیں ان سے مجھے بھی براہ راست معلومات لے کر آئندہ پروگرام بنانے کی طرف ان کی رہنمائی کا موقع ملا اور ان کو بھی نظام کو صحیح سمجھنے اور کام کو آگے چلانے کا علم ہوا۔ کیونکہ بعض بالکل نئی جماعتیں ہیں، اور بہت سی باتوں سے لاعلم تھیں۔ بہرحال الحمدللہ کہ سنگاپور جانا بڑا فائدہ مند ثابت ہوا۔ جانے سے پہلے تو میرا خیال تھا کہ وہاں چھوٹی سی جماعت ہے، دو دن کافی ہیں۔ لیکن ان باہر سے آئے ہوئے نمائندگان کی وجہ سے اچھا مصروف وقت گزر گیا۔

سنگاپور کے تعلق میں یہ بھی بتا دوں کہ وہاں تبلیغ کی کھلے عام اجازت نہیں ہے، ہاں دکانوں پر لٹریچر یا کتابوں وغیرہ کو رکھ کر بیچا جا سکتا ہے۔ اور اس اجازت نہ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ عیسائیوں کی تبلیغ پر وہاں مسلمانوں نے بہت شور مچایا اور ہنگامہ کھڑا کر دیا تو حکومت نے ہر مذہب کی تبلیغ پر پابندی لگا دی اور صرف اپنا لٹریچر بیچنے کی اجازت دی۔ دوسرے مسلمانوں کو تو فرق نہیں پڑتا، نہ ان کے پاس اسلام کا حقیقی علم ہے اور نہ ہی ان کو تبلیغ سے کوئی دلچسپی ہے۔ اس کا اثر صرف جماعت پر پڑا، اس کی تبلیغ میں روک پیدا ہوئی۔ کاش مسلمان یہ سمجھ جائیں کہ آج اگر دلائل اور براہین سے کسی بھی دوسرے مذہب پر اسلام کی فوقیت ثابت کرنی ہے تو وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق کی پیروی میں ہی ہو سکتی ہے۔ کیونکہ آپؑ نے ہی اس زمانے میں اللہ تعالیٰ سے براہ راست رہنمائی حاصل کر کے ہمیں یہ تعلیم دی ہے کیونکہ آپؑ کے ذریعہ سے ہی ہم وہ مقام حاصل کر سکتے ہیں جو صحابہؓ سے ملانے والا ہو۔ کاش مسلمان اس حقیقت کو سمجھ جائیں اور آج دنیا میں تمام دوسرے مذاہب کے ماننے والوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے لانے کے لئے آپؐ کے غلام کی مخالفت کی بجائے تائید کرنے والے ہوں۔

اس ضمن میں یہ ذکر کر دوں، پہلے بھی ایک دفعہ بتا چکا ہوں کہ اب عرب دنیا میں عیسائیت کے مقابلے پر پابندی لگا دی گئی ہے۔ اور سنا ہے مختلف حکومتوں نے یہ پابندی لگائی ہے کہ عیسائیت کے جو بھی وہاں حملے ہو رہے ہیں ان کا جواب نہیں دینا۔ یہ کیونکہ جواب دے نہیں سکتے اور ان کے پاس دلیل کوئی نہیں۔ اس لئے بہتر ہے کہ جواب نہ دو۔ ہمارے عرب احمدی بھائیوں نے جن میں مصطفیٰ ثابت صاحب ہیں اور دوسرے عرب احمدی جو اچھے پڑھے لکھے ہیں، علم رکھنے والے ہیں، انہوں نے یہاں MTA سے خاص طور پر عیسائیت کے اس حملے کے ردّ میں جو کہ آجکل عرب دنیا پہ بہت زیادہ ہو رہا ہے بعض عربی پروگرام کئے اور کر رہے ہیں اس سے عرب تو بہت خوش ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس ذریعہ سے بہت سی بیعتیں بھی ہوئی ہیں۔ لیکن ہمارے احمدی بھائی جو اس پروگرام کے لئے عرب ملکوں سے آتے ہیں ان کو وہاں انتظامیہ اور حکومت یا حکومتی ادارے کافی تنگ کر رہے ہیں۔ ضمناً یہ ذکر آ گیا ہے اس لئے ان کے لئے بھی جماعت کو کہتا ہوں کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو ہر شر سے محفوظ رکھے۔

سنگاپور کے بعد آسٹریلیا کا دورہ تھا۔ یہ ایک وسیع ملک ہے، براعظم ہے، اس لئے یہاں دو ہفتے کا پروگرام بنایا گیا تھا لیکن میرے خیال میں یہ دو ہفتے بھی کم تھے۔ آسٹریلیا میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے جلسہ سالانہ بھی ہوا۔ اور اس دفعہ تو وہاں باہر سے بھی کافی لوگ آ کر شامل ہوئے تھے۔ وہاں ہماری سڈنی میں جو مسجد ہے، بڑی خوبصورت اور بہت بڑی مسجد ہے اور مین روڈ کے اوپر ہی تقریباً واقع ہے اس کا نظارہ بڑا خوبصورت نظر آتا ہے، خاص طور پر رات کے وقت جب روشنی ہو۔ بلند مینار ہے اور ساتھ گنبد۔ جماعت کو یہ بہت اچھی جگہ مل گئی ہے اور اس جگہ کا رقبہ تقریباً 28/ایکڑ ہے۔ اس مسجد کا افتتاح بھی حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا۔

اب جماعت کی بڑھتی ہوئی ضروریات کے لئے آسٹریلیا جماعت کا اس پلاٹ میں ایک ہال تعمیر کرنے کا ارادہ ہے۔ اس کا سنگ بنیاد بھی مَیں نے رکھا۔ ان کا ارادہ یہ خلافت جوبلی سے پہلے تیار کرنے کا ہے۔ اور اس کا نام بھی انہوں خلافت سینٹینری ہال (Khilafat Centenary Hall) رکھا ہے۔ اس عمارت میں گیسٹ ہاؤس بھی ہوگا، ہال بھی ہوں گے، ذیلی تنظیموں کے دفاتر بھی ہوں گے اور دیگر ضروریات بھی ہوں گی۔ یہ کافی بڑا منصوبہ ہے۔ پھر بریسبن میں دس ایکڑ زمین کا ایک رقبہ خریدا گیا اس میں بھی نمازوں کے لئے ہال اور مشن ہاؤس اور گیسٹ ہاؤس وغیرہ تعمیر کیا گیا ہے۔ اس سارے کمپلیکس کا بھی افتتاح ہوا۔ اسی طرح ایڈیلیڈ میں بھی جماعت نے جگہ حاصل کی ہے۔ تقریباً 20/ایکڑ جگہ ہے۔ یہاں فی الحال عارضی تعمیر کی گئی ہے، آئندہ انشاء اللہ یہاں بھی مسجد کا منصوبہ ہے لیکن جگہ اچھی ہے۔ یہاں پر اولو (Olive) کا پرانا باغ لگا ہوا تھا۔ پلا پلایا زیتون (Olive) کا باغ بھی ان کو مل گیا۔ پھر سڈنی میں اور کینبرا میں ریسیپشن (Reception) بھی ہوئی۔ سڈنی کی Reception مسجد کے احاطے میں ہی تھی۔ وہیں مہمان آئے تھے اور کینبرا کی Reception وہاں کے نیشنل میوزیم نے آرگنائز کی تھی۔ ایم ٹی اے پر آپ نے کچھ دیکھا بھی ہوگا۔ دونوں جگہ اچھے پڑھے لکھے لوگ، سیاستدان اور مختلف ملکوں کے ایمبیسیڈرز آئے ہوئے تھے۔ آسٹریلیا میں کافی تعداد میں فجیئن احمدی بھی اب آ کر آباد ہو گئے ہیں اور اسی طرح دوسرے فجین بھی جن میں لاہوری یا پیغامی جماعت کے ہمارے سے ہٹے ہوئے دوست بھی کافی آباد ہوئے ہیں۔ تو اس Reception میں بھی دو خاندان لاہوری احمدیوں کے آئے ہوئے تھے، اچھے شریف لوگ تھے۔ جماعت کے افراد سے دوستانہ تعلقات ہیں۔ صرف ایک جھجک ہے۔ ان کے چہروں سے لگتا ہے کہ اب یہ مانتے ہیں کہ یہ جماعت اصل جماعت احمدیہ ہے، یہی حق پر ہے۔ لیکن قبول کرنے میں جھجک ہے۔ تو مَیں نے تو ان میں سے ایک دو کو کہا تھا کہ جھجک توڑیں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مکمل دعاوی پر ایمان لائیں۔ بظاہر تو انہوں نے غور کرنے کو کہا۔ اللہ تعالیٰ ان کو توفیق بھی دے۔

Reception میں اسلام کی امن کی تعلیم کے بارے میں بھی کچھ کہنے کی توفیق ملی۔ اس کے بعد پھر کئی ملنے والے ملے اور بہت ساری غلط فہمیاں دور کرنے کا شکریہ ادا کیا۔ اس Reception میں وہاں کے اٹارنی جنرل بھی آئے ہوئے تھے انہوں نے مجھے بعد میں کہا کہ مَیں سمجھتا تھا کہ مجھے اسلام کے بارے میں بہت کچھ پتہ ہے لیکن تم نے بعض بالکل نئی باتیں بتائی ہیں۔ ان لوگوں سے کافی باتیں بھی ہوتی رہیں۔

کینبرا وہاں کا کیپیٹل (Capital) ہے کینبرا (Canbra) میں جس میوزیم میں Reception کا انتظام کیا گیا تھا وہ وہاں کا نیشنل میوزیم ہے وہاں مختلف ملکوں کے ایمبیسیڈرز بھی آئے ہوئے تھے، امریکہ کے بھی شاید ایمبیسیڈر نمبر دو موجود تھے اور اس طرح دوسرے ملکوں کے سفراء بھی تھے، آسٹریلیا کے

DEAN MANSON SOLICITORS

We specialise in Immigration & Nationality law; Commercial,
Media & Entertainment, Conveyancing, Employment,
Family & Ancillary Proceedings, Criminal & Civil Litigation

CONTACT

MUZAFFAR MANSOOR & EJAZ BAIG
243 MITCHIM ROAD-TOOTING, LONDON SW17 9JQ
TEL: 020 8767 5000 — FAX: 020 8767 0456
EMAIL: info@dmansonsolicitors.com

امیگریشن منسٹر بھی تھے اور سینیٹ کے ممبر بھی تھے، مختلف چرچوں کے بڑے پادری بھی تھے تو وہاں بھی امن کے بارے میں اسلام کی تعلیم بتانے کا موقع ملا کہ کیا ہے۔ اس میں مَیں نے بتایا، کہ ہر مسلمان کا عمل چاہے وہ اسلام کے نام پر کرے یا ذاتی حیثیت سے کرے اگر اس کا کوئی بھی فعل معاشرے کے امن کو نقصان پہنچانے والا ہے تو تم لوگ فوراً اس کو اسلام کے کھاتے میں ڈال کر اسلام اور پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کو بدنام کرنا شروع کر دیتے ہو۔ اگر کوئی عیسائی ایسی حرکت کرے یا دوسرے مذاہب والے کریں تو اس کو اس کے مذہب سے منسوب نہیں کیا جاتا کہ یہ اس مذہب کے ماننے والے نے حرکت کی ہے۔ بعد میں وہاں پر امیر جماعت آسٹریلیا محمود احمد بنگالی صاحب نے مجھے بتایا کہ ایک سفیر جو ایک اسلامی ملک کے سفیر ہیں اور جہاں احمدیت کی مخالفت بھی آجکل زوروں پر ہے وہ محمود صاحب کو کہنے لگے کہ یہ بات جو انہوں نے کی ہے۔ (جو وہاں مَیں نے Reception میں تقریر کی تھی، مختصر سا خطاب کیا تھا۔) بڑی سچی بات ہے لیکن ایسے مجمع میں جہاں بڑے بڑے ملکوں کے نمائندے ہوں تم لوگ ہی یہ کہہ سکتے ہو، ہم میں تو اتنی جرأت نہیں ہے۔ تو اللہ تعالیٰ ان کو عقل دے اور سمجھ دے اور یہ اس زمانے کے امام کے انکاری ہونے کی بجائے اس کو ماننے والے بن جائیں جس نے اسلام کی خوبیوں کو دنیا کے سامنے پیش کیا ہے اور اپنے ماننے والوں کے ایمان میں ترقی کا ذریعہ بنے ہیں۔ جب اس غلام صادق کو مان لیں گے تو یہ جرأتیں اور ہمتیں خود بخود پیدا ہو جائیں گی اور کسی کو جرأت نہیں رہے گی کہ اسلام پر اور بانی اسلام صلی اللہ علیہ وسلم پر بیہودہ اور لغو حملے کر سکیں۔ تو جیسا کہ مَیں نے ذکر کیا ہے کہ وہاں پادری بھی آئے ہوئے تھے وہ وہاں کے بڑے چرچوں کے نمائندے تھے انہوں نے بھی مجھے بعد میں یہ کہا کہ بات تو تم نے ٹھیک کی ہے کہ مسلمان کی ہر غلط حرکت اسلام کے کھاتے میں ڈال دی جاتی ہے اور باقی مذہب والوں سے ایسا سلوک نہیں ہوتا۔ ان کے دلوں پر اس وقت کیا بیتی ہے، یہ اللہ بہتر جانتا ہے۔ لیکن بہرحال کافی دیر اچھے ماحول میں میرے ساتھ احمدیت اور جماعت کے حالات اور اس طرح کے دوسرے موضوعات پر باتیں کرتے رہے۔ تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے مختلف طبقوں میں اور مختلف ملکوں کے نمائندوں تک بھی اسلام کا پیغام پہنچانے کی توفیق ملتی رہی اور تربیتی کاموں کی بھی توفیق ملتی رہی۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے بہتر نتائج ظاہر فرمائے۔

آسٹریلیا کے بعد فجی کا دورہ تھا۔ یہاں بھی جلسہ تھا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے جلسہ میں جماعتی تربیتی امور پر باتیں ہوئیں۔ یہاں مختلف جگہوں پر چھوٹی چھوٹی جماعتیں ہیں۔ جزائر فجی میں جو ایک بڑا مین جزیرہ ہے وہ فجی کہلاتا ہے، اس میں چار جماعتوں میں جانے کی توفیق ملی اور اس کے علاوہ دو جزیروں میں (VANUALEVU) وانوالیُو اور تاوے یونی۔ اگر میں صحیح تلفظ بول رہا ہوں تو) بہرحال وہاں بھی میں گیا۔ پھر مارو جو فجی میں ناندی کے قریب جگہ ہے یہاں بھی لجنہ ہال کا افتتاح تھا۔ چھوٹی مسجد کے احاطے میں ہے، یہاں بھی گیا۔ فجی بھی ایک بہت خوبصورت ملک ہے اور قدرتی حسن اور خوبصورتی کے لحاظ اس کا مقابلہ نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ یہاں کے لوگوں کو بھی حقیقی حسن کی پہچان کرنے کی توفیق عطا فرمائے جو اللہ تعالیٰ کا حسن ہے اور اس کی بھیجی ہوئی تعلیم کا حسن ہے اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا حسن ہے۔ یہ فجی کے رہنے والے احمدیوں کا کام ہے کہ اس پیغام کو، اس حسن کو، اس خوبصورتی کو اپنے ہم قوموں تک پہنچائیں۔

جیسا کہ مَیں ذکر کر رہا تھا ایک اور جزیرے میں بھی چھوٹے جہاز پر جانے کا موقع ملا، لمباسہ ان کا ایک شہر ہے وہاں پہنچے جہاں سے پھر تقریباً 40-45 منٹ کی ڈرائیو (Drive) پر ایک چھوٹا قصبہ ہے۔ یہاں جماعت نے تین سال پہلے ایک ہائر سیکنڈری سکول قائم کیا تھا۔ ماشاء اللہ عمارت وغیرہ بڑی اچھی ہے اور طلباء کی تعداد بھی بڑھ رہی ہے بالکل ریموٹ (Remote) علاقے میں دور دراز علاقے میں ہے۔ یہاں نئے ہوم اکنامکس بلاک کا بھی افتتاح کیا۔ اس دور دراز علاقے کے احمدیوں سے بھی ملاقاتیں کیں جن کا فجی آنا مشکل تھا۔

پھر تاوے یونی جہاں ڈیٹ لائن گزرتی ہے وہاں بھی گئے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے وعدے کو پورا ہوتے دیکھا۔ وہاں جو بورڈ لگایا ہوا ہے اس میں ڈیٹ لائن کو جس طرح نقشے پر سے گزارا گیا ہے وہ اس طرح ہے کہ اس جزیرے کو جہاں سے ڈیٹ لائن گزرتی ہے وہ کل یعنی گزری ہوئی کل Yesterday لکھا ہوا ہے اور جہاں ابھی سورج چڑھنا ہے یعنی مغرب اس کو Today لکھا ہوا ہے یعنی آج۔ ہمارے ساتھ ہمارے ایک احمدی جغرافیہ دان تھے۔ ان سے مَیں نے پوچھا کہ یہ کس طرح ہو گیا کہ آج کی تاریخ تو سوائے اس جگہ کے اور کہیں نہیں ہے اس کو آپ Yesterday کہہ رہے ہیں اور جہاں یہ تاریخ ابھی شروع ہونی ہے اس کو Today لکھا ہوا ہے۔ انہوں نے پہلے بڑی دلیلیں دیں لیکن بعد میں چپ کر گئے۔ پتہ نہیں کہ واقعی ان کو سمجھ آ گئی تھی اور چپ کر گئے تھے یا لحاظ میں چپ کر گئے تھے یا کنفیوژن تھی۔ بہرحال مَیں نے انہیں کہا۔ جو بھی ہے آپ خود پہلے اس پر کلیئر (Clear) ہوں پھر مجھے بتائیں کہ کیا وجہ ہے۔ یہ ضمناً اس لئے مَیں نے ذکر کر دیا کہ مجھے تو اس کی سمجھ نہیں آئی۔ جغرافیہ دان یا جو دوسرے اس کا علم رکھنے والے ہیں اگر وہ اس کی مجھے کوئی وضاحت کر سکیں جس سے اس کا جواز سمجھ آ سکے تو وہ علم میں اضافے کا موجب ہو گا۔ بظاہر تو میرا خیال ہے یہ مغرب والوں کا چکر ہے کہ اپنے آپ کو Today بنایا ہوا ہے اور دوسروں کو پیچھے کر دیا۔

اس جزیرے میں بھی یہاں شہریوں کے مختلف طبقات اور چرچ کے پادری جو بنیادی طور پر نیوزی لینڈ کے رہنے والے تھے ان کو بھی اسلام کے امن اور بھائی چارے کا پیغام پہنچایا۔ فجی میں صووا جو ان کا کیپٹیل ہے، اس میں بھی ایک پڑھے لکھے طبقہ میں جس میں سرکاری افسران بھی تھے بعض ملکوں کے سفیر بھی تھے Reception پر بلایا ہوا تھا بلکہ اس ملک کے نائب صدر جو آجکل قائمقام صدر بھی ہیں وہ بھی اس میں آ گئے۔ اس میں بھی اسلام کی خوبصورت تعلیم اور محبت اور بھائی چارے کے بارے میں بیان کیا۔ برطانیہ کے سفیر بھی اس میں شامل ہو گئے تھے، اسی طرح آسٹریلیا اور دوسرے ملکوں کے بھی۔ اچھی گیدرنگ (Gathering) تھی۔ ہوتے تو یہ لوگ سیاستدان اور مذہب سے لاتعلق ہیں لیکن ان کا شاید اس حد تک فائدہ ہو جاتا ہو کہ اسلام کی کسی حد تک صحیح تصویر ان کے سامنے آ جاتی ہے اور پھر بلا وجہ جو دل کے بغض اور کینے اسلام کے خلاف ان کے دلوں میں ہوتے ہیں وہ اگر ختم نہیں ہوتے تو کم از کم، کم ہو جاتے ہیں اور یہ بھی ان کو پتہ چل جاتا ہے کہ جماعت احمدیہ اسلام کی صحیح تصویر پیش کرنے والی جماعت ہے۔

فجی میں ہی ایک دن مَیں صبح اٹھا ہوں۔ فجر کی نماز کی تیاری کر رہا تھا تو پاکستان سے ناظر صاحب اعلیٰ کا فون آیا کہ خیریت ہے۔ خبر آئی ہے کہ بڑا سخت سونامی (Tsunami) کا خطرہ ہے۔ اس دن نیوزی لینڈ بھی جانا تھا وہاں بھی کچھ علاقوں میں خطرہ تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا کہ زلزلے کا سارا اثر پانی کے اندر ہی دب کر رہ گیا۔ خبروں میں جو بی بی سی کے ذریعہ سے مَیں تفصیل سن رہا تھا اس سے لگتا تھا کہ ٹونگا، جس کے قریب یہ زلزلہ آیا تھا وہ صفحہ ہستی سے مٹ جائے گا۔ نماز پر جب مَیں نے وہاں کے مقامی لوگوں سے پوچھا کہ ٹونگا کا کیسا علاقہ ہے تو انہوں نے بتایا کہ بالکل پلین (Plain) ہے۔ تو یہاں ہماری نئی نئی جماعت ابھی قائم ہوئی ہے۔ فجی کے جلسے پر بھی یہ لوگ آئے ہوئے تھے اور بڑے مخلص لوگ تھے۔ اس بات پر کہ قریب ہی زلزلہ بھی ہے، سونامی کا خطرہ بھی ہے، پہاڑی علاقہ بھی نہیں اونچا پہاڑی علاقہ ہو تو محفوظ ہونے کا امکان ہوتا ہے۔ تو ان کے لئے فکر پیدا ہوئی لیکن اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا نماز پڑھ کر جب واپس آئے تو خبر تھی کہ سب محفوظ ہے اور ٹونگا سے ہی کسی عورت کا پیغام بی بی سی والے سنا رہے تھے کہ یہ ختم ہو گیا۔ اللہ کرے کہ دنیا اب وقت کے امام کو پہچان لے اور ان آفات سے محفوظ ہو جائے۔ ورنہ آج یہاں اور کل وہاں جو طوفان آ رہے ہیں اور بظاہر جو بعض جگہوں کو بڑا نقصان نہیں ہو رہا تو یہ وارننگ ہے۔ اگر آج بھی خدا کو نہ پہچانا تو جو تباہیوں کے نمونے ہم نے دیکھے ہیں وہ دوبارہ بھی نظر آ سکتے ہیں۔ اللہ رحم کرے۔ آج ہر ملک کے احمدی کو چاہئے کہ اپنے ملک کے لوگوں کو یہ پیغام پہنچانے میں لگ جائیں ورنہ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ نہ جزائر محفوظ رہیں گے، نہ یورپ محفوظ رہے گا، نہ امریکہ محفوظ رہے گا، نہ ایشیا محفوظ رہے گا۔ خدا ان لوگوں کو عقل اور سمجھ دے اور وہ اپنے خدا کو پہچاننے والے ہوں۔

فجی میں قریب کے جزائر میں طوالو ہے، کریباتی ہے، ٹونگا ہے جس کا مَیں نے ذکر کیا اور ونواٹو ہے۔ یہاں سے بھی نمائندے آئے ہوئے تھے۔ مالی لحاظ سے ان لوگوں کے اتنے اچھے حالات نہیں ہیں، غریب لوگ ہیں۔ لیکن اس کے باوجود بعض خاندان وہاں آئے ہوئے تھے۔ چند سال پہلے وہ احمدی ہوئے ہیں۔ لیکن جذبات اور اخلاص کا اظہار بہت زیادہ تھا۔ ان ملکوں کے نمائندوں سے بھی میٹنگ ہوئی اور تبلیغی اور تربیتی منصوبوں کے بارے میں ان کو سمجھایا۔ اللہ تعالیٰ اپنا نور مکمل طور پر ان چھوٹے چھوٹے جزیروں میں پھیلا دے جہاں چھوٹی چھوٹی آبادیاں ہیں اور مکمل طور پر ان کو احمدیت اور حقیقی اسلام کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہماری حقیر کوششوں میں برکت ڈالے اور قبول فرمائے۔

فجی کے بعد نیوزی لینڈ کا دورہ تھا۔ اللہ کے فضل سے یہاں کی جماعت کافی بڑھ گئی ہے اور اکثریت فجین احمدیوں کی ہے۔ فجی سے لوگ مائیگریٹ (Migrate) کر کے یہاں نیوزی لینڈ آ گئے ہیں۔ گو کہ یہاں ابھی تک مبلغ نہیں ہیں لیکن اس کے باوجود ان لوگوں نے اپنے آپ کو سنبھالا ہوا ہے۔ اچھا

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission

Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years

Free management Service

Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF

Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

انتظام کیا ہوا تھا۔ یہاں بھی Reception تھی۔ یہاں بھی وہی اسلام کی تعلیم بیان کرنے کی توفیق ملی۔

وہاں کے مقامی ماؤری قبیلے کے جو بڑے سردار تھے اور پارلیمنٹ میں ایم پی بھی ہیں وہ بھی آئے ہوئے تھے اور ایک منسٹر بھی آئے ہوئے تھے۔ ابھی تک مقامی جماعت مسجد کی باقاعدہ شکل بنانے اور مبلغ بلوانے میں کامیاب نہیں ہوسکی تھی۔ اور زیادہ تر ان کے نزدیک حالات کی وجہ سے، مصلحت کے چکر میں وہ پڑے ہوئے تھے۔ جو وزیر آئے ہوئے تھے ان موصوف سے مَیں نے بات کی تو انہوں نے کہا کہ بظاہر تو کوئی روک نہیں ہے آپ مسجد بھی باقاعدہ بنا سکتے ہیں اور بنائیں۔ اس وقت وہاں آکلینڈ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت نے اڑھائی ایکڑ زمین خریدی ہوئی ہے اور اس میں تعمیر بھی ہوئی ہے۔ دو بڑے ہال ہیں، گو جماعت پوری کی پوری اس میں نماز پڑھ سکتی ہے دفتر ہے لائبریری وغیرہ ہے، گیسٹ ہاؤس ہے لیکن مسجد کی باقاعدہ شکل یعنی مینارے وغیرہ کے ساتھ مسجد نہیں بنائی گئی گو کہ ہال قبلہ رخ ہے۔ جس طرح مَیں نے کہا، مشنری کی بھی ان سے بات کی تو انہوں نے وعدہ کیا ہے کہ مدد کریں گے۔ اب وہاں کے نیشنل پریذیڈنٹ صاحب کا کام ہے کہ ان سے رابطہ کریں۔ اور مشنری بلوانے کی کوشش کریں۔ اگر مبلغ آجائیں تو تربیت میں بہت فرق پڑتا ہے۔ اللہ کرے کہ یہ وزیر صاحب بھی اپنے وعدے کے پابند رہیں اور جماعت کسی مصلحت کا مزید شکار نہ ہو۔ ویسے ماشاء اللہ اچھی مخلص جماعت ہے اور بڑی ہمت اور اخلاص سے سب نے ڈیوٹیاں وغیرہ بھی دیں۔ نوجوانوں نے بھی، ان کے لئے پہلا موقع تھا اتنے بڑے انتظام کا اور ذمہ داری کے ساتھ انتظام کو نبھانے کا اور انہوں نے نبھایا اور اچھا نبھایا۔

جیسا کہ مَیں نے پہلے کہا کہ آسٹریلیا میں فجین لاہوری احمدی تھے جو یہاں بھی ہیں۔ فجی سے نیوزی لینڈ میں بھی آکر آباد ہوئے ہیں۔ اور تین چار نسلوں سے یہاں رہ رہے ہیں۔ ان لاہوری فجین میں سے بہت سارے جماعت میں داخل بھی ہو چکے ہیں اور خلافت سے کامل اطاعت رکھتے ہیں۔ وہاں ایک دو خاندان، ویسے تو کئی ہوں گے، ابھی ایک دو خاندان ایسے ہیں جو جماعت کے مزید قریب آرہے ہیں یا کم از کم تعلق کی وجہ سے آجاتے ہیں، جلسے پر بھی آئے ہوئے تھے۔ ایک فیملی نے ان میں سے مجھ سے بعد میں وقت لیا۔ کوئی آدھ گھنٹے تک ان کو مَیں نے سمجھایا۔ ان کا بیٹا احمدی ہو گیا تھا۔ اچھا مخلص نوجوان ہے اس نے بڑے درد سے مجھے کہا تھا کہ دعا کریں کہ میرے ماں باپ بھی احمدیت قبول کرلیں۔ تو بہرحال ان کے ماں باپ سے بھی کافی تفصیلی بات ہوئی۔ باپ کچھ زیادہ اکھڑ تھے، بوڑھے زیادہ نہیں تھے۔ 60 سال کے تھے لیکن اکھڑ پن بعض طبیعتوں میں آجاتا ہے۔ اسی بات پر اڑے ہوئے تھے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نبی نہیں ہیں اور لٹریچر انہوں نے پڑھا نہیں ہوا تھا۔ ان کو مَیں نے کہا کہ آپ اور کچھ نہ پڑھیں، ایک چھوٹی سی کتاب ہے "ایک غلطی کا ازالہ" وہ پڑھ لیں۔ اور بھی کئی جگہ پہ (یہ بحث) ہے لیکن اس سے آپ کی تسلی ہو جائے گی۔ تو بہرحال انہوں نے کہا اچھا مَیں دیکھوں گا، پڑھوں گا۔ بیٹے نے کہا میرے پاس ہے۔ باپ کہنے لگے کہ مجھے سوچنے کا موقع دیں۔ ویسے وہاں مجھے یہ بھی بتایا گیا کہ ان (پیغامیوں) کی جو انتظامیہ ہے اس کی طرف سے یہ (ہدایت) ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا لٹریچر سارا نہیں پڑھنے دیتے یا شائع نہیں کرتے تاکہ ان کو نبوت کے بارے میں صحیح حقیقت نہ پتہ لگ جائے۔ لیکن ان سے ملاقات کے دوران میں یہ دیکھ رہا تھا کہ ان کی اہلیہ کے چہرے پر ایک تبدیلی آرہی ہے۔ اور وہ تبدیلی چہرے سے ظاہر ہو رہی تھی۔ اگلے دن پھر وہ اپنے بیٹے کے ساتھ آئیں اس سے پہلے انہوں نے بیعت فارم بھی بھیج دیا اور آنسوؤں سے رونے لگیں اور کہا کہ میرا میاں تو احمدی ہوتا ہے یا نہیں۔ آپ میری بیعت لے لیں مجھے آپ کی باتیں سن کر تسلی ہو گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو استقامت عطا فرمائے اور ان سب بچھڑے ہوؤں کو عقل اور سمجھ عطا کرے کہ یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تمام دعاوی کو ماننے والے ہوں اور حقیقت کو پہچاننے والے ہوں۔

Reception کا مَیں نے ذکر کیا تھا۔ ماؤری قبیلے کے لوگ بھی آئے ہوئے تھے جیسا کہ مَیں نے کہا، جو لیڈر بھی ہیں اور پارلیمنٹ کے ممبر بھی ہیں انہوں نے بھی اس کے بعد مجھے کہا کہ (آپ نے) اسلام کی بڑی خوبصورت تعلیم بیان کی ہے۔ یہی انصاف ہے اور یہی ہم چاہتے ہیں کیونکہ وہ لوگ بڑا محروم طبقہ ہے اس لحاظ سے کہ مقامی لوگ ہیں لیکن ان کے پاس اختیارات نہیں ہیں۔ باہر والوں نے ان جزیروں پر بھی قبضہ کر لیا۔ اللہ تعالیٰ ان کو صرف اچھا کہنے والے نہ بنائے بلکہ حقیقت کو سمجھنے والا بھی بنائے۔ اس کو قبول کرنے والے ہوں۔

آسٹریلیا کے ضمن میں ایک بات رہ گئی تھی۔ وہاں سالومن آئی لینڈز سے چھ مقامی احمدیوں کا ایک وفد جلسے پر آیا تھا ماشاء اللہ وہ لوگ بھی اخلاص میں بڑی ترقی کر رہے ہیں۔ ان میں ایک وہاں کے رائل خاندان کے ہیں جس میں سے ایک شخص چیف چنا جاتا ہے، نو احمدی ہیں۔ ان کے آئندہ چیف چنے جانے کے بھی امکانات ہیں۔ اچھے پڑھے لکھے ہیں اپنے پورے خاندان کے ساتھ احمدی ہوئے تھے۔ وہاں اللہ کے فضل سے کافی خاندان احمدی ہو گئے ہیں۔ اب سالومن آئی لینڈز میں جماعت نے گزشتہ سال زمین خرید کر مشن ہاؤس بھی خرید لیا ہے۔ گھانا سے معلم بھی بھیجے ہوئے ہیں۔ ان چیف کے ماتحت وہاں کچھ جزیرے بھی ہیں اور کشتیوں پر ہر جزیرے سے رابطہ ہے اور ان کا آپس میں کئی گھنٹوں کا سفر ہوتا ہے۔ بہرحال اس احمدی نے اپنے چیف بننے کے لئے دعا کے لئے بھی کہا۔ اللہ کرے کہ جب وقت آئے تو اللہ تعالیٰ ان کو موقع دے اور پھر ان کے ذریعے تمام جزائر کو احمدیت میں شمولیت کی توفیق بھی دے۔ کیونکہ بہت سارے لوگ چیف کو بھی دیکھنے والے ہوتے ہیں۔ یہ نو احمدی اخلاص میں اس قدر ترقی کر گئے ہیں کہ ان کی شکل دیکھ کر یہ نہیں لگتا کہ یہ نو احمدی ہیں اس طرح اخلاص، وفا، ادب، احترام، حیا آنکھوں میں تھی اور ہر عمل سے ٹپک رہی تھی کہ دیکھ کے حیرت ہوتی تھی حالانکہ وہاں کے مقامی لوگ ہیں اور پھر انہوں نے وصیت کے نظام میں بھی شمولیت اختیار کر لی ہے۔ تو یہ جو عجیب عجیب نظارے ہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اللہ تعالیٰ کے کئے گئے وعدے کے مطابق ہیں کہ مَیں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا، ہمیں ہر جگہ نظر آتے ہیں۔ اور خود اللہ تعالیٰ اس کا انتظام فرما رہا ہے۔ ان کے دلوں میں احمدیت اور حقیقی اسلام کی محبت گڑتی چلی جا رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو اخلاص و وفا میں مزید بڑھاتا چلا جائے۔

نیوزی لینڈ میں ڈاکٹر کلیمنٹ ریگ کے پوتے اور پوتی سے بھی ملنے کا موقع ملا۔ ان سے رابطہ بھی اللہ کے فضل سے اتفاق سے ہو گیا۔ پہلے تو مجھے نصیر قمر صاحب نے چلنے سے پہلے لکھا تھا کہ اس طرح یہ وہاں رہتے ہیں۔ اور ان کے بارے میں بتاتا ہوں کہ کون تھے۔ پھر نیشنل پریذیڈنٹ کو ہم نے لکھا انہوں نے انٹرنیٹ پر مختلف آرگنائزیشن سے رابطہ کر کے پتہ کروایا کیونکہ یہ ایک مشہور سائنسدان تھے، ان کے خاندان کا پتہ لگ گیا۔ یہ ڈاکٹر کلیمنٹ صاحب جو ہیں یہ 1908ء میں ہندوستان آئے تھے اور یہ مختلف جگہوں پر لیکچر دیتے رہے۔ نیوزی لینڈ کے رہنے والے تھے اور آسٹرانومی کے ماہر تھے۔ لاہور میں جب انہوں نے لیکچر دیئے تو وہاں حضرت مفتی محمد صادق صاحب کو پتہ چلا انہوں نے ان کا لیکچر سنا اور اس کے بعد ان سے رابطہ کیا اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بارے میں بتایا تو ڈاکٹر کلیمنٹ نے حضرت مسیح موعودؑ کو ملنے کی خواہش کا اظہار کیا۔ پہلے تو کہا کہ ابھی چلیں میرے ساتھ۔ انہوں نے کہا ابھی تو نہیں چل سکتے، وقت لے کے۔ تو پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے وقت لیا اور 12 مئی 1908ء کو پہلی ملاقات ہوئی اور پھر 18 مئی 1908 کو دوسری ملاقات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے وقت لے کے انہوں نے کی اور بڑی تفصیل سے مختلف موضوعات پر سوال و جواب ہوئے۔ کائنات کے بارے میں روح کے بارے میں، مذہب کے بارے میں، خدا تعالیٰ کے بارے میں۔ تو بہرحال ان سوالوں کی ایک لمبی تفصیل ہے، جو ملفوظات میں بھی اور ریویو کے انگریزی حصے میں بھی چھپی ہوئی ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے اس گفتگو کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو عرض کیا۔ میں تو سمجھتا تھا کہ سائنس اور مذہب میں بڑا تضاد ہے جیسا کہ عام طور سے علماء میں مانا گیا ہے مگر آپ نے تو اس تضاد کو بالکل اٹھا دیا ہے۔ اس پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ یہی تو ہمارا کام ہے اور یہی تو ہم ثابت کر رہے ہیں کہ سائنس اور مذہب میں بالکل اختلاف نہیں۔ پھر ڈاکٹر صاحب نے حضرت مسیح موعودؑ کا شکریہ ادا کیا اور اس گفتگو کے بعد جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ دو سٹنگز (Sittings) ہوئی تھیں ڈاکٹر صاحب کی طبیعت پر جو اس کے اثرات تھے۔ اس کا ذکر حضرت مفتی صادق صاحب نے پھر ایک اور مجلس میں حضورؑ کی خدمت میں کیا۔ یہ 23 مئی وفات سے چند دن قبل کا واقعہ ہے کہ اس کی طبیعت میں اتنا فرق پڑ گیا ہے کہ بالکل خیالات بدل گئے ہیں۔ کہیں تو وہ حضرت عیسیٰؑ کی مثالیں دیا کرتا تھا اور کفارہ کا ذکر کیا کرتا تھا مگر اب اپنے لیکچروں میں خدا کی کبریائی اور بڑائی بیان کرتا ہے۔ اور پہلے ڈارون کی تھیوری کا قائل تھا مگر اب کیفیت یہ ہے کہ 'ڈارون کا قول ہے' اس طرح ذکر کر کے بات کرتا ہے۔ اور اپنے لیکچروں میں یہ شروع کر دیا ہے جو حضرت مسیح موعودؑ نے اس کو سمجھایا تھا کہ حقیقت میں انسان اپنی حالت میں خود ہی ترقی کرتا ہے۔ تو یہ ڈاکٹر صاحب بعد میں حضرت مفتی صاحب سے رابطہ میں رہے گو کہ صحیح ریکارڈ نہیں ہے لیکن غالب امکان ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ کی صحبت کی وجہ سے ایمان لے آئے تھے اور مسلمان ہو گئے تھے۔ ان کے پوتے اور پوتی کو جب پتہ چلا ان سے رابطہ کیا ان کو بتایا کہ مَیں اس طرح آرہا ہوں اور ملنا بھی ہے تو انہوں نے بھی ملنے کا اظہار کیا اور Reception میں آئے اور بعد میں دونوں بیٹھے بھی رہے باتیں ہوتی رہیں دونوں کافی بڑی عمر کے ہیں۔ یعنی بڑی عمر سے مراد 55-60 سال کے۔ پوتے کو زیادہ علم نہیں تھا لیکن پوتی نے کہا کہ ڈاکٹر صاحب مسلمان ہو گئے تھے اور ہندوستان سے واپس آنے کے بعد پہلی بیوی نے علیحدگی لے لی تھی۔ انہوں نے دوسری شادی ہندوستان میں کی تھی اور بتایا کہ ہم اس دوسری بیوی کی نسل میں سے ہیں۔ مزید مَیں نے استفسار کیا کاغذات کے بارے میں کہ کس طرح مسلمان ہوئے، کب بیعت کی، کس طرح کیا۔ انہوں نے بتایا کہ ان کے بہت سارے کاغذات تھے لیکن آگ لگنے کی وجہ سے وہ سارا ریکارڈ

ضائع ہوگیا، کوئی خط وکتابت محفوظ نہیں ہے۔ لیکن بہرحال اس بات پر انہوں نے یقینی کہا کہ ان کی موت اسلام کی حالت میں ہوئی تھی اور وہ اپنے آپ کو مسلمان ہی کہتے رہے تھے۔ اور اس لحاظ سے قیاس کیا جا سکتا ہے کیونکہ حضرت مفتی محمد صادق صاحب کی وجہ سے اسلام میں داخل ہوئے تھے اس لئے احمدی ہوئے ہوں گے۔ بہرحال ان کی قبر بھی وہاں قریب ہی آکلینڈ میں ایک جگہ پر ہے۔ ان کے پوتے اور پوتی کو بھی لٹریچر دیا۔ نیوزی لینڈ کے پریذیڈنٹ صاحب کو بھی کہا کہ ان سے رابطہ رکھیں۔ اللہ کرے کہ ان لوگوں کے دل میں بھی حق کی پہچان کی طرف توجہ پیدا ہو جائے۔

پھر اس سفر کا آخری ملک جاپان تھا یہاں کا بھی دورہ تھا۔ یہاں بھی اللہ کے فضل سے جاپانی جو مقامی ہیں اس وقت 10-12 ہیں، جنہوں نے رابطہ کیا تھا یا رابطے میں کچھ نہ کچھ رہتے ہیں ان کے مسائل حل کرنے اور تربیتی امور پر توجہ دلانے اور اس طرح باقاعدہ باقی جماعت کو بھی تربیتی امور کی طرف توجہ دلانے کی توفیق ملی۔ جلسہ بھی ہوا۔ جاپانی احمدیوں میں ان دنوں میں جتنے دن میں وہاں رہا پہلے دن جو ان کا رویہ تھا وہ مَیں دیکھتا رہا ہوں ہر روز اس میں ایک تعلق اور وفا کی کیفیت بڑھتی رہی، تبدیلی محسوس ہوتی رہی۔

اللہ کرے کہ یہ لوگ بھی اپنی قوم میں اسلام کے حقیقی پیغام کو پہنچانے کا ذریعہ بن جائیں اور حضرت مسیح موعودؑ کی خواہش کو پورا کرنے والے ہوں جو آپؑ نے جاپان کے بارہ میں کہی تھی کہ ان لوگوں میں مذہب کی طرف رجحان ہے۔ یہاں جاپان میں بھی کئی منسٹرز اور ایم پی وغیرہ ملنے کے لئے آئے تھے، Reception میں بھی آئے تھے۔ اچھا اثر لے کر گئے ہیں۔ ایک ممبر پارلیمنٹ نے تو مجھے کہا کہ ہمیں اسلام کے بارے میں زیادہ پتہ نہیں ہے اس لئے ہم جلد ہی مغرب کے معترضین کے زیر اثر آ جاتے ہیں ہمیں اسلام کے بارے میں بتائیں۔ ان سے علیحدہ بھی کافی لمبی گفتگو ہوتی رہی۔ اللہ کرے کہ وہاں کی جماعت اپنی ذمہ داری کو سمجھے اور اسلام کا پیغام پہنچانے کا حق ادا کرنے والی بنے۔

سب دعا کریں کہ اس سفر کے بہترین نتائج نکلیں اور جلد سے جلد ہم اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کو ہر ملک میں لہراتا دیکھیں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ کے مطابق ہر روز خدا تعالیٰ کے نشانوں اور تازہ بتازہ تاثیرات سے نور اور یقین پانے والے ہوں۔ آمین

بقیہ: دورہ حضور انور از صفحہ نمبر 2

کنارے یہ سفر دل کو لبھانے والا ہے۔ راستہ میں شام چھ بجے سمندر کے کنارے Warwick نامی ہوٹل میں کچھ دیر کے لئے رکے۔ یہاں جماعت نے چائے وغیرہ کا انتظام کیا ہوا تھا۔ یہاں سے ساڑھے چھ بجے آگے روانگی ہوئی اور رات آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جماعت کے مرکزی ہیڈ کوارٹر مسجد فضل عمر صووا میں پہنچے۔ جہاں احباب جماعت نے حضور انور کا پُرجوش استقبال کیا۔ والہانہ انداز میں نعرے لگائے اور بچوں، بچیوں نے دعائیہ نظمیں پڑھیں۔ بچیاں نظمیں پڑھتے ہوئے اپنے ہاتھوں میں لوائے احمدیت اور قومی پرچم لئے ہوئے حضور انور کو خوش آمدید کہہ رہی تھیں۔ اھلاً وسھلاً و مرحبا کی آوازیں ہر طرف سے آ رہی تھیں۔

مسجد فضل عمر، مشن ہاؤس اور پورے کمپلیکس کو خوبصورت جھنڈیوں اور رنگا رنگ کی روشنیوں سے سجایا گیا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سب احباب کو بلند آواز سے السلام علیکم کہا اور مسجد سے ملحقہ اپنی رہائش گاہ میں تشریف لے گئے۔

ساڑھے آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد فضل عمر صووا فجی میں تشریف لا کر مغرب و عشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صووا میں احمدیت کا آغاز

صووا (Sova) جو ملک کا دارالحکومت ہے اس میں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کا قیام 1961ء میں مبلغ سلسلہ مکرم شیخ عبدالواحد صاحب کے ذریعہ ہوا۔ صووا فجی کا سب سے بڑا شہر ہے اور اس کی آبادی دو لاکھ سے زائد ہے۔ یہاں جماعت کی سب سے بڑی مسجد فضل عمر، مشن ہاؤس، لائبریری، گیسٹ ہاؤس اور دفاتر وغیرہ ہیں۔

مسجد فضل عمر ساؤتھ پیسفک ممالک میں جماعت کی سب سے بڑی مسجد ہے۔ اس کا سنگ بنیاد مربی سلسلہ مکرم غلام احمد فرخ صاحب نے 1974ء میں رکھا۔ اس مسجد اور پورے کمپلیکس کی تعمیر کا کام آہستہ آہستہ جاری رہا۔ یہ سارا کمپلیکس آٹھ لاکھ فجین ڈالرز کے اخراجات سے مکمل ہوا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اپنے پہلے دورہ فجی کے دوران 18 ستمبر 1983ء کو اس کا افتتاح فرمایا۔

جماعت کا یہ مرکز صووا کے علاقہ Samabula میں ایک بڑی سڑک پر واقع ہے۔ تہہ خانہ کے علاوہ اس کی تین منازل ہیں۔ پہلی منزل میں دفاتر اور لائبریری ہیں، دوسری منزل میں ایک وسیع وعریض مسجد، مشن ہاؤس اور گیسٹ ہاؤس ہے جبکہ تیسری منزل پر لجنہ کا ہال ہے۔ اب جماعت کوشش کر رہی ہے کہ اس سنٹر کے سامنے والا قطعہ زمین بھی مل جائے اور اس سنٹر کو مزید وسعت دے دی جائے۔

ٹی وی کوریج

آج فجی کے نیشنل ٹی وی نے اپنی چھ بجے کی اور پھر رات کی خبروں میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی فجی کے انٹرنیشنل ایئرپورٹ نانڈی پر آمد اور استقبال کے مناظر دکھائے اور حضور انور کی آمد کے بارہ میں خبر نشر کی۔ حضور انور کی تصویر کئی بار دکھائی۔ ایئرپورٹ سے باہر بچوں کو استقبالیہ نظمیں پڑھتے ہوئے دکھایا گیا اور حضور انور کے انٹرویو کے بعض حصے نشر کئے۔

27/اپریل 2006ء بروز جمعرات:

صبح ساڑھے پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد فضل عمر صووا میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔ صبح حضور انور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی اور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

قائم مقام صدر سے ملاقات

صبح دس بجکر چالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فجی کے وائس پریذیڈنٹ Hon. Ratu Joni Madraiwiwi سے ملنے کے لئے پریذیڈنٹ ہاؤس تشریف لے گئے۔ ملک کے یہ وائس پریذیڈنٹ آجکل صدر مملکت کی بیماری کی وجہ سے Acting President کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ پریذیڈنٹ ہاؤس پہنچنے سے قبل راستہ میں Holiday Inn سے وزارت خارجہ کے پروٹوکول آفیسر نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کو خوش آمدید کہا اور یہاں سے حضور انور کو اپنے ساتھ پریذیڈنٹ ہاؤس میں لے گئے۔

قائم مقام صدر صاحب نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو خوش آمدید کہا اور فجی آنے پر نیک خواہشات کا اظہار کیا۔ حضور انور نے دوران گفتگو فرمایا کہ آج کل آپ کا ملک الیکشن کے پراسس سے گزر رہا ہے۔ چند دنوں میں الیکشن ہونے والے ہیں۔ صدر مملکت نے ملک کے سیاسی حالات کا ذکر کیا اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مختلف امور پر نائب صدر مملکت سے گفتگو فرمائی۔ حضور انور نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے آپ کو خوبصورت ملک دیا ہے۔ بہت سرسبز ہے۔

دوران گفتگو نائب امیر صاحب فجی نے اس تقریب عشائیہ کا ذکر کیا جو آج شام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اعزاز میں Hilton Hotel میں منعقد ہو رہی تھی۔ اس پر نائب صدر مملکت نے کہا کہ میری نظر سے آپ کا دعوت نامہ گزرا تھا لیکن مجھے آفس والوں نے صحیح طرح بتایا نہیں۔ مجھے علم نہیں تھا کہ ہمارے ملک میں اتنی بڑی شخصیت تشریف لا رہی ہے اور اب جبکہ میں حضور سے مل چکا ہوں تو میرے لئے مشکل ہے کہ میں آپ کی Reception چھوڑ کر کسی اور تقریب میں شامل ہوں۔

پروگرام کے مطابق آج شام ساؤتھ پیسفک یونیورسٹی کی گریجوایشن کی تقریب تھی اور نائب صدر مملکت اس تقریب کے چیف گیسٹ تھے۔ لیکن وہ اس تقریب کو چھوڑ کر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استقبالیہ میں تشریف لائے۔ نائب صدر مملکت اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی یہ ملاقات بیس منٹ تک جاری رہی۔ جس میں بہت ہی خوشگوار ماحول میں باہمی دلچسپی کے امور پر گفتگو ہوتی رہی۔ ملاقات کے آخر پر نائب صدر مملکت نے حضور انور کی خدمت میں تحفہ پیش کیا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نائب صدر مملکت کو شیلڈ عطا فرمائی۔ اس ملاقات کے بعد گیارہ بجکر چالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز واپس مسجد فضل عمر صووا تشریف لے آئے۔

بعد ازاں حضور انور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی اور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

ڈیڑھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد فضل عمر میں تشریف لا کر ظہر و عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

جلسہ سالانہ کے انتظامات کا معائنہ

بعد سہ پہر حضور انور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی اور دفتری امور سرانجام دیئے۔ ساڑھے پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جلسہ سالانہ کے انتظامات کے معائنہ کے لئے جلسہ گاہ تشریف لے گئے۔ جماعت فجی نے اپنے جلسہ سالانہ کے انعقاد کے لئے ایک سپورٹس ہال (FMF Dome) حاصل کیا تھا۔ یہ سپورٹس ہال مسجد فضل عمر سے پانچ کلومیٹر کے فاصلہ پر واقع ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پانچ بجکر چالیس منٹ پر جلسہ گاہ پہنچے اور جلسہ کے انتظامات کا جائزہ لیا۔ حضور انور نے ناظمین اور مختلف شعبہ جات کے منتظمین کو شرف مصافحہ بخشا۔

معائنہ کے دوران حضور انور نے ناظم تربیت کو مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ ناظمین اور کارکنان سب باقاعدہ نمازیں پڑھیں۔ ناظم ضیافت سے کھانے کے انتظامات کے بارہ میں حضور انور نے دریافت فرمایا۔

حضور انور لجنہ جلسہ گاہ میں بھی تشریف لے گئے اور لجنہ کی کارکنات سے ان کے انتظامات کے بارہ میں جائزہ لیا اور مختلف امور دریافت فرمائے۔

جلسہ سالانہ کے کارکنان سے خطاب کرتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد و تعوذ کے بعد فرمایا۔ جلسہ سالانہ کی ڈیوٹیوں کا یہ جو معائنہ ہے۔ یہ ہماری اب ایک روایت بن چکی ہے کہ ایک دن پہلے جلسے کا جائزہ لیا جائے کہ کس حد تک آپ لوگ ڈیوٹیاں دینے کے لئے تیار ہیں اور کیا انتظامات ہیں۔ حضور انور نے فرمایا آپ کا جلسہ چھوٹا سا جلسہ ہے۔ چند سو آدمی آئیں گے لیکن ان سب کو سنبھالنے کے لئے آپ کو پوری طرح تیار ہونا چاہئے کیونکہ یہ مہمان جو جلسہ پر آتے ہیں وہ اپنے جذبات کے لئے بڑے حساس ہوتے ہیں۔ اس لئے رہائش، کھانے کا انتظام اور دوسرے باقی سب انتظام بھی صحیح ہونے چاہئیں۔

حضور انور نے فرمایا اس دفعہ شاید فجی سے باہر سے بھی لوگ آپ کے پاس آئیں گے ان کے انتظام صحیح کریں۔ سب اپنی ڈیوٹی اچھی طرح ادا کریں۔ حضرت مسیح موعودؑ کے مہمانوں کی خدمت آپ کر رہے ہیں۔

شعبہ تربیت کو ہدایت دیتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ شعبہ تربیت کوشش کرے کہ جلسہ پر آنے والے احباب اندر بیٹھ کر جلسہ سنیں اور نمازوں کے وقت سب نمازیں ادا کریں اور سب ناظمین اور تمام کارکنان بھی نمازوں کی پابندی کریں۔ نماز کے وقت جن کارکنان کی ڈیوٹی ہو وہ بعد میں مل کر نماز ادا کریں۔ نماز ادا کرنا ضروری ہے۔ اس میں کوتاہی نہیں ہونی چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا: اپنے کام کو دعا سے شروع کریں اور اس سارے عرصہ میں خدا تعالیٰ سے دعا مانگتے رہیں کہ خیریت سے یہ جلسہ اپنے اختتام کو پہنچے اور سب کام صحیح رنگ میں شروع ہو جائیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان ہدایات کو انگریزی زبان میں بھی دہرایا۔ آخر پر حضور انور نے دعا کروائی۔

ڈیوٹیوں کی اس افتتاحی تقریب کے بعد ناظمین اور منتظمین کے لئے چائے اور ریفریشمنٹ کا پروگرام تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس میں شرکت فرمائی۔ اس دوران حضور انور نے انتظامیہ کو انگریزی زبان جاننے والوں کے لئے انگریزی زبان میں ترجمہ سنانے کا انتظام کرنے کی ہدایت فرمائی۔

ماسٹر محمد حسین صاحب

حضور انور نے Kiribati کے مخلص احمدی دوست ڈاکٹر ایم علی بربیو صاحب سے گفتگو فرمائی۔ ڈاکٹر بربیو

صاحب ایک لمبے عرصہ سے فجی میں مقیم ہیں۔حضور انور نے ڈاکٹر صاحب سے ماسٹر محمد حسین صاحب کی صحت اور ان کے آپریشن کے بارہ میں دریافت فرمایا۔مکرم ماسٹر محمد حسین صاحب جماعت کے ابتدائی مخلص اور فدائی احمدیوں میں سے ہیں۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی فجی آمد سے ایک روز قبل انہیں اچانک تکلیف ہوئی اور ہسپتال میں داخل ہوئے۔آپ نے 1961ء میں احمدیت قبول کی۔آپ احمدیہ پرائمری سکول Lautoca کے پہلے ہیڈ ماسٹر تھے۔آپ کو ایک لمبا عرصہ لوکل مربی کے طور پر بھی خدمت دین کی توفیق ملی۔فجین زبان میں ترجمہ کی خدمت کی توفیق بھی پارہے ہیں۔قرآن کریم کا فجیئن زبان میں ترجمہ کرنے کی سعادت بھی انہوں نے پائی ہے۔ملک کی نیشنل مجلس عاملہ میں سیکرٹری وصایا بھی ہیں۔اللہ تعالیٰ ان کو کامل شفا عطا فرمائے۔آمین

یہاں سے فارغ ہوکر چھ بجکر پچیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز واپس مشن ہاؤس مسجد فضل عمر صووا تشریف لے آئے۔

چھ بجکر پینتیس منٹ پر حضور انور نے مسجد فضل عمر صووا میں تشریف لا کر مغرب و عشاء کی نمازیں جمع کرکے پڑھائیں۔نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور کچھ دیر کے لئے اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

تقریب عشائیہ

آج تمام جماعت نے Holiday Inn صووا میں ایک استقبالیہ تقریب عشائیہ (Reception) کا اہتمام کیا تھا۔سات بجکر پانچ منٹ پر ہلٹن ہوٹل کے لئے روانگی ہوئی۔سوا سات بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہلٹن ہوٹل پہنچے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آمد سے قبل اس تقریب میں شامل ہونے والے معزز مہمان ہوٹل پہنچ چکے تھے۔ان مہمانوں میں جمہوریہ فجی (Fiji) کے وائس اور Acting صدر مملکت Hon. Ratu Joni Madraiwiwi بھی شامل تھے۔ان کے علاوہ درج ذیل سرکاری حکام اور مہمان اس تقریب میں شامل ہوگئے۔

1۔ Australian High Commissioner
2۔British High Commissioner
3۔Deputy Chief of Mission USA
4۔Mr. & Mrs. Ajay Singh, Indian High Commissioner
5۔Commissioner of Police
6۔Arch Bishop Petro Macaca
7۔ڈائریکٹر کرسچین انسٹیٹیوٹ
8۔ڈائریکٹر آف انٹرنیشنل لیبر آرگنائزیشن
9۔پنڈت بھوان ڈٹ، آریہ کمیونٹی
10۔پریذیڈنٹ آریہ کمیونٹی کملیش آریہ
11۔ڈاکٹر نریندرہ Reddy پروفیسر یونیورسٹی ساؤتھ پیسفک
12۔پروٹوکول آفیسر Atama Nawaciono
13۔چیف پروٹوکول آفیسر Akuila Warandi
14۔ Director General Traf
15۔نمائندہ بہائی مذہب
16۔ Mr. & Mrs. Are Wakowako, Multi Ethnic Affairs Ministery

ان مہمانوں کے علاوہ بزنس مین، بینک کے افسران اور زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے مہمان بھی اس تقریب میں شامل ہوئے۔

تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو ڈاکٹر ایم علی Biribo صاحب نے کی اور اس کا انگریزی زبان میں ترجمہ پیش کیا۔فجین زبان میں ترجمہ معلم محمد تقی صاحب نے پیش کیا۔

اس کے بعد نائب امیر جماعت احمدیہ فجی مکرم طاہر حسین منشی صاحب نے استقبالیہ ایڈریس پیش کیا اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، نائب صدر مملکت اور آنے والے مہمانوں کو خوش آمدید کہا اور بتایا کہ اس تقریب میں صدر مملکت اپنا ایک دوسرا پروگرام کینسل کرکے آئے ہیں۔نائب امیر صاحب نے حضور انور کے دورہ کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ حضور انور آسٹریلیا سے 25/اپریل کو نانڈی (Nandi) پہنچے۔وہاں سے لٹوکا (Lautoka) گئے اور اب صووا (Suva) آئے ہیں۔کل حضور انور کا خطبہ جمعہ یہاں فجی سے Live ٹیلی کاسٹ ہوگا اور MTA انٹرنیشنل کے ذریعہ ساری دنیا میں نشر ہوگا۔اسی طرح Fiji کا نیشنل TV بھی حضور انور کا خطبہ جمعہ Live نشر کرے گا۔

نائب امیر صاحب فجی نے اپنے ایڈریس میں مہمانوں کے لئے حضور انور کا تعارف بھی پیش کیا۔

اس کے بعد آرچ بشپ کیتھولک چرچ Petro Macaca نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو خوش آمدید کہا اور اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا کہ آج ہم بہت خوش ہیں کہ حضور ہم میں موجود ہیں۔آپ نے دنیا میں بہت سے ممالک کا وزٹ کیا ہے لیکن اب آپ نے Best of The World کا وزٹ کیا ہے۔فجی بہت خوبصورت اور سرسبز وشاداب ملک ہے۔Lautoka جہاں آپ وزٹ کرکے آئے ہیں فجی کا مغربی حصہ ہے اور بہت خوبصورت ہے۔آرچ بشپ نے حضور انور کے لئے بہت سی نیک تمناؤں اور خواہشات کا اظہار کیا اور آخر پر کہا خدا آپ کے پروگراموں میں برکت دے اور کامیاب کرے۔

حضور انور کا خطاب

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطاب فرمایا۔حضور انور نے وائس صدر مملکت اور تمام معزز مہمانوں کو مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ مَیں آج اس شام کو آپ کا کچھ وقت لوں گا اور ان چند منٹ میں اسلام کی پُرامن تعلیم کے بارہ میں روشنی ڈالوں گا۔

حضور انور نے فرمایا قرآن کریم جو اللہ تعالیٰ کے احکام اور تعلیمات پر مشتمل کتاب ہے وہ اپنے ماننے والوں کو حکم دیتی ہے اور بتاتی ہے کہ وہ کس طرح سوسائٹی میں امن قائم کرسکتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: یہ قرآن کریم آنحضرت ﷺ پر نازل ہوا۔میں آپ کو آنحضرت ﷺ کی مثالیں بتاؤں گا جو آپ نے ہمارے لئے قائم کیں اور اپنے نمونہ سے بتایا کہ کس طرح معاشرہ اور سوسائٹی میں امن قائم ہوسکتا ہے۔حضور انور نے فرمایا جیسا کہ ہم سب جانتے ہیں کہ امن اس وقت قائم ہوسکتا ہے جب معاشرہ میں رواداری ہو، بھائی چارہ ہو اس کے بغیر امن قائم نہیں ہوسکتا۔حضور انور نے فرمایا یہ رواداری کس طرح ہوسکتی ہے؟ مذہبی رواداری کے بارہ میں قرآن کریم نے بہت خوبصورت تعلیم دی ہے۔اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ یہ تعلیم جو تمہارے ربّ کی طرف سے حق ہے اور سچی ہے۔پس جو چاہے ایمان لے آئے اور جو چاہے انکار کردے۔

حضور انور نے فرمایا: اسلام اپنی خوبصورت تعلیم پھیلانے کے لئے کسی طاقت کے استعمال کی اجازت نہیں دیتا۔اگر کسی کو پیغام دیا جاتا ہے اور وہ اس کو رد کرتا ہے تو یہ اس کا حق ہے۔آپ کا فرض صرف پیغام پہنچا دینا ہے۔باقی خدا تعالیٰ کا کام ہے کہ وہ اس سے اس دنیا میں یا دوسری دنیا میں کیا سلوک فرماتا ہے۔رسول کا کام صرف پیغام پہنچا دینا ہے۔

حضور انور نے آنحضرت ﷺ کی مثال اور آپ کے نمونہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ مکہ سے مدینہ ہجرت کے بعد آپ پر مدینہ کے لوگ ایمان لائے اور مدینہ میں مسلمانوں کی تعداد بڑھ گئی۔مدینہ میں یہودی بھی تھے۔پہلے ان کے پاس پاور (Power) تھی۔اب وہ کم ہوگئے۔آنحضرت ﷺ نے وہاں باقاعدہ ایک نظام سیٹ کیا۔آپ نے ہر ایک کو مذہبی آزادی دی اور فرمایا مذہب میں کوئی جبر نہیں اور ہرگز کسی پر کوئی جبر نہیں کیا جائے گا۔یہودیوں کے خلاف طاقت استعمال نہیں ہوگی۔مسلمان اور یہودی آپس میں امن، رواداری اور بھائی چارہ کے ساتھ اکٹھے رہیں گے اور ایک دوسرے کے ساتھ زیادتی نہیں کریں گے۔دونوں اپنے اپنے مذہب کے مطابق عمل کرنے میں آزاد ہوں گے اور جانوں کی حفاظت کی ذمہ داری دی جاتی ہے۔تمام جھگڑے آنحضرت ﷺ کی طرف آئیں گے۔انفرادی طور پر معاملات میں فیصلہ ہر شخص کے مذہب کے مطابق ہوگا۔آنحضرت ﷺ نے یہ نہیں کہا کہ آپ اقلیت میں ہیں اور ہم اکثریت میں ہیں اس لئے ہم جو چاہیں کریں۔آپ نے کامل انصاف اور عدل قائم کیا اور کہا کہ آپ کے اپنے مذہب اور عقائد کے مطابق آپ کے معاملات ہوں گے۔

حضور انور نے نجران کے عیسائیوں سے بھی معاہدہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ان سے آنحضرت ﷺ نے معاہدہ کیا تھا کہ ان کے چرچز اور معابد کی حفاظت کی جائے گی اور ان لوگوں کی بھی حفاظت کی جائے گی، ان کے چرچز کبھی مساجد میں تبدیل نہیں ہوں گے۔ان کو مسلمانوں سے شادیوں پر مجبور نہیں کیا جائے گا۔اگر مسلمان کی بیوی عیسائی ہے تو اس کو اسلام قبول کرنے پر مجبور نہیں کیا جائے گا۔

حضور انور نے فرمایا اہل مکہ نے مسلمانوں پر ظلم کئے تھے۔لیکن جب مکہ فتح ہوا تو آنحضرت ﷺ نے ان ظالموں سے کوئی انتقام نہیں لیا بلکہ سب کو معاف کردیا اور یہ تعلیم دی کہ جس طرح تم لوگوں پر ظلم ہوئے ہیں تم نے اس طرح ان پر ظلم نہیں کرنا۔

حضور انور نے فرمایا کہ اسلام تو یہ تعلیم دیتا ہے کہ مخالف کو اگر معاف کردو تو بہتر ہے اور اگر بدلہ لینا ہے تو صرف اتنا ہی لو جتنا تم پر ظلم ہوا ہے۔

حضور انور نے فرمایا آنحضرت ﷺ نے فتح مکہ کے موقع پر تمام مخالفوں کو معاف کردیا۔تمام ظالموں کو معاف کردیا۔عکرمہ جو مسلمانوں کا دشمن تھا بھاگ گیا۔آنحضرت ﷺ نے اس کو بھی معاف کردیا۔معافی کے بعد جب عکرمہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے آیا تو اس نے آنحضرت ﷺ سے کہا کہ اگر آپؐ یہ سوچتے ہیں کہ معافی دینے کے بعد میں مسلمان ہوگیا ہوں تو میں مسلمان نہیں ہوں۔میں اپنے مذہب پر رہنا چاہتا ہوں۔تو اس پر آنحضرت ﷺ نے فرمایا جاؤ تم آزاد ہو اپنے مذہب پر رہو۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہزاروں کی تعداد میں مکہ کے ایسے باشندے تھے جنہوں نے اسلام قبول نہیں کیا۔آنحضرت ﷺ نے ان سب کو اجازت دی کہ بے شک اپنے مذہب پر رہیں۔آپ سب آزاد ہیں۔حضور انور نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ کا یہ عملی نمونہ، آپ کی یہ تعلیم سوسائٹی میں امن کے قیام کے لئے سب سے درست اور صحیح راستہ ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ مَیں معزز مہمانوں سے کہنا چاہتا ہوں کہ اگر آپ معاشرہ میں امن چاہتے ہیں تو ہم کو اپنا رواداری کا معیار بڑھانا ہوگا۔کسی کی حق تلفی کئے بغیر سب کے ساتھ عدل وانصاف کرنا ہوگا اور اپنے پیدا کرنے والے سے تعلق جوڑنا ہوگا۔دنیا میں انسان ہمیشہ نہیں ہے۔دوسرے جہان میں بھی جانا ہے۔پس ہمیں چاہئے کہ ہم ایک دوسرے سے تعاون کریں اور آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ بھائی چارہ، نرمی اور محبت سے پیش آئیں اور اپنے پیدا کرنے والے کی عبادت کریں اور اسی سے محبت کریں۔خدا تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب پونے آٹھ بجے تک جاری رہا جس کے بعد حضور انور نے دعا کروائی۔اس کے بعد کھانے کا پروگرام تھا۔وائس پریذیڈنٹ حضور انور کے ساتھ بیٹھے تھے۔حضور انور ان کے ساتھ اور دیگر مہمانوں کے ساتھ گفتگو فرماتے رہے۔

کھانے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہ شفقت فرداً فرداً تمام مہمانوں کے پاس تشریف لے گئے اور ان کا حال اور تعارف دریافت فرمایا اور انہیں شرف مصافحہ بخشا اور ان سے گفتگو فرمائی۔بعض مہمانوں نے حضور انور کے ساتھ تصاویر بنوانے کا شرف بھی حاصل کیا۔مہمانوں سے ملاقات کا یہ پروگرام ساڑھے نو بجے تک جاری رہا۔اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مشن ہاؤس فضل عمر تشریف لے آئے اور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

28/اپریل 2006ء بروز جمعۃ المبارک:

صبح ساڑھے پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد فضل عمر صووا میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔نماز فجر کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔صبح حضور انور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی اور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

آج جمعۃ المبارک کا دن تھا۔آج کا مبارک دن جماعت احمدیہ کی تاریخ میں ایک تاریخی دن اور سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے جس کا ذکر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خود اپنے خطبہ جمعہ میں فرمایا۔

دنیا کے کنارے سے Live خطبہ جمعہ

بارہ بجکر پچپن منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے اور جلسہ گاہ کے لئے روانہ ہوئے۔ایک بجکر پانچ منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ جلسہ گاہ پہنچے جہاں پرچم کشائی کی تقریب ہوئی۔حضور انور نے لوائے احمدیت لہرایا اور امیر صاحب فجی نے فجی کا قومی پرچم لہرایا۔اس کے بعد حضور انور نے دعا کروائی۔ایک بجکر دس منٹ پر حضور انور نے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔

خطبہ جمعہ

حضور انور نے تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔اللہ تعالیٰ کا یہ شکر اور احسان ہے کہ آج مجھے دنیا کے اس خطہ اور ملک سے بھی براہ راست خطبہ دینے کی توفیق عطا فرمارہا ہے جو دنیا کا آخری کنارہ کہلاتا ہے۔اس لحاظ سے خدا تعالیٰ ہمیں حضرت اقدس مسیح موعود سے کئے گئے وعدوں کا ایک اور طرح سے نظارہ کروا رہا ہے۔آپ کی دعوت اور آپ کا پیغام ہم دنیا کے کناروں تک MTA کے ذریعہ پہنچتے ہوئے دیکھ رہے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا جلسہ سالانہ قادیان 2005ء کے موقع پر قادیان سے عید کا خطبہ اور خطابات دنیا کے کناروں تک پہنچے اور آج ملک فجی سے، دنیا کے آخری کنارے سے حضرت مسیح موعود کا پیغام دنیا کے باقی حصوں میں پہنچانے کا خدا تعالیٰ سامان کر رہا ہے۔خدا کرے کہ یہ کوشش جو ہم براہ راست نشر کرنے کی کر رہے ہیں کامیاب ہو۔اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ ہم حضرت اقدس مسیح موعود کی پیشگوئی کو اس طرح پورا ہوتے دیکھ رہے ہیں کہ پہلے

قادیان سے پیغام دنیا کے کناروں تک پہنچا اور اب دنیا کے کنارہ سے پیغام ساری دنیا تک پہنچا ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق اس زمانہ کے مسیح ومہدی ہیں جو سب جانتے ہیں۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے مسیح ومہدی بنا کر مبعوث فرمایا۔ حضور انور نے فرمایا: آج دنیا اس بات کو تسلیم کرے یا نہ کرے کہ آپ مسیح ومہدی ہیں یا نہیں۔ لیکن آج زبان حال سے ہر کوئی پکار رہا ہے اور کہہ رہا ہے کہ اس زمانہ میں کوئی مصلح کوئی مہدی کوئی مسیح ہونا چاہئے جو دنیا کو صحیح راستے پر چلا سکے۔ آج دنیا اللہ تعالیٰ کی عبادت کے حقیقی رنگ کو بھول چکی ہے۔ اپنے نفس میں بہت سے خدا دلوں میں بٹھائے ہوئے ہیں جن کی ہر شخص پوجا کر رہا ہے۔ اپنے پیدا کرنے والے کے حق کو بھلایا جا چکا ہے۔ اور نفسانفسی کا عالم ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ آج سینکڑوں لکھنے والے اخباروں میں لکھتے ہیں خود دوسرے مسلمان لکھتے ہیں کہ اسلام کا صرف نام باقی رہ گیا ہے، عمل نہیں ہے۔ حضور انور نے فرمایا: یہی زمانہ تھا جس کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی فرمائی تھی کہ اس زمانے میں میرا مسیح ومہدی ظاہر ہوگا۔ پس وہ آیا اور اللہ تعالیٰ نے ہمیں ان خوش قسمتوں میں شامل کیا جنہوں نے اسے قبول کیا۔

حضور انور نے فرمایا: آپؑ کے آنے کا ایک مقصد تھا کہ بندے کا تعلق اپنے پیدا کرنے والے خدا سے قائم کروانا ہے۔ اور خدا اور بندے کے حقوق کی ادائیگی قائم کروانا تھا۔ تاکہ ہم دنیا میں خدا کے فضلوں کو سمیٹنے والے بنیں اور آخرت میں اس کی رضا کی جنتوں میں داخل ہو سکیں۔ پس ہمیں اس مقصد کو حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے جو دراصل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی مقصد تھا۔

حضور انور نے فرمایا: حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد کا سب سے بڑا مقصد یہ تھا کہ خدا کی پہچان کروائیں اور جب بندے کو خدا کی پہچان ہو جائے تو وہ اللہ تعالیٰ کی طرف جھکتا ہے۔ پس آپ نے جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مان لیا آپ کی بیعت میں شامل ہو گئے تو ہر ایک کو اپنا جائزہ لینا چاہئے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے آنے کا جو مقصد بیان فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرنا اور بندوں کے حقوق ادا کرنا۔ اس مقصد کو ہمیشہ اپنے سامنے رکھنا چاہئے۔ اور جب ہم اس مقصد کو سامنے رکھیں گے تو ہمیں خدا تعالیٰ کے آگے جھکنے اور عبادت کی طرف توجہ پیدا ہوگی۔

حضور انور نے فرمایا: اگر ہمیں اللہ کے حضور جھکنے اور اس کو پہچاننے کی طرف توجہ پیدا نہیں ہوتی تو ہمارا یہ صرف نام کی بیعت کر لینا بے فائدہ ہے۔

حضور انور نے فرمایا: شرائط بیعت کو پڑھیں تو پتہ لگتا ہے کہ آپؑ یعنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہمیں کیا بنانا چاہتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی نبوت ایسی نبوت ہے جو حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی پیشگوئیوں کے مطابق آپؑ آئے ہیں۔ ہم احمدی خوش قسمت ہیں کہ ہمیں اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام پیشگوئیوں کو پورا ہوتا دیکھنے کی توفیق عطا فرمائی۔ اور آپؐ کے غلام صادق کو ماننے کی توفیق عطا فرمائی۔

حضور انور نے فرمایا: پس ہم جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ماننے کا دعویٰ کرتے ہیں، ہم تبھی حقیقی احمدی کہلا سکتے ہیں جب ہم بھی اپنے پیدا کرنے والے خدا اور اس کے آخری شرعی نبی سے عشق کرنے والے بنیں۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق کی ہماری یہ کوششیں اسی وقت قبول ہوں گی جب ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام احکامات پر عمل کرنے والے ہوں گے اور آپؐ کے اسوہ پر چلیں گے۔ اور حضرت مسیح موعودؑ نے جو تعلیمات ہمیں دی ہیں ان پر عمل کرنے والے ہوں گے۔

حضور انور نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک اقتباس پیش کرتے ہوئے فرمایا: جیسا کہ حضرت اقدس مسیح موعودؑ نے توجہ دلائی ہے کہ دو حقوق ادا کرو۔ ایک اللہ کا حق جو بندے پر ہے اور دوسرا بندے کا حق جو دوسرے بندے پر ہے۔

حضور انور نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کے حقوق میں سب سے بڑا حق یہی ہے کہ اُس کی عبادت کی جاوے اور یہ عبادت کسی غرض ذاتی پر مبنی نہ ہو''۔ یہ نہیں کہ مشکل میں پڑ گئے تو خدا کو یاد کر لیا اور جب آسائش کے دن آئے تو خدا کو بھول گئے۔ ایسا نہیں ہونا چاہئے بلکہ ہر لمحہ اس بات کے خیال میں گزرے کہ ہمارا ایک خدا ہے جو ہمیں نعمتوں سے نوازتا ہے۔ پس ہمیشہ خدا کو یاد رکھیں۔

حضور انور نے فرمایا: عبادت کا بہترین ذریعہ جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں بتایا ہے وہ پنجوقتہ نمازیں ہیں۔ حضور انور نے قرآن کریم کی آیت ﴿وَاَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکْرِیْ﴾ کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے واضح طور پر فرمایا کہ میری عبادت اور میرا ذکر نماز کو قائم کرنے سے ہی ہوگی۔

حضور انور نے فرمایا: یاد رکھیں نماز کی اہمیت اللہ تعالیٰ نے اس قدر فرمائی ہے کہ فرمایا کہ نماز چھوڑنے والوں پر اللہ کی لعنت ہوتی ہے۔ پس ہر احمدی کو اپنی نمازوں کی بہت زیادہ حفاظت کرنی چاہئے۔ اگر آپ نماز پڑھنے والے ہوں گے تو خدا تعالیٰ سے آپ کا براہ راست تعلق پیدا ہوگا۔ نماز کو ہی اپنا وظیفہ اور ورد بنالیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کفر اور ایمان کے درمیان فرق کرنے والی چیز ترک نماز ہے۔ پس اللہ کے حکم کے مطابق اپنی نمازوں کی بہت حفاظت کریں، یہ آپ پر فرض کی گئی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: پس یہ معیار ہیں جو ہمیں حاصل کرنے چاہئیں۔ آپ اپنا جائزہ لیں کیا حضرت مسیح موعودؑ کو ماننے کے بعد یہ چیزیں ہم میں پیدا ہوگئی ہیں جو حضرت مسیح موعودؑ پیدا کرنا چاہتے تھے۔ اور کیا یہ معیار ہم نے حاصل کر لیا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: پھر ایک بہت بڑا حق جو ایک احمدی مسلمان ہونے کی حیثیت سے اللہ تعالیٰ نے ہم پر فرض فرمایا ہے، وہ نظام جماعت کی اطاعت ہے۔

حضور انور نے آیت استخلاف کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس میں اللہ تعالیٰ نے مومنوں سے خلافت کا وعدہ کیا ہے ان لوگوں سے خلافت کا وعدہ ہے جو عبادت کرنے والے ہوں گے اور نیک عمل کرنے والے ہوں گے۔ یہ نیک لوگ کون ہیں؟ وہ جو نمازیں پڑھنے والے ہیں۔ خدا کے رسول کی اطاعت کرنے والے ہیں۔ مالی قربانی کرنے والے ہیں۔ مالی قربانی بھی ایک عبادت ہے۔ خدا تعالیٰ نے نماز کے ساتھ ساتھ مالی قربانی کی طرف توجہ دلائی ہے۔ آج جماعت احمدیہ ہی ہے جس میں مالی قربانی کی روح ہے۔

حضور انور نے فرمایا: پس اس نظام سے آپ اس وقت فائدہ اٹھا سکتے ہیں جب آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرتے رہیں گے اور اس زمانے میں آپؐ کے عاشق صادق حضرت مسیح موعودؑ کی تعلیم پر عمل کرنے والے ہوں گے۔

حضور انور نے فرمایا: آپ نے بیعت کرکے آنحضرت ﷺ کی بات مان لی اور اس حکم پر عمل کیا کہ اگر برف کی سلوں پر چل کر جانا پڑے تو جاؤ اور امام مہدی کی بیعت کرو اور اسے میرا اسلام پہنچاؤ۔ حضور انور نے فرمایا: اتنا کافی نہیں کہ ہم نے مان لیا اور سلام پہنچا دیا بلکہ اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنی ہیں اور خدا اور اس کے بندوں کے حقوق ادا کرنے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: پس جماعت کے ہر احمدی کو چاہئے کہ اس طرح اپنے اندر ایک دوسرے کی تکلیف کا احساس پیدا کریں کہ جب ایک کو تکلیف ہو تو آپ سب کو بھی تکلیف محسوس ہو۔ پس جب ایک دوسرے کی تکلیف کا احساس پیدا کریں گے تو یہ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ دوسرے کو حقیر سمجھیں اور آپس میں شکوے اور رنجشیں پیدا ہوں۔ پس ہمیشہ خدا کے آگے جھکتے رہیں اور اس سے ہی دعا مانگیں اور آپ کے دل میں یہ احساس ہر وقت ہو کہ ایک خدا ہے اس کے آگے ہم نے پیش ہونا ہے اور ہمارا حساب کتاب ہونا ہے۔ اگر یہ احساس قائم رہے اور جس دل میں قائم رہے تو وہ خدا اور اس کے بندوں کے حقوق ادا کرنے والا ہوگا۔ اور ایک احمدی کے دل میں یہ احساس ہمیشہ قائم رہنا چاہئے ورنہ حضرت مسیح موعودؑ کی بیعت کا کوئی فائدہ نہیں۔ ایک احمدی میں خدا اور اس کے بندوں کے حقوق ادا کرنے میں دوسروں سے واضح فرق ہونا چاہئے اور نظر آنا چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا: پس ہر احمدی کو اس طرف توجہ کرنی چاہئے کہ ہم نے حقیقی معنوں میں خدا کے عبادت گزار بندے بننا ہے اور مخلوق کے حقوق بھی ادا کرنے ہیں۔ جب آپ میں سے ہر ایک یہ حقوق ادا کرنے والا بن جائے گا تو آپ دیکھیں گے کہ جماعت کی ترقی آپ کو اس چھوٹے سے جزیرے میں نظر آئے گی۔

حضور انور نے فرمایا: اپنے اس جلسہ سے فائدہ اٹھائیں۔ اپنے دو دن دعاؤں میں لگائیں اور ان کو ہمیشہ اپنی زندگیوں کا حصہ بنالیں اور ایسا نہ ہو کہ واپس جائیں اور بھول جائیں کہ نمازیں بھی ادا کرنی ہیں۔ جلسے کے ماحول میں ایک دوسرے کو برداشت کریں۔ برداشت کریں گے تو حقوق بھی ادا ہوں گے۔ خدا تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطبہ جمعہ دو بجے تک جاری رہا۔ اس کے بعد حضور انور نے نماز جمعہ ونماز عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے آئے۔

تاریخی یادگار دن

آج کا یہ مبارک دن کئی لحاظ سے بہت غیر معمولی برکتوں والا اور تاریخ ساز دن ہے جو جماعت احمدیہ کی تاریخ میں ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔

1۔ دنیا کے اس کنارہ سے پہلی مرتبہ خلیفۃ المسیح کا خطبہ جمعہ ٹیلی ویژن کے ذریعہ ساری دنیا میں Live نشر ہوا۔ اور فجی سے دنیا بھر کے ممالک تک Live نشریات کے لئے کل گیارہ سیٹیلائٹ استعمال ہوئے۔

2۔ یہ پہلا موقع ہے کہ ملک فجی (Fiji) کے نیشنل T.V نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا مکمل خطبہ جمعہ Live نشر کیا اور اس طرح سارے ملک فجی میں حضور انور کا خطبہ جمعہ سنا اور دیکھا گیا اور گھر گھر پیغام پہنچا۔ اس لحاظ سے یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ حضور انور کی آواز جہاں دنیا کے اس کنارہ سے ساری دنیا میں پہنچی وہاں اس کنارہ پر آباد قوم کے ہر گھر میں بھی پہنچی۔

3۔ یہ خلیفۃ المسیح کا ایسا واحد خطبہ جمعہ تھا جو ساری دنیا میں وقت کے لحاظ سے سب سے پہلے ہوا اور دنیا بھر کے سارے ممالک اور ساری جماعتوں کے اپنے اپنے ہاں خطبات جمعہ وقت کے لحاظ سے اس کے بعد ہوئے اور وقت کے لحاظ سے اس کی اتباع میں ہوئے۔ حضور انور نے فجی میں دن کے ایک بجے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اس وقت لندن میں جو کہ فجی سے گیارہ گھنٹے پیچھے ہے رات کے دو بجے تھے، پاکستان میں صبح کے چھ اور ہندوستان میں صبح کے ساڑھے چھ اور بنگلہ دیش میں صبح کے سات بجے تھے۔ سنگاپور، انڈونیشیا اور ملائشیا وغیرہ میں دن کے نو بجے تھے جب کہ آسٹریلیا میں دن کے گیارہ بجے تھے اور جاپان میں دن کے دس بجے تھے۔ یورپین ممالک میں رات کے تین بجے تھے۔ مغربی افریقہ کے ممالک میں رات کے دو اور مشرقی افریقہ کے ممالک میں رات کے چار بجے تھے ماریشس میں بھی رات کے چار بجے تھے، امریکہ، کینیڈا، برازیل، گیانا، سرینام اور ٹرینیڈاڈ میں ایک دن پہلے یعنی جمعرات کی شام کے نو بجے تھے۔

اس لحاظ سے ایک نیا پہلو یہ بھی ہے کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ پہلا ایسا خطبہ جمعہ ہے جو براعظم امریکہ میں جمعرات کے دن سنا اور دیکھا گیا۔

انفرادی واجتماعی ملاقاتیں

ساڑھے پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جلسہ گاہ تشریف لائے جہاں فیملیز وانفرادی ملاقاتوں کا پروگرام تھا۔ آج فجی کے مختلف جزائر اور علاقوں Labasa، Maro، Seaqaqa، Voloca، Nasarawaqa، Taveuni، اور Rabi سے آنے والی فیملیز نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ اور مجموعی طور پر 65 فیملیز کے 271 افراد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی سعادت حاصل کی اور حضور کے ساتھ تصاویر بھی بنوائیں۔ بعض فیملیز بڑے لمبے سفر طے کرکے پہنچی تھیں خصوصاً جزیرہ Taveuni اور جزیرہ Rabi سے آنے والی فیملیز بذریعہ سڑک اور بذریعہ بحری جہاز ایک ایک دن کا لمبا سفر طے کرکے اپنے پیارے آقا کے دیدار کے لئے پہنچی تھیں۔

جزیرہ Labasa سے آنے والی فیملیز بھی 16 گھنٹے کے بعد پہنچی تھیں۔ یہ سبھی لوگ اپنے پیارے آقا سے ملاقات کرکے بے حد خوش تھے۔ بڑی عمر کے بچے اور بچیاں اپنی انگلیوں میں پہنی ہوئی وہ انگوٹھیاں چومتے تھے جو حضور انور نے ازراہ شفقت دوران ملاقات ان کو عطا فرمائی تھیں۔ بعض بچے اور بچیاں خوشی سے اپنے قلم ایک دوسرے کو دکھاتے تھے جو وہ اپنے پیارے آقا سے لے کر آئے تھے بچیاں آپس میں باتیں کرتے ہوئے ایک دوسرے کو کہہ رہی تھیں کہ ہم چاکلیٹ کا یہ Cover سنبھال کر رکھیں گی جو حضور انور نے ہمیں عطا فرمائے ہیں۔ ہر ایک اپنے اپنے رنگ میں اپنے پیارے آقا سے اپنے پیار، محبت اور فدائیت کا اظہار کر رہا تھا۔ اللہ تعالیٰ یہ خوشیاں ان کے لئے دائمی بنا دے اور ملاقات کے یہ مبارک اور بابرکت لمحات

MOT
Cars: £38 Vans: £40
Servicing, Tyres & Exhausts.
Mechanical Repairs
All Makes & Models
Rutlish Auto Care Centre
Rutlish Road
Wimbledon - London
Tel: 020 8542 3269

ہمیشہ کے لئے ان کی زندگیوں کا حصہ بن جائیں۔ آمین

ملاقاتوں کا یہ پروگرام پونے آٹھ بجے تک جاری رہا۔ ملاقاتوں کے بعد آٹھ بجے مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لاکر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی سے قبل حضور انور نے افسر صاحب جلسہ گاہ کو ہدایت دی کہ آج خطبہ کے وقت لجنہ میں ساؤنڈ سسٹم ٹھیک نہیں تھا۔ صرف آغاز میں ایک بار چیک کرلینا کافی نہیں بلکہ پروگرام کے دوران آواز چیک ہوتی رہنی چاہئے۔

نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ مسجد فضل عمر صووا تشریف لے آئے۔

ٹی وی کوریج

فجی (Fiji) کے نیشنل T.V نے آج رات اپنی چھ بجے اور دس بجے کی نیشنل خبروں میں حضور انور کے خطبہ جمعہ اور دورہ کے بارہ میں خبر نشر کی۔ اور حضور انور کی تصویر اور جمعہ کا منظر دکھایا اور بتایا کہ احمدیہ جماعت کے روحانی سربراہ نے آج اپنے خطبہ جمعہ سے فجی کے 39 ویں جلسہ سالانہ کا افتتاح کیا۔ افتتاح سے پہلے جماعت کا جھنڈا اور فجی کا قومی جھنڈا لہرایا گیا۔ خطبہ جمعہ جو آج ''FMF Dome'' میں دیا گیا وہ مختلف سیٹیلائٹ کے ذریعہ پوری دنیا میں نشر کیا گیا اور اس سے پہلے کبھی ایسا واقعہ نہیں ہوا کہ فجی سے کسی قسم کی کوئی تقریب دنیا میں براہ راست دکھائی گئی ہو۔ نیشنل T.V پر یہ خبر قریباً دو منٹ تک جاری رہی۔

29/اپریل 2006ء بروز ہفتہ:

صبح ساڑھے پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد فضل عمر صووا میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

Narere روانگی

صبح حضور انور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی اور دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔ صبح دس بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے اور ''احمدیہ پرائمری سکول Narere'' کے وزٹ کے لئے روانگی ہوئی۔ Narere ٹاؤن کا مسجد فضل عمر صووا سے فاصلہ 13 کلومیٹر ہے۔ سوا دس بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سکول پہنچے جہاں سکول کی ہیڈ ٹیچر اور سٹاف کے بعض ممبران نے حضور انور کو خوش آمدید کہا۔ حضور انور کچھ دیر کے لئے ہیڈ ٹیچر کے دفتر میں بھی تشریف لے گئے۔

حضور انور نے سکول میں کلاس روم کی تعداد کے بارہ میں دریافت فرمایا اور تعلیم کے بارہ میں بھی دریافت فرمایا کہ کیا یہاں تعلیم Free ہے۔ حضور انور نے اردو اور ہندی زبان کے بارہ میں بھی دریافت فرمایا کہ یہ زبانیں طلباء کو پڑھائی جاتی ہیں۔ حضور انور کے دریافت فرمانے پر ہیڈ ٹیچر اور جماعت کے سیکرٹری جائیداد نے بتایا کہ اس سکول کے قطعہ زمین کا کل رقبہ 3.4 ایکڑ ہے۔ اور جو بڑا قطعہ زمین خالی ہے اس میں باغبانی وغیرہ کی جاتی ہے۔ ایک سوال کے جواب میں حضور انور کو بتایا گیا کہ گورنمنٹ سکول کو گرانٹ بھی مہیا کرتی ہے اور ٹیچرز بھی مہیا کرتی ہے۔ ''احمدیہ پرائمری سکول Narere'' کا سنگ بنیاد 1984ء میں رکھا گیا اور فروری 1985ء میں اس سکول میں باقاعدہ کلاسز کا آغاز ہوا۔ اور آغاز میں 120 طلباء داخل ہوئے۔ اور تین کلاس رومز سے اس کا آغاز ہوا۔ اور طلباء کے زیادہ تعداد میں داخلہ لینے پر ہیڈ ماسٹر کا آفس بھی کلاس روم میں تبدیل کر دیا گیا۔ اور اگلے سال مزید تین کلاس رومز تعمیر کئے گئے۔

اس سکول کے پہلے ہیڈ ماسٹر محمد صادق صاحب مقرر ہوئے۔ دوسرے سال ہی طلباء کی تعداد 230 ہوگئی۔ اللہ کے فضل سے یہ سکول مسلسل ترقی کرتا رہا۔ اب اس سکول میں 17 کلاس رومز ہیں، لائبریری ہے اور آفسز ہیں۔ اساتذہ کی تعداد 22 ہے جب کہ طلباء کی تعداد چھ سو کے قریب ہے۔

احمدیہ کالج کا وزٹ

''احمدیہ پرائمری سکول Narere'' کے وزٹ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ''احمدیہ کالج Narere'' کے وزٹ کے لئے تشریف لے گئے۔ دس بجکر پینتیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کالج پہنچے جہاں سکول کے پرنسپل راجیش Mishara نے اپنے سٹاف کے ساتھ حضور انور کو خوش آمدید کہا اور کالج کی عمارت کا معائنہ کروایا۔ کالج کی عمارت دو منزلہ ہے۔ اس احمدیہ کالج کا سنگ بنیاد 3 جولائی 1993ء کو رکھا گیا اور آغاز میں چار کلاس روم کے ذریعہ اس کالج کو شروع کیا گیا۔ اس کالج کا افتتاح 23 مارچ 1994ء کو برٹش ایمبیسیڈر Mr.Timothy David نے کیا۔ شروع میں یہ ہائی سکول تھا۔ جسے بعد میں کالج میں تبدیل کر دیا گیا۔ اس وقت کالج میں 400 کے قریب طلباء تعلیم حاصل کر رہے ہیں اور اساتذہ کی تعداد 24 ہے۔

حضور انور نے کالج کی عمارت کا تفصیلی جائزہ لیا اور بعض حصوں کی مرمت کی ہدایت فرمائی اور فرمایا فنشنگ اچھی ہونی چاہئے۔ حضور انور نے دریافت فرمایا کہ کالج میں کتنے سیکشن ہیں۔ کیا کالج سیلف سپورٹنگ ہے یا حکومت گرانٹ مہیا کرتی ہے۔ جو اساتذہ سائنسی مضامین پڑھاتے ہیں ان کی تعلیم کے بارہ میں حضور انور نے دریافت فرمایا۔

حضور انور نے کالج کی لیبارٹری کا تفصیلی معائنہ فرمایا اور لیبارٹری کے سامان کے بارہ میں مختلف امور دریافت فرمائے اور فرمایا یہاں سامان کم ہے حضور انور نے دریافت فرمایا ایک وقت میں کتنے طلباء ایک تجربہ کر لیتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا لیبارٹری میں پورا سامان مہیا ہونا چاہئے۔ فرمایا آپ سامان وغیرہ کی مکمل فہرست تیار کریں اور بتائیں۔ حضور انور نے ازراہ شفقت سامان کی خرید کے لئے رقم بھی مختص فرمائی۔

کالج کے ایک نئے تعمیر ہونے والے بلاک کی تعمیر میں نقص رہ گیا تھا اور تعمیر ناقص تھی۔ حضور انور نے جماعت کی انتظامیہ کو فرمایا کہ اس تعمیر کی صحیح طرح نگرانی کیوں نہیں کی گئی۔ ایسا ہرگز نہیں ہونا چاہئے تھا۔ اور یہ کوتاہی نہیں ہونی چاہئے تھی۔ اس بارہ میں حضور انور نے عمارت کا جائزہ لینے کے بعد ہدایات سے نوازا۔

کالج میں طالبات کو سلائی سکھانے کا پروگرام بھی ہے۔ کالج کے ایک کمرہ میں چھ سلائی مشینیوں کے ساتھ اس کا انتظام کیا گیا ہے۔ حضور انور نے مزید چار سلائی مشینیں ان کو مہیا کرنے کی ہدایت فرمائی۔ اور فرمایا ضرورت پڑنے پر زیادہ بھی کی جاسکتی ہیں۔

حضور انور نے کالج کی لائبریری کا بھی معائنہ فرمایا اور لائبریری میں موجود کمپیوٹرز کے بارہ میں دریافت فرمایا اور مزید پانچ کمپیوٹر ان کو مہیا کرنے کی منظوری عطا فرمائی اور فرمایا اب باقاعدہ IT کلاسز شروع کریں۔

حضور انور نے فرمایا جب IT کلاسز شروع ہو جائیں تو پھر مجھے بتائیں کہ کتنے طلباء آئے ہیں اور کیا چل رہا ہے تو رپورٹ آنے پر کمپیوٹر کی تعداد مزید بڑھائی جاسکتی ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ کالج کا بورڈ آف گورنرز جائزہ لے کہ کس جگہ یہ کمپیوٹر سنٹر شروع کرنا ہے۔ فرمایا جو عمارت ناقص بنی ہے اب اس کے اگلے بقیہ حصے کو مضبوط کرکے بنائیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ غانا میں سکول کی عمارات کی تعمیر کے لئے کنٹریکٹر، سپروائزر اور مینجمنٹ کے سب کام ہم خود کرتے تھے اور بڑی مضبوط اور معیاری عمارتیں تعمیر ہوتی تھیں۔ آپ کو بھی خود عمارت کی نگرانی کرنی چاہئے تھی اور جماعت کا پیسہ بہت احتیاط سے خرچ کرنا چاہئے۔

کالج کے رقبہ کے بارہ میں حضور انور کو بتایا گیا کہ 6,5 ایکڑ سے زائد ہے حضور انور نے کالج کے اساتذہ سے باری باری دریافت فرمایا کہ وہ کون سے مضامین پڑھاتے ہیں۔

حضور انور نے پرنسپل صاحب اور اساتذہ سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا جو یہاں کالج سے پڑھا ہوا ہو اور یونیورسٹی میں ٹاپ کرے تو اس کو باہر کے ملک میں مزید تعلیم کے حصول کے لئے سکالرشپ جماعت دے گی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جو طلباء اس کالج سے 75 فیصد نمبر حاصل کرتے ہیں تو ان کو یونیورسٹی میں مزید تعلیم کے لئے سکالرشپ دی جائے گی۔ سائنس سیکشن، آرٹس سیکشن اور IT میں 75 فیصد نمبر لینے والے جتنے بھی ہوئے سب کو سکالرشپ مل جائے گا۔

حضور انور نے کالج کے ایک استاد کو فرمایا کہ میں آپ کو ماسٹر کروا دیتا ہوں اس کے بعد آپ دس سال تک کالج میں پڑھائیں گے۔ حضور انور نے اساتذہ سے ان کو ملنے والی سہولیات کے بارہ میں بھی دریافت فرمایا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کالج کی وزیٹر بک پر تحریر فرمایا:۔

''ویک اینڈ (Weekend) کی رخصتوں کی وجہ سے کالج بند تھا۔ اس لئے طلباء سے ملاقات نہ ہوسکی۔ تاہم سکول کا معائنہ کیا اور ایک راؤنڈ لگایا۔ سکول کا انتظام بڑے اچھے طریق سے کیا گیا ہے۔ مگر سکول میں ورکشاپ بلاک کی تعمیر کے کام کی اچھی طرح نگرانی نہیں کی گئی۔ تعمیراتی کام انتہائی غیر معیاری ہے۔ نگران کمیٹی اس کی آئندہ نگرانی کرے۔ اللہ تعالیٰ نگران کمیٹی، ایڈمنسٹریشن اور سٹاف کو اپنی ذمہ داریاں احسن رنگ میں پوری کرنے کی توفیق عطا فرمائے تا کہ سکول کا شمار ملک کے بہترین سکولوں میں ہو۔

یہ بات ہمیشہ آپ کے ذہن میں رہے کہ مستقبل کے معماروں کی تربیت آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ اس لئے قوم کی امانت آپ کے پاس ہے۔ میں نے چار مزید سلائی مشینیں اور پانچ کمپیوٹرز برائے شعبہ ہوم اکنامکس اور کمپیوٹر لیب کے لئے دیئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی ہر طرح مدد فرمائے۔ آمین''

کالج کی انتظامیہ کی طرف سے چائے وغیرہ اور ریفریشمنٹ کا انتظام کیا گیا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کچھ دیر کے لئے کالج کے سٹاف اور انتظامیہ کے ساتھ تشریف فرما رہے۔ بعد ازاں گیارہ بجکر پچاس منٹ پر واپس مسجد فضل عمر صووا تشریف لے آئے۔

لنگر خانہ کا معائنہ

مسجد فضل عمر سے قریباً دو سو گز کے فاصلہ پر جماعت کی ایک پراپرٹی ہے جس میں چار فلیٹ بنے ہوئے ہیں اور کھلی جگہ بھی ہے۔ اس حصہ میں جماعت نے ایک عارضی شیڈ ڈال کر لنگر خانہ قائم کیا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس لنگر خانہ کے معائنہ کے لئے تشریف لے گئے۔ حضور انور نے کارکنان سے دریافت فرمایا کہ کیا پکا رہے ہیں اور آپ چاول کونسا استعمال کرتے ہیں جس پر کارکنان نے بتایا کہ آج چکن کا پلاؤ بنا رہے ہیں اور چاول آسٹریلیا سے آتا ہے جو قدرے موٹا ہوتا ہے۔ یہاں فجی میں چاول نہیں اگاتے۔ اس طرح پیاز بھی باہر سے آتا ہے۔ یہاں نہیں اگاتے اور گوشت بھی جو استعمال کر رہے ہیں وہ نیوزی لینڈ سے آیا ہوا ہے یہ ہمیں سستا پڑتا ہے۔ یہاں کا گوشت مہنگا ہے۔

لنگر خانہ کے معائنہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز واپس اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے آئے۔

جلسہ کا آخری دن

تین بجکر پچاس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جلسہ گاہ کے لئے روانہ ہوئے۔ آج جلسہ سالانہ جزائر فجی کا دوسرا اور آخری روز تھا۔ چار بجے حضور انور نے مردانہ جلسہ گاہ میں ظہر وعصر کی نمازیں جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد جلسہ سالانہ کے اختتامی اجلاس کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم محمد ابراہیم صاحب مبلغ جزائر Kiribati نے کی اور اس کا انگریزی ترجمہ پیش کیا۔

بعد ازاں مکرم ڈاکٹر الطاف Biribo صاحب نے حضرت اقدس مسیح موعود کا عربی قصیدہ ع

یا عین فیض اللہ و العرفان

کے منتخب اشعار خوش الحانی سے پڑھ کر سنائے۔

انڈین ہائی کمشنر کا ایڈریس

اس کے بعد انڈین ہائی کمشنر اجے سنگھ (جو جلسہ کی اختتامی تقریب میں شرکت کے لئے آئے تھے) نے اپنا ایڈریس پیش کیا۔ انہوں نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ یہ میرے لئے بہت بڑا اعزاز ہے کہ مجھے آج یہاں کچھ کہنے کا موقع مل رہا ہے۔ آج کا دن فجی کے لئے تاریخی دن ہے کہ ہم میں حضور موجود ہیں جن کا پیغام امن و محبت اور بھائی چارہ اور اخوت کا ہے جو اسلام کی بنیادی تعلیم ہے۔ اسلام کا معنی ہی امن وسلامتی ہے۔ موصوف نے کہا کہ دنیا میں چھ بڑے مذاہب ہیں۔ ہندو، سکھ ازم اور بدھ ازم یہ انڈیا میں ہوئے اور یہودیت، عیسائیت اور اسلام یہ مڈل ایسٹ اور دوسرے علاقوں میں ہوئے۔ لیکن اسلام کے پیغام میں اتنی طاقت تھی کہ وہ ان پر غالب آیا۔ جنگیں ہوئیں اور مسلمان فتح مند ہوئے اور اسلام کا پیغام پھیلا اور غلبہ عطا ہوا۔

موصوف نے اپنے ایڈریس میں حضرت اقدس مسیح موعود کی قادیان ہندوستان میں آمد کا ذکر کیا اور بتایا کہ آپ کی تعلیم امن ومحبت اور رواداری کی تعلیم تھی اور یہ تعلیم تھی کہ مذہب میں کوئی جبر نہیں۔ آج جماعت احمدیہ اس تعلیم کو اکناف عالم میں پھیلا رہی ہے۔

تقسیم انعامات

موصوف مہمان کے ایڈریس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت تعلیمی میدان میں نمایاں پوزیشن اور اعلیٰ کامیابی حاصل کرنے والے طلباء کو تعلیمی سرٹیفیکیٹ اور گولڈ میڈل عطا فرمائے۔

درج ذیل خوش نصیب طلباء نے حضور انور کے دست مبارک سے گولڈ میڈل اور تعلیمی سرٹیفیکیٹ حاصل کئے۔

1۔ شہید احمد شاہ۔ 2 سرفراز احمد رحیم۔ 3۔ انس بشیر احمد خاں۔ 4۔ محمد عرفان۔ 5۔ Riad محمد خاں۔ 6۔ Mosheen الٰہی خاں۔ 7۔ نوشاد علی یعقوب۔ 8۔ محمد یاسین مقبول۔ 9۔ بشارت حسین منشی۔ 10۔ Dr.Alan Dr.Kenton۔ 11۔ Almer Ishk Biribo۔ 12۔ Altaf Biribo۔ ڈاکٹر عرفان جبار خان۔ 13۔

محمد انور شاہ۔ 14۔ شیراز ہارون شاہ۔ 15۔ محمد شمشیر خان۔ 16۔ Mosheer الٰہی خان۔ 17۔ کرشن احمد محمود شاہ۔

اللہ تعالیٰ یہ اعزاز ان سب کے لئے مبارک کرے اور آئندہ عظیم الشان کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین

اختتامی خطاب

اس کے بعد ساڑھے پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جزائر فجی کے 39 ویں جلسہ سالانہ سے اپنا اختتامی خطاب فرمایا۔

حضور انور نے تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ احمدی ہر وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نمونہ اپنے سامنے رکھتے ہیں اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا کہ آنحضرت ﷺ میں تمہارے لئے بہترین اسوہ حسنہ ہے۔ آپؐ لوگوں کے لئے بہترین نمونہ ہیں۔

حضور انور نے عبادات میں آنحضرت ﷺ کی عبادت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ نے اللہ تعالیٰ کی عبادت کی اعلیٰ مثالیں قائم کی ہیں۔ آپ کی عبادت کا اعلیٰ معیار نبوت کے مقام پر فائز ہونے سے قبل بھی تھا۔ آپ غار حرا میں جا کر خدا تعالیٰ کی عبادت کرتے تھے۔ لیکن آپ کی عبادت آپ کو آپ کے کاموں اور دیگر ذمہ داریوں سے علیحدہ نہیں کرتی تھی۔ آپؐ نے شادی کی اور اپنے گھر کے سارے کام کاج کئے اور بیوی بچوں کے حقوق ادا کئے۔ ہمسائے کے حقوق ادا کئے اور سوسائٹی کے حقوق ادا کئے۔

حضور انور نے غار حرا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر پہلی وحی کے نازل ہونے کے واقعہ کا تفصیل سے ذکر فرمایا اور حضرت خدیجہؓ کے ان الفاظ کا بھی ذکر فرمایا جو وحی کا حال بیان کرنے پر آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہے کہ خدا آپ کو کبھی ضائع نہیں کرے گا۔ آپ غریبوں کی مدد کرتے ہیں اور بے سہارا لوگوں کے بوجھ اٹھاتے ہیں اور دنیا میں ان اخلاق حسنہ کو قائم کرتے ہیں جو دنیا سے گم ہو چکے تھے۔

حضور انور نے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود ساری دنیا کے لئے بہترین مثال ہے۔ آپؐ نے جو مثالیں قائم فرمائی ہیں وہ ہمیں اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے میں ہمارے لئے رہنما ہیں۔ ہم احمدی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم پر عمل کرتے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ ہر احمدی یہ عہد کرے کہ وہ احمدی ہونے کی حیثیت سے اپنی ذمہ داری ادا کرے گا۔ اور کوشش کرے گا کہ وہ اپنے اچھے کاموں سے پہچانا جائے۔

حضور انور نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اچھے اخلاق کیا تھے؟ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنا۔ اس ضمن میں حضور انور نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تہجد کی نماز کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ آپؐ اتنا لمبا قیام کرتے کہ آپؐ کے پاؤں سوج جاتے اور اس طرح نماز ادا فرماتے اور اللہ تعالیٰ کے حضور گڑ گڑا کر دعائیں کرتے کہ جس طرح ہنڈیا ابل رہی ہے۔

حضرت عائشہؓ نے بھی آپؐ کی نمازوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ کی نماز اتنی لمبی ہوتی تھی کہ اس کی خوبصورتی کے بارہ میں، میں بیان نہیں کر سکتی۔

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ ایک دفعہ مَیں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کے اگلے پچھلے گناہ معاف کر دیئے ہیں تو آپ کیوں اس قدر تکلیف کرتے ہیں تو اس پر آپؐ نے فرمایا کہ کیا میں خدا کا شکر گزار بندہ نہ بنوں۔

حضور انور نے فرمایا کہ عبادت کے یہ رنگ آپ کے ماننے والوں میں بھی آئے پس آج ہر احمدی اپنا جائزہ لے کہ کیا وہ بھی اسی طرح نمازیں پڑھتے ہیں جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھا کرتے تھے۔ ہر احمدی کو چاہئے کہ وہ نماز باجماعت ادا کرنے کی عادت ڈالے۔ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو عبادت کے اعلیٰ معیار قائم کرنے اور عبادت کا حق ادا کرنے کی توفیق بخشے۔

حضور انور نے فرمایا کہ آپ سب نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کی ہے۔ اور آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے جو عہد بیعت باندھا ہے۔ آپ نے تمام لوگوں کے حقوق ادا کرنے ہیں۔ اور اعلیٰ مثالیں قائم کرنی ہیں۔

حضور انور نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اعلیٰ اخلاق کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ آپؐ کے بارہ میں آپ کے اخلاق کے بارہ میں خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ حضور انور نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اعلیٰ اخلاق کی کچھ اور مثالیں بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ اخوت و محبت، بھائی چارہ اور ہمدردی بڑے بڑے مسائل اور مشکلات کا حل ہے۔ جھوٹ کی بری عادت نے معاشرے میں مسائل پیدا کئے ہوئے ہیں۔ بیوی خاوند سے جھوٹ بولتی ہے اور خاوند بیوی سے جھوٹ بولتا ہے اور اس کا اثر بچوں پر بھی پڑتا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سچائی اور دیانت کا معیار بہت اعلیٰ تھا۔ جس کی گواہی قرآن کریم نے بھی دی۔ قرآن کریم میں آتا ہے کہ میں تم لوگوں میں ایک عمر گزار چکا ہوں کیا تم عقل سے کام نہیں لوگے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اپنے عزیز و اقارب اور رشتہ داروں کو اکٹھا کر کے خدائے واحد کا پیغام پہنچایا تو قوم نے آپ کو قبول نہ کیا۔ تو آپؐ نے فرمایا میں نے آپ لوگوں میں وقت گزارا ہے۔ ایک عرصہ رہا ہوں۔ میں نے کبھی جھوٹ نہیں بولا تو میں کس طرح خدا کی طرف بلانے میں جھوٹ بول سکتا ہوں۔ لوگوں نے آپ کی اس بات کا انکار بھی نہیں کیا اور قبول بھی نہیں کیا۔

ایک موقع پر ابوسفیان نے ھرقل کے دربار میں کہا کہ آپؐ نے کبھی جھوٹ نہیں بولا اور کبھی بھی وعدہ خلافی نہیں کی۔

حضور انور نے فرمایا جو سچ بولتا ہے وہ اچھے کام کرتا ہے اور اچھے کام جنت میں لے جاتے ہیں۔ سچ بولنے سے جھگڑے ختم ہو جائیں گے۔ میاں بیوی میں پیار بڑھے گا۔ ہمسایوں سے اچھا سلوک ہوگا اور بھائی چارہ کا تعلق ہوگا۔ قوم کے حالات بہتر ہو جائیں گے اور ملکوں کے آپس کے تعلقات صحیح ہو جائیں گے امن قائم ہوگا اور دنیا میں امن قائم کرنے کا یہی ایک راستہ ہے کہ سچائی کو اختیار کریں۔

حضور انور نے فرمایا ایک قوم دوسرے کے حقوق غصب کر رہی ہے۔ غریب قوموں کی جب حق تلفی ہوتی ہے تو لوگ احتجاج کرتے ہیں اور پھر ظلم کے نتیجہ میں خوبصورت ملک جہنم بن جاتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا ہم احمدیوں کو سچ بولنے کی عادت ڈالنی چاہئے تا کہ جنت نظیر معاشرہ قائم ہو۔ حضور انور نے فرمایا اور بھی اعلیٰ اخلاق ہیں جو قرآن کریم نے بیان فرمائے ہیں۔ ہر احمدی ان کو اپنائے۔ حضرت اقدس مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ اللہ کے سب حکموں پر عمل بجالاؤ تب نجات ہے۔

حضور انور نے فرمایا ایمانداری بہت ضروری ہے۔ آپ کہیں بھی کام کرتے ہیں خواہ Job کرتے ہیں یا کہیں کسی فیلڈ میں کام کرتے ہیں آپ کو پوری ایمانداری سے اپنے کام کا حق ادا کرنا چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اب فجی میں الیکشن کا وقت ہے۔ آپ پوری ایمانداری سے اس کو منتخب کریں جو سب سے زیادہ محنتی ہو اور قوم کا ہمدرد ہو لیڈر کے اوصاف یہ ہیں کہ وہ دیانتدار ہو اور وعدے پورے کرنے والا ہو۔

حضور انور نے فرمایا معاف کرنے کی بھی عادت ڈالنی چاہئے۔ حضور انور نے حضرت عائشہؓ کی ایک روایت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ نے کبھی بھی بدلہ نہیں لیا۔ ایک یہودی عورت نے زہر آلود گوشت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا جس کے کھانے سے آپ کے ایک صحابی شہید ہو گئے۔ جب اس یہودی عورت سے پوچھا گیا تو اس نے اقرار کیا کہ ہاں میں نے گوشت میں زہر ملایا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کو بھی معاف کر دیا۔ پہلوان کی تعریف بیان کرتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پہلوان وہ نہیں جو کشتی میں کسی کو نیچے گرا لے بلکہ پہلوان وہ ہے جو غصہ پر قابو پائے۔

حضور انور نے فرمایا پس ہر احمدی کو معاف کرنے کی عادت ڈالنی چاہئے ہر احمدی کا فرض ہے کہ اچھے اعمال کرے۔ آپ نے حضرت اقدس مسیح موعود کو سچا سمجھ کر مانا ہے تو اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کریں، ایک دوسرے سے ہمدردی کریں اور خوش اخلاقی سے پیش آئیں، ہمیشہ سچ بولیں اور دیانت داری سے کام لیں اللہ کا حق بھی ادا کریں اور بندوں کے حقوق بھی ادا کریں۔ اور آپ کے اس جلسے کا جو مقصد ہے اس کو حاصل کریں۔ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو مثالی احمدی اور مثالی شہری بنا دے۔ آمین

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ اختتامی خطاب سوا چھ بجے تک جاری رہا۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ کی اختتامی دعا کروائی۔

حضور انور نے جلسہ کی حاضری کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ اللہ کے فضل سے حاضری 556 ہے جب کہ گزشتہ سال کل حاضری 247 تھی۔

اس جلسہ میں فجی کے مختلف جزائر کے علاوہ ساؤتھ پیسیفک کے جزائر ممالک طوالو، ٹونگا، کیری باتی اور وانوآتو سے وفود شامل ہوئے۔ اس کے علاوہ جرمنی، یو۔کے اور آسٹریلیا سے بھی بعض احباب شامل ہوئے۔

دعا کے بعد احباب نے پرجوش انداز میں نعرے بلند کئے۔ اور غانین احمدیوں نے کیری باس، ٹونگا، طوالو، اور وانوآتو کے احمدیوں کے ساتھ مل کر ایک خاص انداز میں نعرے بلند کئے اور کلمہ طیبہ کا ورد اس طرح کیا کہ ہر بار اس کا ترجمہ مختلف زبانوں میں پیش کیا اور کیا بھی ترنم کے ساتھ۔ اس طرح چھ زبانوں، ٹونگا، طوالو، کیری باسی، وانوالو، فجین اور انگریزی میں بار بار کلمہ طیبہ کا ترجمہ روانی کے ساتھ اور خوش الحانی کے ساتھ پیش ہوتا رہا۔ یہ سارا منظر روح پرور تھا۔ پانچ مختلف قوموں کے باشندے مل کر اپنی اپنی زبانوں میں کلمہ طیبہ اور اس کے ترجمہ کے ساتھ ورد کر رہے تھے۔ ہر بار مختلف لے اور آوازوں کے ساتھ اللہ اور اس کے رسول کا نام بلند ہوتا تھا۔

طالبات میں انعامات کی تقسیم

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز لجنہ جلسہ گاہ میں تشریف لے گئے جہاں خواتین نے نعرے بلند کرتے ہوئے حضور انور کو خوش آمدید کہا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت تعلیمی میدان میں امتیاز حاصل کرنے والی اور نمایاں کامیابی حاصل کرنے والی طالبات کو گولڈ میڈل اور تعلیمی سرٹیفکیٹ عطا فرمائے۔ حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا نے ان طالبات کو گولڈ میڈل پہنائے۔

درج ذیل خوش نصیب طالبات نے گولڈ میڈل اور تعلیمی سرٹیفکیٹ حاصل کئے۔ 1۔ Sharon شمم نشاء بربیو۔ 2۔ Julie Arun Shah۔ 3۔ صوفیہ شہناز شاہ۔ 4۔ بشریٰ فضل نور۔ 5۔ Sarina Bi Shah۔ 6۔ Shahiza Mehnaz اللہ تعالیٰ یہ اعزازات ان سب طالبات کے لئے ہر لحاظ سے مبارک فرمائے۔ آمین

اس تعلیمی سرٹیفکیٹ کی تقریب کے بعد بچیوں کے گروپس نے کورس کی شکل میں ترنم کے ساتھ دعائیہ نظمیں اور استقبالیہ اور خیر مقدمی گیت پڑھے۔ قریباً پچیس منٹ تک یہ بچیاں مسلسل یہ نظمیں پڑھتی رہیں اور حضور انور ان میں تشریف فرما رہے، آخر پر ان بچیوں نے فجیئن زبان میں ایک الوداعی گیت پیش کیا جس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز لجنہ جلسہ گاہ سے باہر تشریف لے آئے۔

چلڈرن کلاس

اب پروگرام کے مطابق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ چلڈرن کلاس کا انعقاد تھا۔ جلسہ گاہ کے ہال سے ملحقہ ایک چھوٹے ہال کو اس کلاس کے لئے تیار کیا گیا تھا اور سجایا گیا تھا۔ سات بجے چلڈرن کلاس شروع ہوئی۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزہ سلمانہ محمود چیمہ نے کی، جس کا اردو ترجمہ شائستہ نصرت جنیف اور انگلش ترجمہ عزیزہ زہرہ نفیسہ نے پیش کیا۔ اس کے بعد تحسین یوسف نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں استقبالیہ ایڈریس پیش کیا۔ بعد ازاں عزیزم ناصر احمد رضا نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث مبارکہ پیش کی۔

جس کے بعد عزیزہ صبیحہ کنول، عزیزم مبشر خان اور عزیزم عامر اقبال نے حضرت اقدس مسیح موعود کے ملفوظات سے منتخب حصہ پیش کیا۔

بعد ازاں Farheen Farnaz رشید نے حضرت اقدس مسیح موعود کے منظوم کلام کے چند اشعار خوش الحانی سے پڑھ کر سنائے۔ جس کے بعد تین بچیوں عزیزہ Mehzabeen Anam khan، مجیدہ مشہل خان اور شہباز بیگم نے مل کر انگریزی زبان میں 'القرآن' کے موضوع پر تقریر کی اور بعد ازاں ''نماز'' (Salaat) کے موضوع پر انگریزی زبان میں تین بچوں اور بچیوں عزیزم محمد عظیم اللہ اور عزیزہ فائزہ فوزیہ خاں اور تسنم کلثوم بی نے مل کر اپنی تقریر مکمل کی۔

اس کے بعد Powerpoint Presentation ہوئی جس میں چھ بچیوں نے ''ملک فجی کا تعارف''، ''فجی میں احمدیت'' اور ''پیسیفک جزائر کیری باتی، طوالو، مارشل آئی لینڈ، ٹونگا، سالومن آئی لینڈز اور ونوآتو میں احمدیت''

باقی صفحہ نمبر 16 پر ملاحظہ فرمائیں

THOMPSON & CO SOLICITORS

Consult us for your legal requirements such as Immigration & Nationality, Conveyancing & Employment, Welfare Benefits, Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings,, Wills & Probate, Criminal Litigation .

Contact:

Anas A.Khan, John Thompson Solicitors

1st floor 48 Tooting High Street

London SW17 0RG

Tel: 020 8333 0921+020 8767 5005

Mobile: 0780-3298065 Fax: 020 8871 9398

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔ خط و کتابت کیلئے ہمارا پتہ حسب ذیل ہے۔ براہ کرم خطوط میں اپنے مکمل پتہ کے علاوہ فون نمبر بھی ضرور تحریر فرمائیں:

AL-FAZL DIGEST, 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL U.K.

''الفضل ڈائجسٹ'' کی ویب سائٹ کا پتہ یہ ہے:-

http://www.alislam.org/alfazal/d/

قاضی فیملی امرتسر

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 12؍مئی 2005ء میں محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد کے قلم سے امرتسر کی قاضی فیملی کی دینی خدمات پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

قاضی فیملی امرتسر کے سربراہ حضرت قاضی ڈاکٹر کرم الٰہی صاحبؓ ایک عارف باللہ اور ہمدرد خلائق بزرگ تھے جنہیں 1898ء میں حضرت مسیح موعودؑ کی بیعت کی سعادت عطا ہوئی اور 10؍اگست 1928ء کو اُن کی وفات ہوئی۔

حضرت مولانا سید عبدالماجد صاحب بھاگلپوریؓ (خسر حضرت مصلح موعودؓ) کے صاحبزادے حضرت پروفیسر سید عبدالقادر صاحب بھاگلپوریؓ ایم اے (اگست 1887ء-26 فروری 1978ء) نے اپنے والد معظم سے قبل ہی بذریعہ خط 1902ء میں بیعت کی توفیق پائی۔ پھر قادیان میں تعلیم حاصل کی اور 1905ء میں مولوی فاضل کا امتحان پاس کیا۔ پھر اسلامیہ کالج لاہور، ریون شا کالج اڑیسہ، پٹنہ کالج اور اسلامیہ کالج کلکتہ میں شاندار تدریسی خدمات سرانجام دیں، کلکتہ یونیورسٹی کی سینیٹ اور سینڈیکیٹ کے ممبر بھی تھے۔

وہ بیان فرماتے ہیں کہ 1905ء میں قادیان سے رخصت ہونے کے کچھ عرصہ بعد مَیں چھ سال تحصیل علم کے لئے علی گڑھ کالج میں داخل رہا۔ تعطیلات میں قادیان میں حاضری دیتا رہا۔ میرا قیام اپنے بعض ہم جماعتوں کے ساتھ امرتسر میں ہوتا تھا۔ اس طرح ڈاکٹر کرم الٰہی صاحبؓ کی صحبت و ہم نشینی کا موقع بھی ملتا رہا۔ آپؓ ایک کشیدہ قامت، کشادہ جبیں، عریض الصدر، وجیہہ اور اپنی طرز گفتار اور پسندیدہ اطوار کی بناء پر بزرگی اور اسلامی زندگی کے بہترین نمونہ تھے۔ اور آپ کا دیکھنے والا، آپؓ کے اچھے شمائل کا پرتو آپ کے ظاہر سے بھی پالیتا تھا اور متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا تھا۔ آپؓ اُس وقت ملازمت سے سبکدوش ہوکر ڈاکٹری کے شغل میں مصروف تھے۔ آپؓ کی بردباری، نیک خوئی، مصیبت زدہ بیماروں کی شکایات کی طرف خوش خوئی سے توجہ دینے کا اندازہ بآسانی کیا جاسکتا تھا۔ بارہا نہ صرف مریضوں کا علاج کرتے بلکہ اپنے پاس سے دوائیں بھی مہیا فرمادیتے۔ یہی وجہ ہے کہ نہ صرف احمدی احباب بلکہ مخالف بھی آپؓ کے گرویدہ تھے۔ ایک مرتبہ میری علالت کی آپکو اطلاع ہوئی تو آپؓ خود دوا لے کر آئے۔

اُس وقت جماعت میں امارت کا نظام رائج نہ تھا۔ تاہم آپؓ جماعت کی ہر پہلو سے نمایاں خدمت کرنے والے بزرگوں میں سے تھے۔ مسجد میں توجہ اور شوق سے تشریف لاتے۔ لباس میں نمائش نہ ہوتی۔ سفید عمامہ، صاف پاجامہ اور کرتہ اور کبھی کبھی صدری جو اس زمانہ میں مروج تھی زیب تن فرماتے تھے۔

آپؓ نہ صرف ایک معالج جسمانی تھے بلکہ صحیح معنوں میں اخلاقی اور دماغی تربیت کے بہترین ماہر تھے۔ آپ کے نظام مشاغل پر غور کرکے احساس ہوتا تھا کہ حسن تربیت کا راز صحیح اور کارآمد مشغولیت میں ہے۔

قادیان جانے والوں کے لئے امرتسر ایک ضروری گزرگاہ تھا۔ امرتسر کے دیگر احمدیوں کی طرح ڈاکٹر صاحبؓ بھی اس امر کا خیال رکھتے تھے کہ قادیان جانے والے احباب کو خاص آسانی میسر ہو چنانچہ بڑی کشادہ پیشانی سے حق مہمان نوازی ادا فرماتے تھے۔

....

حضرت ڈاکٹر قاضی کرم الٰہی صاحبؓ کے فرزند اکبر حضرت ڈاکٹر محبوب عالم صاحبؓ آف جے پور (1868ء- 12 مئی 1933ء) تھے جنہیں خاندان میں سب سے پہلے قبول احمدیت کی سعادت نصیب ہوئی۔ جبکہ چھوٹے بیٹے حضرت ڈاکٹر قاضی الحاج محمد منیر صاحب (جون 1895ء-6؍مارچ 1979ء) کو اپنے والد معظم کے وصال کے بعد 1947ء تک جماعت احمدیہ امرتسر کا امیر رہتے ہوئے شاندار خدمات کا موقع ملا۔ وہ قاضی فیملی میں احمدیت کی آمد سے متعلق بیان فرماتے ہیں کہ جہلم میں قیام کے دوران میرے والد حضرت ڈاکٹر کرم الٰہی صاحبؓ کا تعارف حضرت مولوی برہان الدین صاحبؓ سے ہوگیا تھا اور وہ آپ کو ملنے لاہور آیا کرتے تھے اور ٹریکٹ اور اشتہارات بھی لاکر سناتے تھے جن کا اُن کے جانے کے بعد بھی گھر میں تذکرہ رہتا تھا۔ جب آپ کے ماموں زاد بھائی مولوی عنایت اللہ صاحب احمدیؓ بھی سلسلہ میں داخل ہوگئے تو وہ بھی قادیان آتے جاتے وقت لاہور میں آپ کے پاس ٹھہرتے تھے اور آپ قادیان کی باتیں ان سے دریافت کیا کرتے تھے۔ چنانچہ جب مکرم ڈاکٹر محبوب عالم صاحب (جے پور) نے، جو سن فراست تک پہنچ چکے تھے، گھر میں ہونے والی گفتگوؤں سے متأثر ہوکر کسی قدر جھجک کے ساتھ قادیان جانے کی اجازت چاہی تو والد صاحب نے بڑی خوشی سے کرایہ دے کر ان کو رخصت کیا۔ جہاں انہوں نے بیعت کرلی۔ اُن کی واپسی پر والد صاحب اس سفر کی تمام باتیں اور قادیان کے حالات ان سے بڑے غور سے سنتے رہے۔ پھر آپ نے اپنے دوسرے بیٹے محمد اکرم صاحب (انسپکٹر پولیس ڈیرہ دون) کو اُن کے دادا (یعنی اپنے والد صاحب) کے ہمراہ قادیان بھیجا تو وہ بھی قادیان جاکر سلسلہ احمدیہ میں شامل ہوگئے۔ اس کے بعد جلد ہی آپ نے بھی غالباً لاہور میں باقاعدہ طور پر بیعت کی توفیق پائی۔

....

حضرت قاضی ڈاکٹر کرم الٰہی صاحبؓ کے پوتے اور حضرت قاضی محمد شریف صاحبؓ (1892ء-21؍جولائی 1975ء) کے بیٹے محترم میجر محمود احمد صاحب نے کوئٹہ میں احمدیت کی خاطر عین جوانی میں شہادت کا عظیم رُتبہ پایا۔ آپ عہد درویشی کے ابتدائی قیامت خیز دَور میں صدر انجمن احمدیہ قادیان کے ممبر بھی رہے تھے اور شاندار طبی خدمات سرانجام دے چکے تھے۔ ازاں بعد حضرت مصلح موعودؓ کی اجازت سے پاکستان تشریف لائے اور کوئٹہ میں کلینک کھولا۔

17؍اگست 1948ء کو جب سیدنا حضرت مصلح موعودؓ اور بعض دیگر افراد خاندان مسیح موعودؑ کوئٹہ میں قیام فرما تھے تو انہیں کوئٹہ میں ہی شہید کردیا گیا۔ اس المناک حادثہ پر پاکستانی پریس خصوصاً نظام، احسان اور انقلاب نے اشتعال پھیلانے اور چھرا گھونپنے والے بدبخت عناصر کی پرزور مذمت کی۔ تاہم موقع پر موجود گواہان کے شہادت نہ دینے پر مجرم گرفتار نہ ہوسکے۔ 1953ء میں تحقیقاتی عدالت کے فاضل جج صاحبان نے اپنی رپورٹ میں شہید مرحوم کا ذکر کرتے ہوئے لکھا کہ: ''ان کی نعش کے پوسٹ مارٹم معائنہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کے جسم پر کند اور تیز دھار والے ہتھیاروں سے لگائے ہوئے چھبیس زخم تھے۔''

حضرت قاضی ڈاکٹر کرم الٰہی صاحبؓ نے اپنے وصال کے وقت آٹھ فرزند اور 4 بیٹیاں یادگار چھوڑے تھے جو خدا کے فضل سے اخلاص و فدائیت میں ایک دوسرے سے بڑھ کر تھے۔ نیز آپؓ کے 19 پوتے 11 پوتیاں 5 پڑپوتے اور 6 پڑپوتیاں بھی موجود تھے جبکہ نواسے نواسیاں اور اُن کی اولاد اس کے علاوہ تھی۔

یوگنڈا میں احمدیت

مشرقی افریقہ میں احمدیت کا پیغام 1896ء کے آغاز میں حضرت مسیح موعودؑ کے دو صحابہ حضرت منشی محمد افضل صاحبؓ (ایڈیٹر اخبار البدر) اور حضرت میاں عبداللہ صاحبؓ کے ذریعہ پہنچا جو یوگنڈا ریلوے میں بھرتی ہوکر کینیا کی بندرگاہ ممباسہ تشریف لے گئے تھے۔ ان کے بعد چند مزید صحابہ بھی وہاں گئے۔

پہلے دو احمدی یوگنڈا میں ساحل سمندر سے قریباً آٹھ سو میل اندرون ہوئے جو جہلم کے رہنے والے تھے اور ہاتھی دانت کی تجارت کرتے تھے۔ 1936ء میں انجمن حمایت اسلام کے سیکرٹری عبدالغفور صاحب نے بذریعہ خط حضرت مصلح موعودؓ کی بیعت کی۔

قادیان سے فروری 1947ء میں چھ مجاہدین کا ایک قافلہ بھجوایا گیا جو یوگنڈا سمیت مشرقی افریقہ کے کئی علاقوں میں تعینات ہوئے۔ ابتدائی مرکزی مربیان میں محترم شیخ مبارک احمد صاحب، مکرم مولوی نورالحق صاحب انور، مکرم عنایت اللہ صاحب خلیل، مکرم حافظ بشیر الدین عبیداللہ صاحب، مکرم حکیم محمد ابراہیم صاحب، مکرم صوفی محمد اسحاق صاحب، مکرم مولوی مقبول احمد صاحب ذبیح، مکرم مرزا محمد ادریس صاحب اور مکرم مولوی عبدالکریم شرما صاحب شامل تھے۔

15 مارچ 1957ء کو ٹانگانیکا کے دارالحکومت دارالسلام میں احمدیہ مسجد کا افتتاح ہوا تو اس موقعہ پر حضرت مصلح موعودؓ نے اپنے پیغام کے آخر میں فرمایا: ''یوگنڈا کے علاقہ میں بھی مسجد کی تعمیر کی خوشخبری سننے کا منتظر ہوں''۔ حضورؓ کی خواہش کی تعمیل میں 27؍جولائی 1957ء کو مکرم شیخ مبارک احمد صاحب نے یوگنڈا میں پہلی مسجد کی بنیاد رکھی جس کے ساتھ مشن ہاؤس بھی تعمیر کیا گیا۔ دونوں عمارتیں 1959ء میں مکمل ہوئیں اور اس تعمیر میں جنجہ کی جماعت نے عموماً اور مکرم حافظ بشیرالدین عبیداللہ صاحب مقامی مربی اور بھائی محمد حسین صاحب کھوکھر صدر جماعت نے خصوصاً نمایاں حصہ لیا۔

پھر 9؍اگست 1957ء کو مکرم شیخ مبارک احمد صاحب نے مسجد کمپالہ کا سنگ بنیاد رکھا جس کے لئے مسجد مبارک قادیان کی اینٹ استعمال کی گئی۔ یہ مسجد 1962ء میں مکمل ہوئی اور اس کا افتتاح حضرت چوہدری محمد ظفراللہ خان صاحبؓ نے فرمایا۔

یکم مئی 1961ء تک سارے مشرقی افریقہ کے مبلغ انچارج مکرم شیخ مبارک احمد صاحب تھے۔ لیکن پھر ہر ملک کی سطح پر نیا نظام جاری ہوا اور مکرم مولوی عبدالکریم شرما صاحب یوگنڈا کے امیر و مربی انچارج مقرر ہوئے۔ اُس وقت یوگنڈا میں جنجہ، کمپالا، مساکا اور لیرا اہم مراکز تھے۔ لیرا کا مرکز مکرم مولوی مقبول احمد صاحب ذبیح نے مارچ 1963ء میں جاری کیا۔

مکرم مولوی جلال الدین قمر صاحب نے قرآن کریم کا لوگنڈا (Luganda) زبان میں ترجمہ کرنے کی سعادت بھی پائی۔

افریقہ کے دیگر ممالک کی طرح یوگنڈا کے بہت سے مقامی معلمین نے بھی قابل قدر خدمات سرانجام دیں۔ یہ تمام افریقی معلمین محض اعزازی طور پر تبلیغ کرتے تھے۔

1988ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے مشرقی افریقہ کا دورہ فرمایا۔ حضورؒ 3 ستمبر کو نیروبی (کینیا) سے کمپالا (یوگنڈا) پہنچے۔ اسی روز حضورؒ نے احمدیہ بشیر ہائی سکول کا معائنہ فرمایا۔ 4 ستمبر کو کمپالا سے جنجہ جاتے ہوئے کپاٹا میں احمدیہ پرائمری سکول کا معائنہ فرمایا۔ پھر جنجہ پہنچ کر حاضرین سے خطاب فرمایا اور اسی شام جنجہ میں ایک استقبالیہ تقریب میں خطاب فرمایا جس میں ضلعی ناظم سمیت علاقہ کی معزز شخصیات شریک ہوئیں۔ اگلی صبح حضورؒ مساکا پہنچے اور مسجد و مشن ہاؤس کا معائنہ فرمایا۔ پھر مشن ہاؤس کے احاطہ میں مکرم ڈاکٹر احمد دین صاحب مرحوم کی قبر پر دعا کی جنہوں نے یہ زمین مسجد و مشن ہاؤس کے لئے وقف کی تھی۔ اس کے بعد حضورؒ نے احمدیہ ہسپتال کا معائنہ فرمایا۔ نیز یہاں مرکز کی تعمیر کے لئے بنیادی اینٹ پر دعا بھی کی۔

6 ستمبر کو حضورؒ نے یوگنڈا کے وزیراعظم سے ملاقات فرمائی اور اسی شام شیراٹن ہوٹل کمپالا میں ایک استقبالیہ تقریب سے خطاب فرمایا جس میں مختلف طبقہ ہائے فکر کے ممتاز افراد نے شرکت کی۔ اس کے بعد یوگنڈین ٹیلی ویژن نے حضورؒ کا ایک خصوصی انٹرویو لیا جو تقریباً چالیس منٹ تک جاری رہا۔

7 ستمبر کو حضورانور یوگنڈا سے کینیا کے لئے روانہ ہوئے۔ روانگی سے قبل ایئرپورٹ کے VIP لاؤنج میں یوگنڈا کے وزیر تعلیم، وزیر صحت اور منسٹر آف اسٹیٹ نے حضورؒ سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ اور نیف ڈیک کے نمائندہ نے حضورؒ کا انٹرویو لیا۔

(نوٹ: 2005ء میں جب حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مشرقی افریقہ کے ممالک کا دورہ فرمایا تو اُس وقت یہ مضمون روزنامہ ''الفضل'' ربوہ کی زینت بنایا گیا جو 19 مئی 2005ء کے شمارہ میں ابوحماد کے قلم سے شامل اشاعت ہے۔)

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide

16th June 2006 –22nd June 2006

Please Note that programme and timings may change without prior notice All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8875 4272 or fax +44 20 8874 8344

Friday 16th June 2006

00:00 Tilaawat, Dars-e-Malfoozat & MTA News
01:20 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 70, Recorded on: 10/08/1995.
02:20 MTA Variety: Industrial Rally held in Rabwah.
03:15 Huzoor's Tours: Documenting Huzoor's Visit to Adelaide.
03:50 Al Maa'idah: A cookery programme
04:00 Children's Class with Huzoor in Denmark. Recorded on: 10th September 2005.
05:05 Moshaairah: An evening of poetry. Part 1.
06:00 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
07:05 Children's Class (Nasirat) with Huzoor in Sweden. Recorded on 15th September 2005.
07:55 Les Francais C'est Facile: No. 63
08:15 Urdu Mulaqa'at with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Urdu speaking guests. Session 27, Recorded on: 20th January 1995.
09:20 Indonesian Service
10:25 Siraiki Service
11:30 LIVE Friday Sermon delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Khalifatul Masih V, from Frankfurt, Germany.
13:30 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
14:25 Annual Ijtema Germany 2006: Address delivered by Hadhrat Miza Masroor Ahmad, Khalifatul Masih V to Lajna. Recorded on 10th June 2006.
15:55 Friday Sermon [R]
17:40 MTA Variety: A journey to Niagara Falls
18:30 Arabic Service
20:30 MTA International Jamaat News [R]
21:00 Friday Sermon [R]
22:30 Huzoor's Address to Lajna [R]

Saturday 17th June 2006

00:10 Tilaawat & MTA Jamaat News
00:50 Liqaa Ma'al Arab: a sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 71, Recorded on: 15/08/1995.
01:55 Friday Sermon delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Khalifatul Masih V, from Frankfurt, Germany. Recorded on 16th June 2006.
03:55 Annual Ijtema Germany 2006: Address delivered by Hadhrat Miza Masroor Ahmad, Khalifatul Masih V to Lajna. Recorded on 10th June 2006.
05:00 Bengali Mulaqa'at: A Q/A session with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) with Bangla speaking guests. Recorded on: 09/11/1999.
06:00 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA Jamaat News
06:55 Children's Class with Huzoor in Sweden. Recorded on: 15th September 2005.
07:55 Bait Bazi: A poetry competition.
08:30 Friday Sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V. Recorded on 16th June 2006.
09:30 Ashab-e-Ahmad
09:55 Indonesian Service
10:55 French service
12:05 Tilaawat & MTA Jama'at News
12:55 Bangla Shomprochar
13:55 Intikhab-e-Sukhan: Nazm request programme
14:55 Children's Class [R]
16:00 Moshaairah: An evening of poetry. Part 2.
16:55 Question and Answer Session in Urdu with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on: 08/12/1996.
17:45 MTA Variety: Australian Flora and Fauna.
18:30 Arabic Service
20:25 MTA International Jama'at News
21:00 Children's Class [R]
22:55 Friday Sermon [R]

Sunday 18th June 2006

00:00 Tilaawat, Dars-e-Hadith, MTA International News Review
00:55 Ashab-e-Ahmad
01:30 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 72, Recorded on: 16/08/1995.
02:30 Bait Bazi: A poetry competition
03:15 Friday Sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V. Recorded on: 16th June 2006.
04:20 Moshaairah: An evening of poetry
05:25 MTA Variety: Australian Flora and Fauna.
06:00 Tilaawat, Hamari Taleem & MTA News Review
07:15 Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) with Huzoor. Recorded on: 23rd September 2005.
08:10 Learning Arabic: No. 2
08:25 Quiz Ruhani Khazaen
08:25 Huzoor's Tours: Huzoor's visit to Australia.
09:35 Indonesian Service
10:45 LIVE Jalsa Salana Holland 2006: Concluding Session of Jalsa Salana Holland 2006 including an address by Hadhrat Miza Masroor Ahmad, Khalifatul Masih V.
13:20 Tilaawat & MTA News Review
13:55 Bangla Shomprochar
14:50 Friday sermon delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Khalifatul Masih V. Recorded on 16th June 2006.
16:00 Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) class [R]
17:00 Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on: 07/06/1998. (Part 1)
18:10 Learning Arabic: No. 2 [R]
18:30 Arabic Service
19:25 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 73, Recorded on: 17/08/1995.
20:25 MTA International News Review
20:55 Repeat of Jalsa Salana Holland 2006 [R]
23:25 Quiz Ruhaani Khazaen

Monday 19th June 2006

00:00 Tilaawat, Hamari Taleem & MTA News Review
01:05 Learning Arabic: No. 2
01:20 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 73, Recorded on: 17/08/1995.
02:20 Friday sermon delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Khalifatul Masih V. Recorded on 16th June 2006.
03:30 Jalsa Salana Holland 2006: Concluding Session of Jalsa Salana Holland 2006 including an address by Hadhrat Miza Masroor Ahmad, Khalifatul Masih V.
06:00 Tilawaat, Dars & MTA News
07:00 Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) with Huzoor. Recorded on: 23rd September 2005.
08:05 Le Francais C'est Facile: Programme No. 16
08:45 Rencontre Avec Les Francophones: A weekly studio sitting with French speaking friends with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra).
Session 122, Recorded on: 07/05/2001.
09:50 Indonesian Service
10:40 Quran Seminar
12:00 Tilawaat, Dars-e-Hadith & MTA News
13:00 Bangla Shomprochar
14:00 Friday Sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V. Recorded on: 08/07/2005.
15:20 Quiz Programme
16:00 Intikhab-e-Sukhan: Nazm request programme
18:10 MTA Variety: Showing variety of programmes.
18:30 Arabic Service
19:30 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 74, Recorded on: 22/08/1995.
20:30 International Jama'at News
21:00 Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) [R]
22:05 Quran Seminar [R]
22:50 Friday Sermon Recorded on: 08/07/2005. [R]

Tuesday 20th June 2006

00:00 Tilaawat, Dars & MTA News
01:00 Le Francais C'est Facile: Programme 16.
01:30 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 74, Recorded on: 22/08/1995.
03:30 Friday Sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V. Recorded on: 08/07/2005.
04:45 Quran Seminar
05:20 Quiz Programme
06:00 Tilaawat, Dars-e-Majmooa & MTA News
07:05 Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) with Huzoor in Qadian, India. Recorded on 31st December 2005.
08:10 Learning Arabic: Programme No. 2
08:35 Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 26th November 1994. Part 1.
09:25 MTA Variety: A documentary about the use of our eyes.
10:00 Indonesian Service
11:05 Sindhi Service: Sindhi translation of Friday Sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V. Recorded on 17th June 2006.
12:00 Tilaawat, Dars-e-Majmooa & MTA News
13:00 Bangla Shomprochar
14:05 Jalsa Salana Address: Day 3: Concluding Address delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Khalifatul Masih V, on the occasion of Jalsa Salana Germany. Recorded on 28th August 2005.
15:15 Quran Seminar
16:00 Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) [R]
17:05 Learning Arabic: Programme No. 2 [R]
17:20 Question and Answer Session [R]
18:30 Arabic Service
20:35 MTA International News Review Special
21:05 Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) [R]
22:10 Quran Seminar [R]
22:55 Address by Hadhrat Khalifatul Masih V [R]

Wednesday 21st June 2006

00:10 Tilaawat, Dars-e-Majmooa & MTA Jamaat News
01:20 Learning Arabic: No. 2
01:40 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 75, Recorded on: 23/08/1995.
02:40 Jalsa Salana Address: Day 3: Concluding Address delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Khalifatul Masih V, on the occasion of Jalsa Salana Germany. Recorded on 28th August 2005.
03:50 Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on: 26/11/1994. Part 1.
04:40 MTA Variety: A documentary about the use of our eyes.
05:10 Quran Seminar
06:05 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA Jamaat News
07:05 Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) class with Huzoor in Qadian. Recorded on 31st December 2005.
08:00 Seerat Sahaba Rasool (saw)
08:35 Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on: 26/11/1994. Part 2.
09:50 Indonesian Service
10:50 Swahili Service
12:00 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA Jamaat News
13:00 Bengali Service
14:05 From the Archives: Friday Sermon delivered by Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra), Recorded on: 06/09/1985.
15:40 Jalsa Speeches: A speech delivered by Bilal Atkinson Sahib. Recorded on 31/07/2004, on the occasion of Jalsa Salana United Kingdom.
16:15 Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) [R]
17:10 Question and Answer Session [R]
18:30 Arabic Service
19:35 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 76, Recorded on: 24/08/1995.
20:20 International Jamaat News
20:50 Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) [R]
21:45 Jalsa Speeches [R]
22:25 From the Archives [R]

Thursday 22nd June 2006

00:00 Tilaawat & MTA News.
00:40 Waqfeen-e-Nau: A children's programme
01:40 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 76 Recorded on: 24/08/1995.
02:40 MTA Variety: A talk by Dr. Mohyuddin Mirza on 'The Philosophy of the Teachings of Islam' written by Hadhrat Mirza Ghulam Ahmad, The Promised Messiah (as). Part 22.
03:00 Hamari Kaa'enaat
03:55 From the Archives: Friday Sermon delivered by Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra), Recorded on: 06/09/1985.
04:55 MTA Variety: Documentary on Australia
05:25 Jalsa Speeches: A speech delivered by Bilal Atkinson Sahib. Recorded on 31/07/2004, on the occasion of Jalsa Salana United Kingdom.
06:00 Tilawaat, Dars-e-Malfoozat & MTA News
07:00 Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) with Huzoor. Recorded on 22nd January 2006.
08:00 MTA Variety: Industrial Rally held in Rabwah.
09:55 English Mulaqa'at with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) with English speaking guests. Session no. 6, Recorded on: 27/03/1994.
09:55 Huzoor's Tours: Documenting Huzoor's Visit to Adelaide.
10:30 Indonesian Service
11:25 Pushto Muzakarah
12:05 Tilaawat, Dars-e-Malfoozat and MTA News
13:00 Bengali Service
14:05 Tarjamatul Qur'an Class. In depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Session 135, Recorded on 4th June 1996.
15:05 MTA Variety [R]
16:00 Huzoor's Tours [R]
16:35 Moshaairah: An evening of Poetry. Part 2.
17:25 English Mulaqa'at: Session 6 [R]
18:30 Arabic Service
20:50 News Review Mid Week
21:20 Tarjamatul Qur'an Class No: 135 [R]
22:25 Al Maa'idah: A cookery programme
22:35 Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) [R]

Please note MTA2 will be showing French service & German service at 16:00GMT & 17:00GMT

Translations for Hazoor's Programmes are available.
Prepared by the MTA Scheduling Department.

Al Fazl International Weekly, London

16 GRESSENHALL ROAD, LONDON SW18 5QL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org

Vol. 13 | Friday June 09, 2006 | Issue No. 23

بقیہ: رپورٹ دورہ حضور انور
از صفحہ نمبر 13

پر مضامین پیش کئے۔

پروگرام کے آخر پر گیارہ بچوں اور بچیوں نے مل کر کورس کی شکل میں نظم

قرآن سب سے اچھا قرآن سب سے پیارا
قرآن دل کی قوت قرآن ہے سہارا

ترنم کے ساتھ پڑھ کر سنائی۔

کلاس کے آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بچوں اور بچیوں کو قلم اور تحائف عطا فرمائے۔ یہ چلڈرن کلاس پونے آٹھ بجے تک جاری رہی۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لا کر مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد امیر صاحب جماعت احمدیہ فجی نے تین نکاحوں کا اعلان کیا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ ازراہ شفقت اس دوران تشریف فرما رہے اور آخر پر ان نکاحوں کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کروائی۔ جس کے بعد حضور انور جلسہ گاہ سے اپنی رہائش گاہ بیت فضل عمر صووا تشریف لے گئے۔

میڈیا کوریج

میڈیا اور پریس میں خبروں کا سلسلہ آج بھی جاری رہا۔ فجی کے ایک اخبار "Daily Post" نے اپنی 29/اپریل 2006ء کی اشاعت میں ”جماعت احمدیہ کے روحانی سربراہ امن کی بات کرتے ہیں“ کے عنوان سے حضور انور کی تصویر شائع کرتے ہوئے لکھا کہ:۔

”سوسائٹی میں امن اسی وقت قائم ہو سکتا ہے جب رواداری کا قیام ہو۔ یہ وہ باتیں ہیں جو جمعرات کے دن ہوٹل Holiday Inn میں دنیا بھر میں پھیلی ہوئی احمدیہ جماعت کے روحانی سربراہ حضرت مرزا مسرور احمد خلیفة المسیح الخامس نے کہیں۔

انہوں نے کہا چاہے حالات کچھ بھی ہوں ہم ظلم کے باوجود برداشت اور صبر کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑیں گے۔ انہوں نے مزید کہا کہ اگر ہم معاشرہ میں امن و آشتی قائم کرنا چاہتے ہیں تو ہمیں ایک دوسرے کے ساتھ پیار و محبت سے پیش آنا ہوگا۔

آپ اس ملک میں منگل کے دن پہنچے اور آپ مختلف ممالک میں امن کے قیام کے مشن پر نکلے ہیں۔ اخبار نے مزید لکھا کہ 150 ملین پیروکاروں کے رہنما جزائر فجی کے بعد نیوزی لینڈ جائیں گے۔ آپ اس ملک میں جماعت احمدیہ فجی کے جلسہ سالانہ میں شرکت کے لئے آئے تھے جو FMF DOME میں کل منعقد ہوا تھا۔ آپ کا خطبہ جمعہ FMF DOME سے براہ راست سیٹلائٹ کے ذریعہ لندن تک پہنچایا گیا اور پھر وہاں سے ساری دنیا میں ٹیلی ویژن احمدیہ کے ذریعہ Live نشر ہوا۔

اسی اخبار نے مزید لکھا کہ احمدیہ جماعت فجی کے نائب صدر طاہر منشی صاحب نے کہا یہ ایک پہلا تاریخی واقعہ ہے کہ فجی کی سرزمین سے حضور انور کا خطبہ جمعہ دنیا بھر کے تمام ممالک کے لئے Live نشر کیا گیا ہے۔

اخبار نے اپنی اس خبر کے آخر پر لکھا کہ آپ اگلے ہفتے اس ملک سے چلے جائیں گے“۔

جزائر فجی کے ایک دوسرے اخبار "The Fiji Times" نے اپنے 29/اپریل 2006ء کی اشاعت میں درج ذیل عنوان کے تحت لکھا "Tolerate, Forgive, Leader Urges"۔ قوم کا لیڈر، خود کو قوم کا خادم سمجھے۔ احمدیہ جماعت کے روحانی سربراہ حضرت مرزا مسرور احمد کہتے ہیں۔

انہوں نے کہا کہ اس معاشرے میں جہاں برداشت، معافی اور مذہبی رواداری ہو ہمیشہ امن قائم رہتا ہے۔ انہوں نے یہ اظہار خیال اس وقت کیا جب ملک میں ایک ہفتے بعد انتخابات ہو رہے ہیں۔

حضرت مرزا مسرور احمد صاحب نے یہ بیان ایک استقبالیہ میں دیا جس میں ملک کے نائب صدر Ratu Joni Madraiwiwi اور دوسرے Diplomatic شامل تھے۔ جمعرات کی شام مہمانوں سے خطاب کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ برداشت، رواداری کسی بھی ملک میں امن کے حصول کے لئے ضروری ہے۔ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک مثالی لیڈر کے طور پر ذکر کیا جنہوں نے اپنے دشمنوں کو معاف کر دیا۔

انہوں نے کہا کہ فجی ایک پُر امن ملک ہے اور ملٹی کلچرل سوسائٹی ہے انہوں نے مزید کہا کہ مسلمان اگرچہ تعداد میں زیادہ نہیں ہیں تاہم انہوں نے اپنا اچھا نمونہ دکھایا ہے۔

اخبار نے مزید لکھا کہ احمدیہ لیڈر ملک کے وائس پریذیڈنٹ Ratu Joni سے ملے اور انہوں نے مختلف امور پر بات چیت کی جس میں بہتر قوم کی تعمیر پر اظہار خیال بھی شامل ہے۔

انہوں نے کہا کہ مجھے اس بات سے خوشی ہوئی ہے کہ احمدی دنیا کے اس کنارے پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کو پھیلا رہے ہیں۔

اخبار نے آخر پر لکھا کہ اس مذہبی جماعت نے کل FMF DOME حضرت مرزا مسرور احمد صاحب کا خطبہ جمعہ ساری دنیا میں Live نشر کیا اور یہ فجی میں ایک تاریخی واقعہ تھا۔ ان اخبارات کے ذریعہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پیغام سارے ملک میں پہنچا ہے۔

(باقی آئندہ شمارہ میں)

ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل کا
سالانہ چندہ خریداری

برطانیہ: تیس (۳۰) پاؤنڈز سٹرلنگ
یورپ: پینتالیس (۴۵) پاؤنڈز سٹرلنگ
دیگر ممالک: پینسٹھ (۶۵) پاؤنڈز سٹرلنگ

(مینیجر)

گھانا (مغربی افریقہ) کے شمالی صوبہ میں

نو احمدی آئمہ کی تربیتی کلاسز

(رپورٹ: مظفر احمد درّانی ۔ مبلغ سلسلہ گھانا)

اللہ تعالیٰ کے فضل واحسان سے گھانا میں جماعت احمدیہ مسلمہ کا آغاز 1921ء میں ہوا ۔حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب نیّر رضی اللہ عنہ کو بطور پہلے مبلغ سلسلہ یہاں جماعت کے قیام کی سعادت ملی۔ اس وقت سے جماعت دن بدن اور سال بسال ترقی کی منازل طے کرتی چلی جارہی ہے۔

حضرت خلیفة المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی ولولہ انگیز تبلیغی قیادت کے نتیجہ میں گزشتہ سالوں میں لاکھوں سعید روحوں کو قبول احمدیت کی توفیق ملی۔ دیہات کے دیہات اپنی مساجد اور آئمہ سمیت اس الٰہی جماعت میں شامل ہوئے۔ اس سلسلہ میں نمایاں کامیابی گھانا کے شمالی صوبہ کو حاصل ہوئی۔

نومبائعین کی تربیت کے لئے خلفاء کرام کی ہدایات کے مطابق مختلف پروگرام منعقد کئے جاتے ہیں۔ ان میں سے ایک آئمہ مساجد کے تربیتی کورسز کا انعقاد ہے۔

گھانا کے دیہات میں امامت کا سلسلہ موروثی ہے اور آئمہ مساجد کو مذہبی معاملات میں سند مانا جاتا ہے۔ آئمہ کا بہت ہی احترام ہے اور آئمہ مساجد کا فیصلہ جو وہ دیگر بزرگان کے مشورہ سے کرتے ہیں آخری سمجھا جاتا ہے۔ اسی بنا پر آئمہ مساجد کے صداقت احمدیت پر اطمینان کے نتیجہ میں دیہات کے دیہات اپنی مساجد سمیت آغوش احمدیت میں آگئے۔

اس وقت عوام کی تربیتی کلاسز کے ساتھ ساتھ علماء اور آئمہ کی الگ الگ تربیتی کلاسز اور ریفریشر کورسز منعقد کئے جاتے ہیں تاکہ نو احمدی علماء و آئمہ عقائد احمدیت پر عبور حاصل کر کے اپنی اپنی قوم کی تربیت کے لئے انہیں پکا اور سچا باعمل مسلمان بنا دیں۔

ملک کے مختلف حصوں میں یہ پروگرام مختلف اوقات میں جاری ہیں۔ شمالی صوبہ میں بکثرت بیعتوں کے باعث زیادہ پروگرام منعقد کئے جاتے ہیں۔ چونکہ شمالی صوبہ بہت بڑا صوبہ ہے اور احمدیت قبول کرنے والے آئمہ کی تعداد بھی زیادہ ہے جنہیں صرف ایک جگہ پر اکٹھے کر کے تربیت دینا مشکل ہے اس لئے صوبہ بھر میں مختلف تربیتی سینٹرز بنا کر مختلف اوقات میں یہ کلاسز منعقد ہوتی ہیں۔

گزشتہ دنوں حلقہ ٹمالے (Tamale) کے آئمہ کا ایک کورس 28 تا 31 جنوری 2006ء کو ٹمالے کی مسجد میں منعقد ہوا جس میں مختلف دیہات سے 24 آئمہ نے شرکت فرمائی۔ تدریس کے فرائض مکرم حافظ احمد جبرائیل سعید صاحب مبلغ سلسلہ اور خاکسار مظفر احمد درّانی نے انجام دئے۔

پروگرام صبح نماز فجر سے شروع ہو کر مختلف وقفوں کے ساتھ نماز عشاء کے بعد تک جاری رہتا۔ ایسے تربیتی کورسز کے لئے گھانا جماعت کے شعبہ تبلیغ نے اختلافی مسائل پر مشتمل قرآن وحدیث کی روشنی میں ایک کتابچہ تیار کیا ہوا ہے جو ہر امام کو دے کر پڑھائی کی جاتی ہے۔

گھانا میں چونکہ مختلف زبانیں بولی جاتی ہیں اس لئے تربیتی کلاسز میں مقامی زبانوں میں ترجمہ کا انتظام کیا جاتا ہے تاکہ ہر امام کو اس کی اپنی زبان میں بات سمجھا دی جائے۔ اس سلسلہ میں جماعت کے معلمین اور دیگر اہل علم حضرات سے استفادہ کیا جاتا ہے۔

دوران تدریس سوالات کے ذریعہ جائزہ بھی لیا جاتا ہے تاکہ معلوم ہوا کہ شاملین صحیح استفادہ کر رہے ہیں یا نہیں ۔ ہر مسئلہ کے آخر پر سوالات کا موقع بھی دیا جاتا ہے۔

قارئین کے لئے یہ بات ازدیاد ایمان کا باعث ہوگی کہ ٹمالے (Tamale) وہ شہر ہے جہاں ہمارے پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ بیس سال پہلے بطور مینیجر زرعی فارم رہائش پذیر رہے ہیں۔

Yendi شمالی صوبہ کا دوسرا بڑا شہر ہے۔ اس شہر میں 14 تا 17 فروری 2006ء کو آئمہ کا تربیتی کورس منعقد کیا گیا۔ پہلے دو دن خاکسار نے تدریس کروائی جبکہ دوسرے دن مکرم حافظ احمد جبرائیل سعید صاحب نائب امیر نے میری معاونت کی۔ ایسے کورسز میں آئمہ کے علاوہ عام لوگ بھی شامل ہوتے ہیں۔

اختلافی مسائل کے ساتھ ساتھ انفاق فی سبیل اللہ کا موضوع بھی ان کلاسز میں شامل ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان تربیتی کلاسز کے بہت اچھے نتائج نکل رہے ہیں۔ چند سال پہلے ان علاقوں میں احمدیت کی تبلیغ میں رکاوٹیں تھیں مگر آج اس صوبہ کی بہت بڑی تعداد آغوش احمدیت میں فخر کے ساتھ زندگی بسر کر رہی ہے۔ آج اللہ کے فضل سے پچاس جماعتیں باقاعدگی کے ساتھ چندہ کے نظام میں شامل ہیں۔

ان تربیتی کلاسز کا سلسلہ سال بھر جاری رہتا ہے۔ آئندہ ماہ کے پروگرام کی تاریخیں طے کر کے تیاری شروع کر دی گئی ہے۔

قارئین سے ان پروگراموں میں نمایاں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔